

فارسى اردو

بول چال

An Old Script  
To Learn Farsi

www.igbalkalmati.blogspot.com

# قوم فارسی

CHECKED

در بیان صرف و نحو زبان فارسی

جسکه مرزا شاعر علی بیگ میرشی فرزند سر رشته تعلیم ممالک مغربی و شمالی  
مولوی بنارس خاں طالب علم سابق گورنمنٹ کالج آگرہ نے

کتب مستند اور معروف سے زبان فارسی

1987

تالیف کیا

بعد تصحیح صاحب آرکٹرہا اور سر رشته تعلیم ممالک مغربی و شمالی

۱۸۶۹ عیسوی میں

محکم جناب نواب لقمینٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی

گورنمنٹ پریس آباد میں

طبع ہوا



5TH EDITION, 5000 COPIES,  
PRICE PER COPY 52 ANNAS

طبع خمسہ ۵۰۰ جلد  
قیمت فی جلد ۵۰

# فہرست ابواب فارسی

۱	دیباچہ
۲	باب اول
۳	فصل اول در بیان تحقیقات زبان
۴	فصل دوم در بیان حروف تہجی
۵	باب دوم در بیان حروف
۶	بیان اقسام ثلثہ کلمہ اسم فعل حرف
۷	بیان اقسام ثلثہ اسم جامد مصدر مشتق
۸	تقسیم اسم جامد بقید معرفہ و نکرہ
۹	قسم اول معرفہ علم
۱۰	قسم دوم معرفہ ضمیر
۱۱	قسم سوم معرفہ اسم اشارہ
۱۲	قسم چهارم معرفہ اسم موصول
۱۳	قسم پنجم معرفہ معہودہ بنی و خارجی
۱۴	قسم ششم معرفہ اسم مضارع بجناب
۱۵	کیک از اقسام محکمانہ بالا
۱۶	قسم ہفتم معرفہ متاوی و مذہوب
۱۷	قسم دوم اسم در بیان مصدر و اقسام آن



۱۹	قسم سوم مشتق مع اقسام آن
۲۰	اسم فاعل
۲۱	اسم مفعول
۲۲	اسم حالیه
۲۳	اسم عملی
۲۴	در بیان انواع خبر و اسما
۲۵	در بیان مذکوره قیامیت
۲۶	در بیان افعال
۲۷	بیان اقسام ششگانه فعل ماضی
۲۸	ماضی مطلق
۲۹	ماضی قریب
۳۰	ماضی بعید
۳۱	ماضی متکلی
۳۲	ماضی استمراری
۳۳	ماضی تمنائی
۳۴	فعل مضارع
۳۵	حال



۳۳

۳۱	مستقبل	
۳۲	امرونی	
۳۳	لازم و متعدی	
۳۵	معروف و مجهول	
"	مشت منفی	
۳۶	گردان فعل لازمی شدن	
۳۹	ایشنا ایضاً بودن	
۴۱	ایشنا متعدی پرسیدن	
۴۴	ایشنا ایضاً دیدن	
۵۳	بیان حرف	
۵۹		باب سوم نحو
۶۰	تعریف اسم و فعل و حرف باعتبار نحو	
"	تعریف کلام و اسناد و اقسام کلام	
"	بیان موضوع نحو	
۶۱	۱ ترکیب اضافی بنحوا اقسام کلام غیر مفید	
۶۶	۲ ترکیب توصیفی	
۶۸	۳ ترکیب حالیه	

- ۴۸ ۴ ترکیب صمد و موصول
- ۷۱ ۵ ترکیب بدل و مبدل منہ
- ۷۲ ۶ ترکیب اسمی غیر مفید
- ۷۳ ۷ ترکیب تمیزی
- ۸ ترکیب اسم اشارہ
- ۹ ترکیب جو فائدہ معنی کثرت کا دیتی ہے
- ۱۰ ترکیب عطفی و اعدادی
- ۷۴ ۱۱ ترکیب اتصالی
- ۱۲ ترکیب استعرازی
- ۷۵ ۱۳ ترکیب نسبتی یا شبہی
- ۱۴ بیان مرکب غیر مفید جو فعل و حرف کے ترکیب سے ہیں
- ۱۵ ایضاً ایضاً جو اسم و حرف سے ترکیب پائے ہیں
- ۱۶ ایضاً ۱ جو فائدہ فاعلیت کا دیتے ہیں
- ۱۷ ایضاً ۲ جو فائدہ نسبت کا دیتے ہیں
- ۱۸ ایضاً ۳ جو فائدہ لیاقت و سزاواری کا دیتے ہیں
- ۱۹ ایضاً ۴ جو فائدہ تشبیہ کا دیتے ہیں
- ۷۶ ۲۰ ایضاً ۵ جو فائدہ محافظت کا دیتے ہیں



- ۷۰۶ ایضاً ۶ جو فائدہ خداوندی کا دیتے ہیں
- ۷۰ ایضاً ۷ جو فائدہ مشارکت کا دیتے ہیں
- ۷۰ ایضاً ۸ جو فائدہ تصغیر کا دیتے ہیں
- ۷۰ ایضاً ۹ جو فائدہ انصاف کا دیتے ہیں
- ۷۰ ایضاً ۱۰ جو فائدہ ظرفیت کا دیتے ہیں
- ۷۰ ایضاً ۱۱ جو فائدہ اشتنا کا دیتے ہیں
- ۷۰ مرکب جو اسم یا اسماء و فعل کے ساتھ مل کر فائدہ <sup>مفعولیت</sup> دیتا ہے
- ۷۰ ظرفیت و مفعولیت کا دیتے ہیں
- ۷۰ کلام غیر مفید مرکب
- ۷۰ بیان جار و مجرور
- ۷۰ بیان حسب ملہ
- ۷۰ بیان فعل
- ۷۰ بیان فاعل
- ۷۰ بیان اقسام مفعول و ذکر مفعول بہ
- ۷۰ مفعول مطلق
- ۷۰ مفعول فیہ
- ۷۰ مفعول کہ



۸۶

بیان جمله تائید یا مکرر مفید

۸۷

بیان جمله فعلیت

۸۸

بیان جمله اسمیت

۹۱

اقسام جمله

"

۱. مستانفہ

"

۲. منقوضہ

"

۳. مسببہ

۹۲

۴. قسمیہ

"

۵. شرطیہ

"

۶. معقلہ

"

۷. نتیجیہ

"

۸. معطوف

۹۳

باب چہارم خواص حروف تہجی

"

خواص حروف تہجی

۱۱۹

بیان مقدار حذفیات بعض الفاظ فارسی

۱۲۱

بیان الفاظ مخفف

۱۲۳

بیان بعض الفاظ مقدّر

۱۲۴

بیان صحت بعض الفاظ فارسی



## دیباچہ

یہ رسالہ صرف و نحو فارسی کا ادون طلباء سے مدارس ہر کاری کے لیے  
تالیف ہوا ہے کہ جسکے مدارس میں زبان اردو شیخے کی جماعتوں میں تعلیم کی جاتی ہو  
اور وہ جہاں اردو میں ہوں اس رسالہ کی یہ ہے کہ اگرچہ یہ طریقہ مجوزہ راج ملک سے  
اور اسے آؤر آؤر موقوفوں سے مختلف ہے لیکن اس میں استاد اور شاگرد دونوں کی  
تخفیف تکلیف متصور ہے اور پڑھنا ہر ہی کہ جو طالب علم اردو پڑھ سکتا ہے وہ ہر سہولت  
اس کتاب کے عرصہ قلیل میں بے تکلف فارسی کی صرف و نحو سیکھ سکتا ہے +  
مضمون فہم طالب علم سے بعید تصور ہوا شروع کتاب میں درج نہیں کیا گیا۔ اور نہ  
طالب علم کو تکلیف حفظ یاد کرنے فرست اسے الفاظ کی دیکھی ہے کہ جسکے اور اس کتاب

دہن اوسکا عاری ہوا اور وہی قواعد اسمین درج کیے گئے ہیں جو معتبر رسالوں میں موجود  
حال کے پائے جاتے تھے اور تالیف میں اس سے پاک کی بہت کچھ عانت  
منشی بناری خان پیشکار ضلع اگرہ طالب علم سابق اگرہ کالج اور مرزا شاعر علی بیگ  
صدر سرشتہ تعلیم ممالک مغربی سے ملی اور مسودہ ساکد مذکور اول سے اکثر تک  
بنظر اصلاح ملاحظہ سے صاحب ڈاکٹر بہادر سرشتہ تعلیم ممالک مغربی کے گذرا اور بجا  
جو جو تاشیخ ضروری معلوم ہوئے منجانب صاحب صوف ساکد مسطور ثبت کیے گئے \*

## اس سالہ میں چار باب ہیں

باب اول۔ در بیان زبان و حروف تہجی جن میں دو فصلیں ہیں \*

فصل اول در بیان تحقیقات زبان فارسی فصل دوم در بیان حروف تہجی  
و حرکات و سکنات وغیرہ \*

باب دوم۔ در بیان صرف جسمین تین فصلیں ہیں \*

فصل اول در بیان اسماء فصل دوم در بیان افعال فصل سوم در بیان  
باب سوم۔ در بیان نحو \*

باب چہارم۔ در بیان خواص و مفاد و محاورات جو زبان فارسی میں مروج ہیں \*

باب اول۔ در بیان تحقیقات زبان و حروف تہجی و حرکات و سکنات وغیرہ \*

فصل اول در بیان تحقیقات زبان واضح ہو کہ زبان فارسی میں سات قسم کی زبانیں  
چونکہ تفصیل ذیل میں لکھی جاتی ہے سغدی سکندی زبانی پٹری فارسی پہلوی و تہجی



فصل دوم در بیان جنون و تباهی و حرکات و سکنات و غیره

جو اشکال حمد و تعجب زبان عربی میں مستعمل ہیں مگر زبان فارسی میں بھی مروج  
چنانچہ اشکال حمد و تعجب کی یہ ہیں \*

انہی کیلئے مقررہ وقت کے لئے مخصوص زمانہ بیان ہے

جو الفاظ فارسی میں نہیں آتے تا حاصدا و ضا و طاطا عین قاف اور اس طرح  
 چار حروف مخصوص زبان فارسی کے ہیں جو عربی میں نہیں آتے وہ یہ ہیں پ  
 چ ت ز گ۔ سمجھنا انھیں حروف پنجی کے (داسی) حروف علت کہلاتے  
 ہیں اور انکو اخوات اعراب بھی کہتے ہیں کس لئے کہ اخوت کہتے ہیں بہن کو تو  
 دامی کو فرزند امیش کی آواز کے ساتھ بہت مشابہ ہو اور علی ذالک کی آواز فتح یا  
 زب کے ساتھ اور ہی کی کسر یا زب کے ساتھ اور جب انکے قبل حرکت سنا  
 آتی ہے کہ جس سے تلفظ انکا خوب اظہار کے ساتھ کیا جائے تو انھیں حروف  
 علت کو اور سوقت حروف مدہ کہتے ہیں اور عموماً اعراب کی تین قسمیں ہیں زبر  
 زیر پیش جبکو عربی میں فتح یا نصب کسر یا جزم ضمتہ یا رفع کہتے ہیں جیسے  
 من دل گل اور جس ف پر فتح نہا ہی اور سے مفتوح اور جب کسر ہو تا ہی اور سے  
 مکسور اور جب ضمیر ہو تا ہی اور سے مضموم کہتے ہیں۔ اور سو امی ان عربوں کے  
 فارسی میں آدھی صدائیں ہیں جنکا جانا ناگزیر ہے چنانچہ ایک جزم ہی جسکو مکو  
 بھی کہتے ہیں اور جس ف پر جزم ہو تا ہی اور سپر کوئی حرکت نہیں آتی اور اپنے  
 قبل کے حرف کو اس حرف سے جسپر نہا ہی ملا دیتا ہی اور صورت اسکی یہ ہے  
 ہ یا و اور جس ف پر یہ علامت ہوتی ہے اور سے مجزوم اور ساکن کہتے ہیں وہ  
 نشدہ جس سے ایک حرف دوبارہ پڑھا جاتا ہی اور صورت اسکی یہ ہے (ن) جسکو  
 لرسین کا کہنا چاہیے جیسے لفظ شد وین۔ اور شدہ اسکو کہتے ہیں جسپر نشدہ

اسان چار حروف  
 پنجی کہتے ہیں  
 حروف علت  
 حروف مدہ  
 حروف جزم  
 حروف ضمیر  
 حروف مضموم  
 حروف مجزوم  
 حروف ساکن  
 حروف نشدہ  
 حروف لرسین

[illegible]

باب دوم در بیان صرف  
صرف سے حال عوارض کا مثل تقسیم و تغلیط و اشتقاق اور حال صلیت  
اور گردان وغیرہ معلوم ہوتا ہے اور غرض اس علم سے یہ ہے کہ ہر کلمہ کا لفظ صحیح ہوئے  
واضح ہو کہ فارسی میں بھی مثل عربی کے کلمہ کی تین قسمیں ہیں اسم فعل حرف  
اسم اور کلمہ کہتے ہیں جو اپنے مستعمل و حالات کرے اور کوئی زمانہ و جہین  
نہا یا جگہ جیسے شیراز درخت تاک نیکی بدی اسم کی باعتبار معنی کے دو ہیں  
ہیں ایک اسم ذات دوم اسم صفات چنانچہ اسم ذات اور سکو کہتے ہیں جو نام ہو  
ذات کسی شے کا جیسے درخت گل سنگ فیل ہوا و رشتہ سخن مرد اور سکا  
ذکر مفصل آئندہ کیا جائیگا اور اسم صفت اور سکو کہتے ہیں جو نام ہو کسی ایسی شے کا  
جس میں کوئی صفت پائی جاتی ہو خواہ وصف عارضی ہو یا دائمی جیسے بلند سخت  
شیرین سرد نیک روشن زیرک اور جب ان اسم صفت کی خود ذات کا



نام لیں تو وہ بھی اسم ذات کہلاو گئے جیسے بلند سی سختی مستی شیرینی سردی نیکی  
 رشتہ نیکی۔ اور علیٰ ہذا جب ان اسمائے ذات کو کبھی پیشی بعض حروف غیر صفت  
 کر لیں تو اس وقت انکو بھی اسما صفت کہنگے جیسے سنگین پیلا نہ مستانہ ہوائی  
 مردانہ اور جن اسمائے کہ معنی صفتی بطور ثبوت قیام کے پائے جاتے ہیں اہل عرب  
 صفت مشتبه کہتے ہیں جیسے حسیل حسین اور حال جابد مشتق اور معرفہ و نکرہ ہونے  
 اسم صفت کا مع قاعدہ جمع وغیرہ بشمول تقسیم قواعد اسم ذات کے بیان کرینگے اور تصریح  
 اسم صفت کی اوسمیں کہہ دی جائیگی از روی تقسیم صرفی مطلق اسم کی تین قسمیں ہیں جامد  
 مصدر مشتق اسم جامد اوس اسم غیر مشتق کو کہتے ہیں کہ نہ اوس کے کوئی صیغہ  
 نہ وہ کسی سے نکلا ہو جیسے سخت زرد شتراسب وغیرہ جس طرح اسم جامد ہوتا  
 اویسی طرح اسم صفت بھی جامد ہوتا ہی جیسے سرخ سبز زرد نیک بد اسم جامد کی دو قسمیں  
 ایک نکرہ دوم معرفہ نکرہ اسم غیر متعین کو کہتے ہیں یعنی اوس اسم کو کہتے ہیں جو  
 ہر ایک فرد نوع پر صادق آتا ہو جیسے مرد زن رنگ جان اور اسم صفت  
 ہمیشہ نکرہ ہوتا ہی جیسے سیاہ زرد خوب زشت۔ معرفہ اوس اسم ذات کو  
 ہیں جو دلالت کرے شی متعین پر جیسے زید عمر دہلی گلکتہ گنگ قلزم نیل  
 اور اسم صفت کبھی معرفہ نہیں ہوتا معرفہ کی کئی اقسام ہیں ایک علم دوم ضمیر  
 سوم اسم اشارہ چہارم اسم موصول پنجم معہودہ یعنی یا خارجی ششم وہ اسم جو  
 مضاف ان اقسام مذکورہ بالا کی طرف ہوں ہفتم متناوہی \*

علم اوس اسم کو کہتے ہیں جو نام کسی شخص یا شیئ معین کا ہو جو دوسرے پر صادق پائے  
جیسے زید کہ اوسے ذات اوس شخص کے جس کا نام زید ہی دوسرے پر صادق نہیں  
آتا اور اسی علم کو اسم خاص یا جزئی حقیقی کہتے ہیں اور خطاب اور عرف اور تخلص یہ  
سب اخل تفریف علم ہیں کس لئے کہ مراد ان سے وہی اشخاص معین ہوتے  
ہیں جب تک کہ وہ خطاب یا عرف یا تخلص ہوتا ہی اور کنیت بھی ایک قسم کا نام ہی جو سوا  
اصلی نام کے بوجہ شتہ و اسی یا بزرگی یا شجاعت یا سخاوت وغیرہ کے رکھ لیتے ہیں  
جیسے ابوالقاسم ابو عبد اللہ ابو القدر ابو الکلیث الغرض اس قسم کے نام عرب میں  
بیشتر ہوا کرتے ہیں خطاب اوسے کہتے ہیں جو کسی آدمی کو بنظر اوسکی قریش یا عظیم و  
کسی سرکار و ربار سے کوئی نام و صفی عنایت ہو جیسے شرف الدولہ آصف الدولہ صفیر  
عالیجاہ ذوالقدر اور اسی خطاب کو کبھی لقب کہتے ہیں اور جو نام اصلی سے مختصر ہو کر یا بالکل  
نام اصلی سے مغائر گو کون ہیں کوئی اور نام محض و مشہور ہو جانا ہی اوسے عرف کہتے  
ہیں خواہ یہ دوسرا نام بوجہ محبت یا تحقیر یا کسی اور سبب سے ہو جیسے کالیناں کسی کا نام ہو  
اور اوسے کلن کہیں یا قحط الدین ہو اوسے فقر و کہیں اور نیز جو کسی شخص کو اوسکے ملک  
یا شہر سے منسوب کر کے پکاریں اوس نام کو بھی عرف کہتے ہیں جیسے حافظ شیرازی  
مولوی رحیمی اور تخلص اوس اسم کو کہتے ہیں کہ جو شاعر گوگ اپنا اصلی نام مختصر کر کے  
ایسی اور لفظ کو بوجہ سبب شاعری پسند کر کے اپنے اشعار میں سجا نام درج کیا کرتے ہیں

شیخ سید الدین شیرازی نے اپنا تخلص سعدی اور حضرت امیر خسرو دہلوی سے خسر اور

جولال الدین شیرازی سے غنی رکھ لیا تھا۔

### ہشتم دوم حرفہ کی ضمیر

ضمیر اوس لفظ کو کہتے ہیں کہ جو جابجائے اسم سابق مذکور شدہ کے لیا جاوے جیسے کہ

کہ زید نزد آمد مقدارِ شستِ پنہا گفت اس مثال میں یہ فعل شست گفت

کے ایک ایک ضمیر واحد غائب کی تشریح جو راجع ہی زید کی طرف اگر عبارت فقرہ مذکور

کو اس طرح تشریح کرتے کہ زید نزد آمد مقدارِ شستِ پنہا گفت تو سب تکرار

لفظ زید کے عبارت پہچان دے اور غیر فصیح ہو جاتی اس سے معلوم ہوا کہ ضمیر پیشہ قاصر

مرجع یعنی اوس اسم کے ہوا کرتی ہی جسکے لئے وہ ضمیر آتی ہی اور بوجہ لا ضمیر کے

احتیاج مکرر بیان کرنے مرجع کی نہیں ہوا کرتی اور عبارت فصیح و با محاورہ اور مختصر

ہی لیکن جب بسبب لاسے ضمیر کے شبہ مضمون میں واقع ہو یا مرجع سے ضمیر پیشہ قاصر

پر ہو تو ایسی صورت میں اوس مرجع کو کر لاسے ہیں اور جب کبھی مرجع سے ضمیر مقدم

ہوے ہمارے قائل زید کہتے ہیں جیسے شعر (عرفی) خمار شستی خود انغمز تو فروخت

وگر نماز تاعیش و دکان زنگس + اس شعر میں ضمیرین راجع طرف زنگس کے ہیں لفظ

زنگس بعد ضمیر کو کہ واقع ہو ہی ضمیرین و شتم کی ہوا کرتی ہیں ایک ضمیر متصل کہ جو ضمیر

جزو کل کے ہوا اور خود ملحدہ نہ اسکے جیسے میکہ میکہ ضمیر متصل کی بھی وہیں ہیں ایک

دوم بار زید کہتے ہیں کہ فعل میں کوئی حرف آوے ضمیر کے لایا جاوے اور معنی ضمیر

ضمیر اوس لفظ کو کہتے ہیں کہ جو جابجائے اسم سابق مذکور شدہ کے لیا جاوے جیسے کہ کہ زید نزد آمد مقدارِ شستِ پنہا گفت اس مثال میں یہ فعل شست گفت کے ایک ایک ضمیر واحد غائب کی تشریح جو راجع ہی زید کی طرف اگر عبارت فقرہ مذکور کو اس طرح تشریح کرتے کہ زید نزد آمد مقدارِ شستِ پنہا گفت تو سب تکرار لفظ زید کے عبارت پہچان دے اور غیر فصیح ہو جاتی اس سے معلوم ہوا کہ ضمیر پیشہ قاصر مرجع یعنی اوس اسم کے ہوا کرتی ہی جسکے لئے وہ ضمیر آتی ہی اور بوجہ لا ضمیر کے احتیاج مکرر بیان کرنے مرجع کی نہیں ہوا کرتی اور عبارت فصیح و با محاورہ اور مختصر ہی لیکن جب بسبب لاسے ضمیر کے شبہ مضمون میں واقع ہو یا مرجع سے ضمیر پیشہ قاصر پر ہو تو ایسی صورت میں اوس مرجع کو کر لاسے ہیں اور جب کبھی مرجع سے ضمیر مقدم ہوے ہمارے قائل زید کہتے ہیں جیسے شعر (عرفی) خمار شستی خود انغمز تو فروخت وگر نماز تاعیش و دکان زنگس + اس شعر میں ضمیرین راجع طرف زنگس کے ہیں لفظ زنگس بعد ضمیر کو کہ واقع ہو ہی ضمیرین و شتم کی ہوا کرتی ہیں ایک ضمیر متصل کہ جو ضمیر جزو کل کے ہوا اور خود ملحدہ نہ اسکے جیسے میکہ میکہ ضمیر متصل کی بھی وہیں ہیں ایک دوم بار زید کہتے ہیں کہ فعل میں کوئی حرف آوے ضمیر کے لایا جاوے اور معنی ضمیر



اوس سے مفہوم ہون جیسے کرد اور گفت کہ کوئی سرت ضمیر متصل نہیں آیا  
نہیں جاتا لیکن معنی فاعل واحد غائب کے اوس سے معلوم ہو سکتا ہے۔  
بازر یعنی ظاہر اوس ضمیر کہتے ہیں کہ جس کے واسطے کوئی حرف لایا نہیں گیا  
کیا جائے کہ جس سے معنی اوس ضمیر کے ظاہر ہون جیسے کہ وہم و کشم و کرد  
لگتی کہ اول کے دو صیغوں میں ہم و اسے ضمیر واحد متکلم کے لایا گیا ہے۔ اور آخر کے  
دو صیغوں میں ہی واسطے مخاطب احد کے لائی گئی ہے۔ دوسری قسم ضمیر متصل ہے کہ جو  
خلاف ضمیر متصل کے ہے جیسے ہنر تو ضمیر میں کوئی بالانحوہ متصل ہون یا نہیں قسم کی  
ہیں ایک فاعلی دوم مفعولی سوم ضامی ضمیر فاعلی اوسے کہتے ہیں کہ ضمیر حالت فاعلی واقع ہوئی ہے  
اور کافاعل ہو خواہ یہ ضمیر متصل فعل ہو یا علی اور ہر ایک قسم ضمیر کی عبارت احد جمع ہونے  
اور حاضر غائب متکلم لاسے ضمائر کے چھ چھ حصے ہو کر رہتے ہیں \*

مثال ضمائر متصل فاعلی

مثال ضمائر متصل فاعلی

واحد جمع

واحد جمع

من	مستکلم	من	مستکلم
تو	ضمیر	تو	ضمیر
او	غائب	او	غائب
ہم	مستکلم	ہم	مستکلم
تو	ضمیر	تو	ضمیر
او	غائب	او	غائب

مثالیں ضمیر متصل کی علامتیں (ہی۔ یا۔ او گفت) اوشان یا ایشان گفتند  
(تو گفتی) شما گفتید (من گفتیم) گفتیم خاصہ ضمیر متصل کا یہ ہے کہ ابتدا

کلام میں آتی ہے جیسے من عاجز م اور تنہا جواب استفہام میں بھی مثل ہم کے آتی ہے  
 جیسے کوئی سوال کرے کہ (درخانہ کدہست) اور اس کے جواب میں کوئی کہے  
 کہ (من) اور مثال ضمیر متصل فاعلی سے معلوم ہوتا ہے کہ سب صیغہ واحد غائب  
 باقی اور سب صیغوں میں کوئی نہ کوئی لفظ الفاظ مستند خبریل سے مذکور یہ م ی م  
 فعل میں لگایا گیا ہے جس سے معنی ضمیر کے پیدا ہوئے ہیں تو معلوم ہوا کہ دراصل  
 ضمیر فاعلی جو صیغہ واحد غائب میں پائی جاتی ہے وہ ضمیر متصل مستر فاعلی ہے \*

### ضمیر مفعولی

ضمیر مفعولی اس کے کہتے ہیں کہ جو ضمیر حالت مفعولیت میں واقع ہو یعنی مرجع کا  
 مفعول ہو خواہ یہ ضمیر متصل ہو یا منفصل \*

مثال ضمیر متصل مفعولی			مثال ضمیر منفصل مفعولی		
واحد جمع			واحد جمع		
مرازم	مرازم	مستکلم	زومان	زومان	مستکلم
شمارا زود	شمارا زود	خاک	زومان	زومان	خاک
غائب اور ادا وینہ	غائب اور ادا وینہ	غائب اور ادا وینہ	زومان	زومان	غائب اور ادا وینہ
ضمیر اضافی			ضمیر اضافی		

ضمیر اضافی اس ضمیر کو کہتے ہیں کہ جو بجائے مضاف الیہ کے واقع ہو خواہ  
 وہ اسم سے متصل ہو یا منفصل \*

مثال ضمیر محصل اضافی

و ا ج م

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

باو مایان یہ لفظ جمل کے ساتھ ترکیب پاتے ہیں تو یہ جمع محکم مفصل  
 فاعلی کا فائدہ دیتے ہیں اور جب ہم کے ساتھ ترکیب پاتے ہیں تو علامت ضمیر اضافی

Digitized by Google



جیسے کہ گفتار کا کون سا حصہ متصل ضمیر فاعلی کی ہے اور جیسے کہ ساتھ ہی ہی ضمیر  
 ضمیر اور وہی ضمیر جو فعل کے ساتھ آوین تو فائدہ واحد غائب منفصل فاعلی کا  
 دیتی ہیں جیسے اوچی آید اور وہی میر و دور جب را او کے اکثر زیادہ ہو جائے تو یہ علامت  
 ضمیر واحد غائب مفعولی منفصل کی ہیں جیسے اور امیر ند و امیر ند اور جب اسم کے  
 ساتھ آوین تو ضمیر واحد منفصل کا فائدہ دیتی ہیں جیسے مکان دی اوشان  
 ایشان کیفیت انکی مطابق کیفیت او اور وہی کے ہی صرف فرق یہ ہے کہ وہ ضمیر  
 واحد کی ہیں اور یہ ضمیر جمع کی جیسے اوشان می آید ایشان ہنرند اوشان را  
 میرند ایشان ہنرند اس اوشان مکان اوشان  
 شان یہ لفظ جب فعل کے ساتھ ترکیب پایا ہی تو فائدہ ضمیر جمع غائب  
 مفعولی کا دیتا ہی اور جب ہم کے ساتھ ترکیب پاوے تو ضمیر اضافی جمع غائب  
 کا فائدہ دیتا ہی جیسے زوشان سخن شان  
 یہ ضمیر شش ت ہم ہمیشہ ساکن آ یا کرتی ہیں اور حروف قبل انکا مفتوح  
 ہوتا ہی اگر یہ متقدمین ان ضمیر کے کبھی کبھی متحرک بھی لائے ہیں اور متاخرین کے  
 نزدیک بالکل متروک ہی لیکن جب یہ ضمائر ایسے کل کے ساتھ ملحق ہوں کہ جیسے  
 آخر حرف علت ہو تو یہ ضمائر کبھی موقوف بھی کرتے ہیں جیسے رویش سے  
 روش یا پیش سے پاش اور جب یہ ضمائر ایسے کل کے ساتھ ملحق ہوں  
 کہ جسکے آخر حرف ساکن ہو تو واسطے رفع اجتماع کائنات کے الف بائیں اوس



کلمہ اور ضمیر کے لئے آویں گے جیسے سائنات کائنات کے لئے آویں گے۔  
 گفتہ اش اور جب ضمیر میں اب ہم ایک فقرہ میں آویں اور مرجع دونوں کا ایک ہو  
 لیکن ضمیر دوم اضافی ہو تو ضمیر کو خود یا خویش یا خوشتن سے تبدیل کر لیتے ہیں  
 جیسے اس فقرہ میں۔ اور بخانہ اوزید رُرد اور اول ضمیر فاعلی اور دوم ضمیر  
 اضافی کا ایک مرجع ہی اس لئے اس فقرہ کو یوں کہیں گے اور بخانہ خود یا خویش  
 یا خوشتن رُرد اور بخانہ خود رُرد اس کو یوں کہیں گے تو بخانہ خود یا خویش  
 یا خوشتن رُرد من بخانہ من سر دوم اس کو یوں صحیح کرینگے من بخانہ خود یا خویش  
 یا خوشتن سر دوم اور لفظ خود یا خویش یا خوشتن بعضی برای خود اور تاکید ضمیر مابک کے  
 بھی آیا کرتے ہیں جیسے (سعدی) اور خشن گشت کرار ہری کند۔  
 من خود حکیم تو خود داناستی جیسے کہ میں اور خود اسرار و خود اسرار و  
 میں خود اسرار و سر دوم اور الفاظ مندرجہ ذیل قائم مقام ضمائر کے آیا کرتے ہیں کبھی  
 بنظر تعظیم کبھی بنظر انکسار اور کبھی بنظر تحقیر نفیرین اور کبھی بنظر ترحم و محبت بنحو اول کے  
 وہ الفاظ جو بجائے ضمیر مستکلم کے بولا کرتے ہیں یہ ہیں \*  
 بندہ مخلص فدوی حقیر حقیر الناس احقر العباد کمترین خیر خواہ  
 نیازمند عاصی نیاکیش عقیدت گزین ترقیخواہ دعا گو راجی۔ وہ الفاظ  
 جو بجائے ضمیر مخاطب کے بولے جاتے ہیں \*  
 جناب حضور خداوند قبلہ من قبلہ و کعبہ ام حضرت پروردگار مولانا

مخدومی مکزی محبتی عزیز می نور چشمی بر خوردار دست وہ الفاظ جوتجا کے  
ضمیر غائب کے استمال کیے جاتے ہیں +

جناب جناب صوف جناب ممدوح جناب مومنی الیہ جناب محشم الیہ  
حضرت ولی نعمت قبلہ قبلہ کعبہ مومنی الیہ شخص مذکور شخص مذکور  
شخص مسطور شخص مذکور المصدر مشددا کیہ نور چشم قوت بازو +

### قسم سوم ویران اسماء کے اشارہ

جن اسماء سے کسی چیز کی طرف اشارہ کریں اوکو اسماء کے اشارہ کہتے ہیں  
اور جنکی طرف اشارہ کیا جاتا ہی اوکو مشددا کیہ کہتے ہیں اور انکے لیے دو لفظ  
ہیں ایک این جس سے قریب کی طرف اشارہ کرتے ہیں دوم آن جس سے  
بعید کے واسطے اشارہ کرتے ہیں اور این کی جمع اینان اور آن کی جمع آنا  
آتی ہی اور خواص انکے مثل ضمائر منفصل کے درباب مرجع وغیرہ کے ہیں اور  
مرجع انکا جائز ہی کہ شے محسوس ہو جیسے این درخت یا غیر محسوس نہنی جیسے ان  
خیال این مضمون +

### قسم چہارم ضمیر اسماء صلو

اسم موصول ہ اسم ہی کہ جسکے لکھتے ایک جملہ بطلو صلو کے آنا ضروری اور اس  
جملہ میں بیان اور اسم موصول کا ہوتا ہی۔ اور فارسی میں میان صلو اور

موصول کے کاف صلیہ یا تفسیر ضرور آیا کرتا ہے عیب یا غلطی کے داشت مدہ و مضمون امر و  
 آئندہ و اور اس مثال میں طفلی سے ایسے صفت اسم موصول ہی اور کاف صلیہ کا ہی اور  
 و قیث پیدہ جو دم یہ جملہ اور کاف صلیہ ہی۔ ہمارے جب آتم مکرہ موصول سے مشابہ ہی تو  
 کبھی فائدہ تعریف کا دیتا ہی اور کبھی تنجید کا جیسا کہ مثال مرقوم القصد واضح ہوا  
 اور جب مصلیہ نے فائدہ تعریف یا تنجید کا دیا تو ہم موصول مع صلیہ مثل مثال مرقوم کیا گیا

## پانچویں قسم معرفہ کی مہر و ہنی اور مہر و خارجی

مہر و اور سکھ کہتے ہیں جو ایک شی معین اور مقرر ہو اور مہر و ہنی کو جو فہم سنگم  
 یا مخاطب میں معلوم اور معین ہو اور کوئی شخص اس سے واقف نہ ہو جیسے کوئی  
 کہے (دشمن آتا ہی) اور دشمن سے مراد ایک شخص معین یہ ہو کہ جسے سنگم اور  
 مخاطب جانتے ہوں تو لفظ دشمن اگرچہ کراہ تھا لیکن سبب ہونے مہر و ہنی  
 کے معرفہ ہو گیا۔

اور مہر و خارجی وہ کہ سبب تلجیع یعنی قصہ یا کسی خاص عہد یا خاص صفت کے  
 ایسی اسکے وقفان حال پر شہرت ہو کہ جسکے کہنے سے فوراً وہ لوگ اس  
 شخص کی ذات خاص کو سمجھ جاویں۔ جیسے لفظ خلیل سے جسکے معنی دوست  
 کے ہیں حضرت ابراہیم پیغمبر سمجھے جاتے ہیں اور اصحاب قبل سے جسکے معنی  
 ہاتھی والوں کے ہیں فوراً ایک قوم خاص سمجھ جاتی ہی کیونکہ اس کے قصص کتب

اسمائی میں مفصل مندرج ہیں۔ اتنی ہی لفظ کے کہنے سے اونکی ذات  
خاص معلوم ہو جاتی ہے۔

چھٹی قسم معرفہ کی وہ اسم نکرہ ہے کہ جو ان پانچوں  
اقسام مذکورہ بالا کی طرف مضبوط ہو

ظاہر ہے کہ جب کوئی اسم نکرہ علم یا ضمیر یا اسم اشارہ یا اسم موصول کی طرف مضبوط  
ہوگا تو وہ بھی معین اور مشخص ہو جائیگا اس لیے اس پر بھی اطلاق معرفہ کا  
کیا جائیگا جیسے پسر پسر یا علامہ علامہ اس سے صاف معلوم ہوا کہ اس پر  
علامہ سے علی العموم کوئی لڑکا یا غلام مراد نہیں ہے بلکہ وہی لڑکا مراد ہے جو پسر  
کا ہے اور وہی غلام مراد ہے جو عمر کا ہے اور علی ہذا برادر اور رہبر والظرف وایندہ  
اس سمت ہمیشہ کسی دیوتا کے بوداں یا مقبول بھی اسم نکرہ میں ایک قسم کی تخصیص  
ہو گئی ہے۔

ساتویں قسم معرفہ کی مناد ہی

مناد ہی اس کو کہتے ہیں جسے مکمل آواز دیکر بولا دے یا اپنا اس سے خطاب  
جیسے اسی دن اسی مرد چونکہ بسبب خطاب کے اسم نکرہ میں ایک قسم کی خصوصیت  
آجاتی ہے اس لیے اس کو دخل معرفہ کیا گیا اور تندی بھی دخل قسم معرفہ ہی کے لیے  
کہ اس کے مناد ہی کو بوجہ جن یا ماسف یا ملال کے یاد کرتے ہیں مگر لو اس سے

اور اس کے  
دوسرے  
میں



بھی خطاب ہوتا ہے جیسے واسے نصیب یعنی اسی نصیب تیرے حال پر ہیں  
افسوس کرتا ہوں۔ مطلق اہم کی تین قسمیں جو اوپر مذکور ہوئی ہیں ان میں سے  
ایک قسم جامد کابیان ہو چکا اب قسم دوم مصدر کا بیان ہوتا ہے۔  
مصدر اوس کلمہ کہتے ہیں کہ جو کسی شے کے کرنے یا ہونے پر دلالت  
کرے اور زمانہ اوس میں بنایا جاوے اور جملہ افعال کی اصل اعتبار اشتقاق جو  
اور علامت اوسکی فارسی میں یہ ہے کہ آخر مصدر میں لفظ دن یا تن ہو جیسے <sup>آدن</sup>  
و گھٹن <sup>و گھڑن</sup> و رفتن <sup>و رفتن</sup> اور جس مصدر سے کہ تمام افعال مثل ماضی مضارع حا  
و غیرہ کے مشتق ہوں اور مستقل ہوں اوسے منصرف کہتے ہیں جیسے گردن  
آدن وغیرہ اور جس مصدر سے بعض صیغے مشتق ہوتے ہوں۔ اور بعض  
سترہ کہ الاستعمال ہوں اوسے مقصد یعنی ناتمام کہتے ہیں جیسے سختن یعنی سمجھنے  
کے اور جو مصدر کہ اوسے وضع فارسی سے بنایا ہو جیسے گردن و شمر دن و گھٹن  
اوسے وضعی کہتے ہیں اور جو لفظ کہ کسی اور زبان کا ہو اور بتصرف فارسی آوے  
بسیار کم مثنیٰ بعض افعال کے مصدر فارسی بنا لیا جاوے تو اوسے جعلی کہتے  
ہیں جیسے طلب اور فہم الفاظ عربی۔ سے طلبیدن اور فہمیدن مصدر فارسی بنا  
گئے اور چرا اور چل الفاظ ہندی سے چریدن اور چلیدن مصدر فارسی بنائے  
اور بعض اوقات امر کے صیغے پر علامت مصدر اضافہ کرنے سے بھی مصدر بناتے  
ہیں اور ایسے مصدر کو مصدر غیر وضعی یا جعلی کہنا چاہیے جیسے مصدر حقن اصلی وضعی

۱۔ مصدر فعلی  
۲۔ مصدر جامد  
۳۔ مصدر مشتق  
۴۔ مصدر وضعی  
۵۔ مصدر جعلی  
۶۔ مصدر ناقص  
۷۔ مصدر تام  
۸۔ مصدر ناقص  
۹۔ مصدر تام  
۱۰۔ مصدر ناقص  
۱۱۔ مصدر تام  
۱۲۔ مصدر ناقص  
۱۳۔ مصدر تام  
۱۴۔ مصدر ناقص  
۱۵۔ مصدر تام  
۱۶۔ مصدر ناقص  
۱۷۔ مصدر تام  
۱۸۔ مصدر ناقص  
۱۹۔ مصدر تام  
۲۰۔ مصدر ناقص  
۲۱۔ مصدر تام  
۲۲۔ مصدر ناقص  
۲۳۔ مصدر تام  
۲۴۔ مصدر ناقص  
۲۵۔ مصدر تام  
۲۶۔ مصدر ناقص  
۲۷۔ مصدر تام  
۲۸۔ مصدر ناقص  
۲۹۔ مصدر تام  
۳۰۔ مصدر ناقص  
۳۱۔ مصدر تام  
۳۲۔ مصدر ناقص  
۳۳۔ مصدر تام  
۳۴۔ مصدر ناقص  
۳۵۔ مصدر تام  
۳۶۔ مصدر ناقص  
۳۷۔ مصدر تام  
۳۸۔ مصدر ناقص  
۳۹۔ مصدر تام  
۴۰۔ مصدر ناقص  
۴۱۔ مصدر تام  
۴۲۔ مصدر ناقص  
۴۳۔ مصدر تام  
۴۴۔ مصدر ناقص  
۴۵۔ مصدر تام  
۴۶۔ مصدر ناقص  
۴۷۔ مصدر تام  
۴۸۔ مصدر ناقص  
۴۹۔ مصدر تام  
۵۰۔ مصدر ناقص  
۵۱۔ مصدر تام  
۵۲۔ مصدر ناقص  
۵۳۔ مصدر تام  
۵۴۔ مصدر ناقص  
۵۵۔ مصدر تام  
۵۶۔ مصدر ناقص  
۵۷۔ مصدر تام  
۵۸۔ مصدر ناقص  
۵۹۔ مصدر تام  
۶۰۔ مصدر ناقص  
۶۱۔ مصدر تام  
۶۲۔ مصدر ناقص  
۶۳۔ مصدر تام  
۶۴۔ مصدر ناقص  
۶۵۔ مصدر تام  
۶۶۔ مصدر ناقص  
۶۷۔ مصدر تام  
۶۸۔ مصدر ناقص  
۶۹۔ مصدر تام  
۷۰۔ مصدر ناقص  
۷۱۔ مصدر تام  
۷۲۔ مصدر ناقص  
۷۳۔ مصدر تام  
۷۴۔ مصدر ناقص  
۷۵۔ مصدر تام  
۷۶۔ مصدر ناقص  
۷۷۔ مصدر تام  
۷۸۔ مصدر ناقص  
۷۹۔ مصدر تام  
۸۰۔ مصدر ناقص  
۸۱۔ مصدر تام  
۸۲۔ مصدر ناقص  
۸۳۔ مصدر تام  
۸۴۔ مصدر ناقص  
۸۵۔ مصدر تام  
۸۶۔ مصدر ناقص  
۸۷۔ مصدر تام  
۸۸۔ مصدر ناقص  
۸۹۔ مصدر تام  
۹۰۔ مصدر ناقص  
۹۱۔ مصدر تام  
۹۲۔ مصدر ناقص  
۹۳۔ مصدر تام  
۹۴۔ مصدر ناقص  
۹۵۔ مصدر تام  
۹۶۔ مصدر ناقص  
۹۷۔ مصدر تام  
۹۸۔ مصدر ناقص  
۹۹۔ مصدر تام  
۱۰۰۔ مصدر ناقص

خواب مرنا اور پھر خواب سے خوابیدن مصدر بنا لیا تو اسے فرعی یا غیر وضعی جعلی کہینگے مصدر کبھی اسم صفت نہیں ہوتا کہ وضع ہو کہ یہاں تک قسموں اسم کا بیان ہے اب بیان شوق قسم سوم اسم کا شروع ہوتا ہے۔

## در بیان مشتقات

اسم مشتق اسے کہتے ہیں کہ جو لفظ بقاعدہ صرفی مصدر سے بنایا گیا ہو اور حرف تاء یعنی اصلی اس اسم مشتق نیز کسی ہی یا تبدیل ہو کر ماقی رہیں اور اس کی چار قسمیں ہیں اسم فاعل اسم مفعول اسم حالیہ ماضی اسم ماضی۔

## بیان اسم فاعل

اسم فاعل اس اسم مشتق کو کہتے ہیں کہ جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس سے فعل صادر ہو یا جس کے ساتھ فعل قائم ہو صادر ہونے فعل سے مراد وہ فعل ہے کہ جس کے مصدر کا فاعل کو اختیار ہو اور قائم ہونے فعل سے مراد وہ فعل ہے کہ جس کا اختیار فاعل کو نہ ہو جیسے گوشتہ یہ لفظ ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے کہ جس سے فعل اختیاری کہنے کا صادر ہوا اور غیر اختیاری ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے کہ جس سے فعل غیر اختیاری مری کا قائم ہے۔ اسم فاعل کی دو قسمیں ہیں ایک قیاسی دوسری سماعی قیاسی اسے کہتے ہیں کہ جس کے بنانے میں قیاس کو دخل ہوا اور سماعی وہ جو محض اہل زبان سے سنا گیا ہو اور قیاس کو اس کے بنانے میں کچھ دخل نہ ہو۔ اور طریقہ عام بنانے اسم فاعل قیاسی کا یہ ہے کہ جب صیغہ امر حاضر کے آخر بعد دینے کے لفظ ذہ لگا دیں تو اسم فاعل بن جائے

جیسے گوشت سے گویندہ اور آٹے سے آئندہ اور بین سے بیندہ اور طریقہ  
بنانے اسم فاعل سماعی کا یہ ہے کہ کبھی تو اہم حاضر کے آخر الف زیادہ کرنے اسم فاعل  
بنجاتا ہے جیسے دان سے دانا اور بین سے بینا اور کبھی فقط کار یا آزار حاضر یا غنی کے آخر یاد  
کرنے اسم فاعل بنجاتا ہے جیسے گزر گار آرز سے اور رس گار رست سے اور چر و گار  
پرورد سے اور زور و زور سے اور جو اسم فاعل ترکیبی ہیں اور کتابیان کے موقع کیا بنایا گیا

## بیان اسم مفعول

اسم مفعول اس شے کو کہتے ہیں کہ جو ایسی بات پر دلالت کرے جس پر فعل فاعل کا واقع ہو  
جیسے زدہ اوس ذات پر دلالت کرتا ہے جیسا کہ فعل کا واقع ہوا تھا اسی طرح دیدہ  
وشنیدہ و کشتہ و بیکتہ اور قاعدہ عام اوس کے بنائے کا یہ ہے کہ جب ہاے ہوز صیغہ  
ماضی مطلق میں زیادہ کر دیتے ہیں اسم مفعول بنجاتا ہے جیسے دیدے دیدہ اور شنیدے  
اور کشتے سے کشتہ اور بیکتے سے بیکتہ اور اسم مفعول ترکیبی کا بیان علیحدہ کیا جائیگا

## بیان اسم حال

اسم حال اس شے کو کہتے ہیں کہ جس سے صدور یا وقوع فعل کا بطور تواتر  
واستمرار پایا جاتا ہے جیسے سرایان۔ خندان۔ شادان۔  
نوروز شد و فصل بہار ان آمد۔ ببلن سچمن نعمہ سدا ان آمد اور قاعدہ  
اسم حال کے بنائے کا یہ ہے کہ صیغہ واحد اہم حاضر معرف پر الف و نون زیادہ کر دیتے  
ہیں جیسے قستان اور تابان اور خیران جو درخش اور تاب اور خیر سے بنایا ہے

اسم مفعول اس شے کو کہتے ہیں کہ جو ایسی بات پر دلالت کرے جس پر فعل فاعل کا واقع ہو جیسے زدہ اوس ذات پر دلالت کرتا ہے جیسا کہ فعل کا واقع ہوا تھا اسی طرح دیدہ و شنیدہ و کشتہ و بیکتہ اور قاعدہ عام اوس کے بنائے کا یہ ہے کہ جب ہاے ہوز صیغہ ماضی مطلق میں زیادہ کر دیتے ہیں اسم مفعول بنجاتا ہے جیسے دیدے دیدہ اور شنیدے اور کشتے سے کشتہ اور بیکتے سے بیکتہ اور اسم مفعول ترکیبی کا بیان علیحدہ کیا جائیگا

حاصل مصدر اوس اسم مشتق کو کہتے ہیں کہ جو کیفیت معنی مصدر پر دلالت کرے اور کوئی مشتق اوس سے بنایا جاوے جیسے خوردن سے خورش حاصل بالمصدر بنا اور یہ کئی طرح سے بنا کرتا ہی اولائشیں ساکن صغیہ امر میں لگانے اور حرف ثانیل شین کے کسبو کر نیسے جیسے امر حاضر معروف بین اور وان اور بخشش میں بعد دینے کسرۃ حرف اخیر کے شین لگایا تو بینش اور دانش اور بخشش بن گیا دوم کہ بھی مضی صغیہ امر بھی معنی حاصل دیتا ہی جیسے سوز اور گزار مثال ہے اسی گریہ کیاری میں کن کہ شمع وارہ سوختی گزار دل میں نہ گذشت سوم صرف صغیہ ماضی بھی کبھی فائدہ حاصل مصدر دیتا ہی جیسے آمد۔ گفت۔ مثال سعدی ہے گفت عالم گوش جان بشنوہ اور نماز گفتش کردارہ چارم لفظ آر صغیہ ماضی کے آخر میں زیادہ کرنے سے اور اگر یہ نہ ہو تو اس کو فاعل نام کہتے ہیں حاصل بالمصدر بن جاتا ہی جیسے گفت سے گفتار اور رفت سے رفتار سعدی مزین ہے تامل گفتار دم بزم کو گوی گرد گرد کوئی غم پنجم اسم مفعول کے آخر یاے معروف زیادہ کر نیسے بھی حاصل مصدر بن جاتا ہی۔ لیکن جو یاے ہوز کہ آخر مفعول میں ہوتی ہے وہ گاف فارسی سے بل جاتی ہے جیسے سوختہ سے سوختگی مانند سے پانڈگی افسردہ سے افسردگی ششم امر حاضر معروف کے آخر اک

کے لئے یہ ہے کہ وہ اپنے لئے ایک نیا دنیا بنائے۔



کے زیادہ کر نیسے بھی حاصل مصدہ بنجاتا ہی جیسے خور سے خوراک پوش  
سے پوشاک اور کبھی ایک اسم اور صیغہ امر حاضر معروف فائدہ حاصل مصدہ کا  
تکیبی دیتا ہی جیسے قد مبوس یعنی قد مبوسی +

## قاعدہ در بیان جمع بنائے اسماء کے

فارسی میں جمع بنائے اسماء کے دو طریقہ ہیں ایک یہ کہ جو اسم ذی روح  
کے مفرد ہوں خواہ وہ مذکر ہوں یا مؤنث اس کے آخرین ان زیادہ کر دیں جیسے  
پدر سے پدران مادر سے مادران مرغ سے مرغان اور جو ایسے اسم مفرد  
آخر آ یا و آجاوے تو قبل ان کے ی اور زیادہ کر دیں گے جیسے دانہ سے  
دانامان اور خوشخو سے خوشخوان اور اگر ایسے اسماء کے آخر ہا  
مختفی ہووے تو اس ہ کو کاف کے ساتھ بدل دیں گے جیسے بچہ  
سے بچگان بندہ سے بندگان لیکن الفاظ نیاکان طغاکان و یارگان  
اس قاعدہ سے مستثنا ہیں دہم یہ کہ جو اسم غیر ذی روح کے ہوں اس کے  
آخر میں ہا لگانے سے جمع بناتی ہی جیسے دل سے دلا اور گل سے گلہا۔  
اور اگر ایسے اسماء کے آخر ہا سے مختفی ہوگی تو وہ ہ ساقط ہو جائیگی اور کبھی ان قواعد  
کے خلاف بھی جمع بناتی ہی جیسے درخت سے درختان اور اردو سے اردو  
سعدی سے برگ درختان سبز و نظر ہوشیار ہرورتی دفتر معرفت کردگار +  
گرچہ جس بی اجل نخواہد مردہ تو مرد دربان اثر دہا + کبھی خلاف ان قواعد کے

بہت کمزور ہیں و چونکہ اس قاعدہ میں کثرت ہے لہذا اس میں کثرت ہے

جمع الفاظ فارسی کی بطریقہ عربی بتایا کرتے ہیں جیسے نوازش سے  
نوازشات دستور سے دستورات ایل سے ایلات بیکم سے بیگات وہ  
وہات کارخانہ سے کارخانجات پروانہ سے پروانجات وغیرہ

### در بیان تذکیر و تانیث

زبان فارسی میں تذکیر و تانیث کا کچھ کچھ افعال اسماء اشارہ وغیرہ میں  
مہین ہو تا جو فعل مذکر کے لیے لائے تھے ہیں وہی مؤنث کے لیے بھی بولا جاتا  
ہی اور ایسے ہی اسماء اشارہ یا ضمائر وغیرہ میں فرق تذکیر و تانیث کا نہیں ہے

### در بیان تصغیر و تعظیم

تصغیر سے مراد وہ ترکیب اسم ہے جس سے تحقیر کا وقت یا خارجی وغیرہ  
اوس شئی کی مراد ہو اور طریقے اوس کے بنانے کے مختلف ہیں ایک دن میں  
یہ ہے کہ جس اسم کے آخر ہائے محقق نہ ہو اوس کے آخر تک زیادہ کر دیتے ہیں  
مرد سے مردک اسپ سے سپک درخت سے درختک وغیرہ اور جو آخر  
اسم کے الف محدودہ یا واو محدودہ ہو تو در بیان اسم مذکور اور ک سی اور  
لاوینگے جیسے موسے موسیک روسے رویک اور جاسے جابیک  
اور جب کسی اسم کے آخر ہائے محقق ہو تو بوقت تصغیر وہ ہائے محقق  
سے بدل جاتی ہیں جیسے نامہ سے نامک دوم اسمار کے آخر چہ لگا  
بھی تصغیر کا فائدہ حاصل ہو جاتا ہی جیسے باغ سے باغچہ سبوسے سبوحہ سوم

اسما کے آخر و اولگانے تصغیر کا مطلب حاصل ہو جاتا ہے جیسے سپر سے سپرو  
 کبھی ان الفاظ تصغیر سے اظہار محبت اور شفقت یا عزت کا مقصود ہوتا ہے  
 تفخیم سے مراد بیان ضد تصغیر ہی اور یہ نام اوس کیب اسم کا ہی جس  
 بزرگی یا عظمت یا کلائی یا بڑائی اوس کی پائی جاسے جیسے شاہ  
 سوار سے شہسوار پر سے شہپر ناسے سے شہنایے مگر سے مگر  
 مردم سے دیو مردم کبھی یہ فائدہ لفظ شاہ اور خردیو وغیرہ کے اول میں  
 اسم کے لگانے حاصل ہو جاتا ہے جیسے اور پند کو رہا اور کبھی آخر کلمہ من صرت  
 یاے تکثیر لگانے بھی یہ مطلب حاصل ہوتا ہے اور اوس سے عظمت اوسکی

ہوتی ہے جیسے زید شخصی است کہ در زمانہ خود و نظر نذر و  
 ریدہ شخص کی اپنی زمانہ میں کوئی نظیر نہیں ملتا ہے

## در بیان افعال

فعل اوس کلمے کو کہتے ہیں کہ جو معنی حدثی پر تنہا دلالت کرے اور کیا  
 زمانہ نشہ ماضی مستقبل حال میں سے اوس میں پایا جاوے اور مصدر  
 مشق ہو جیسے رفتن سے رفت خواہ رفت میر و اور افعال متصرفہ یا پنج  
 قسم کے ہیں ماضی مستقبل حال امر نہی

## بیان ماضی

ماضی لغت میں گزرے ہوئے کو کہتے ہیں اور اصطلاح اہل صرف میں  
 اوس فعل کو کہتے ہیں کہ جو زمانہ گذشتہ سے تعلق رکھے اور طریقہ کلیہ اوسکے

اسما کے آخر و اولگانے تصغیر کا مطلب حاصل ہو جاتا ہے جیسے سپر سے سپرو  
 کبھی ان الفاظ تصغیر سے اظہار محبت اور شفقت یا عزت کا مقصود ہوتا ہے  
 تفخیم سے مراد بیان ضد تصغیر ہی اور یہ نام اوس کیب اسم کا ہی جس  
 بزرگی یا عظمت یا کلائی یا بڑائی اوس کی پائی جاسے جیسے شاہ  
 سوار سے شہسوار پر سے شہپر ناسے سے شہنایے مگر سے مگر  
 مردم سے دیو مردم کبھی یہ فائدہ لفظ شاہ اور خردیو وغیرہ کے اول میں  
 اسم کے لگانے حاصل ہو جاتا ہے جیسے اور پند کو رہا اور کبھی آخر کلمہ من صرت  
 یاے تکثیر لگانے بھی یہ مطلب حاصل ہوتا ہے اور اوس سے عظمت اوسکی  
 ہوتی ہے جیسے زید شخصی است کہ در زمانہ خود و نظر نذر و  
 ریدہ شخص کی اپنی زمانہ میں کوئی نظیر نہیں ملتا ہے

اشتقاق کا مصدر سے یہ ہے کہ نون کو علامت مصدر میں سے حذف کر کے  
حرف ماقبل کو ساکن کر دیں جیسے گفتن سے گفت اور کردن سے  
کرد۔ اگرچہ چار ماضی موقوف الاخر ہوتے ہیں لیکن اس قاعدہ سے  
یہ چار ماضی مشتقی ہیں اور ان کے آخر کا حرف ساکن آتا ہے جیسے آمدن سے  
آمد اور زدن سے زد اور شدن سے شد اور شدن سے شد فعل ماضی  
کی چھ قسمیں ہیں ماضی مطلق ماضی قریب ماضی بعید ماضی مشککی یا احتمالی  
اور اسکو ماضی استغنائی بھی کہتے ہیں ماضی استمراری ماضی تنائی یا جانیجہ  
ماضی مطلق اس سے کہتے ہیں کہ اس سے زمانہ گذشتہ بلا تصریح قریب و بعید  
مفہوم ہو اور طریقہ اس کے بنانیکا وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا یعنی بعد حذف کر  
نون مصدری اور موقوف کرنے حرف اخیر کے کوئی حرف یا کلمہ بخلاف اقسام  
ماضی کے افزون نہیں کیا جاتا ہے جیسے گفتن سے گفت اور شنیدن سے شنید  
ماضی قریب اس سے کہتے ہیں کہ جو ایسے زمانہ گذشتہ سے تعلق رکھے کہ جو  
ابھی گزر چکا ہو یعنی زمانہ حال سے متصل ہو اور طریقہ اس کے بنانیکا یہ ہے کہ ماضی  
کے آخر ہائے سکون زیادہ کر کے فقط است اور بڑھا دیں جیسے گفت سے  
گفتہ است شنید سے شنیدہ است +  
گفتا ہے شنیدہ ہے  
ماضی بعید اس سے کہتے ہیں کہ جو ایسے زمانہ گذشتہ سے تعلق رکھے کہ جسکو  
گذرے ہوئے ایک صدہ از ہو گیا ہو یعنی زمانہ حال سے بہت قبل وقوع میں آیا ہو



اور طریقہ اوسکے بنائیکایہہ ہر کہ ماضی مطلق کے آخر ہائے سکتہ زیادہ کر کے  
لفظ بود بڑھا دین جیسے گفت سے گفتہ بود و شنید سے شنیدہ بود و  
ماضی مشکلی یا استغنائی اوسے کہتے ہیں کہ جس میں ایک قسم کا شک یعنی وقوع  
فعل پر اعتماد نہویا استغناء یا یا جاوے اور طریقہ اوسکے بنائیکایہہ ہر کہ ماضی  
مطلق کے آخر ہائے سکتہ زیادہ کر کے لفظ باشد زیادہ کر دین جیسے گفت  
سے گفتہ باشد شنید سے شنیدہ باشد مثال استغنائی جیسے شعر ابی و  
اسی کر یا درختہ باشد و در و ام ماندہ باشد صیا و رفتہ باشد و ماضی استمراری  
اوسے کہتے ہیں کہ جس میں ایک قسم کا استمرار یعنی مداومت یا تکرار وقوع فعل ماضی جاوے  
اور طریقہ اوسکے بنائیکایہہ ہر کہ لفظ می یا بھی کو ماضی مطلق کے اول زیادہ کر دین  
جیسے گفت سے گفتہ اور شنید سے شنیدہ اگر چہ یہ ماضی استمراری ہر  
لیکن کہ بھی فائدہ تمنا کا بھی تیا ہی یعنی ایسے فعل کا بھی فائدہ دیتا ہی جو ہنوز  
وقوع میں نہیں آیا ہو۔ ماضی تنائی اوسے کہتے ہیں کہ جس میں ایک تمنا یا  
جہادے اور طریقہ اوسکے بنائیکایہہ ہر کہ حرف یاے مجہول کو آخر میں ماضی مطلق  
کے بڑھا دیتے ہیں جیسے گفت سے گفتے اور گفتہ سے گفتہ  
اور گفتہ سے گفتے اور سوائے ان تین صیغوں احد غائب جمع غائب او  
واحد متکلم کے اور کسی صیغہ میں یاے تنائی نہیں آتی اور یہ صیغہ ماضی تنائی  
فائدہ استمرار کا بھی تیا ہی جیسے ماضی گفتہ کے در صوت استمرار یہ ہونگے کہ

کہا کرتا تھا اگر یہ صیغہ ماضی تثنائی ہی لیکن بعض اوقات فائدہ ستر کا بھی  
 دیتا ہے جیسے ہر سال دریا بطنیان آمدے و گشت مزارع ان الف میگرد +  
 چونکہ زبان فارسی میں مثل عربی صیغہ تثنیہ نہیں ہوتا بلکہ صیغہ جمع کا تثنیہ  
 کے لیے بھی بولا جاتا ہے اس لیے با تیار واحد اور جمع ہونے فاعل مستکلم  
 اور حاضر اور غائب کے ہر ایک ماضی اور زیر جملہ افعال کے چھ چھ صیغے ہوتے  
 ہیں جیسے گفتہ گفتی گفتہ گفتی گفتہ گفتی گفتہ گفتی گفتہ گفتی گفتہ گفتی  
 صیغہ ہیں اسی طرح ہر ایک قسم کے ماضی کے تثنائے ماضی تثنائی چھ صیغے  
 آتے ہیں گفتہ ہر صیغہ واحد مستکلم کا ہے اور ماضی میں علامت ضمیر واحد مستکلم کی ہے  
 گفتہ ہر صیغہ جمع مستکلم کا ہے جسکو صیغہ مستکلم مع الغیر بھی کہتے ہیں اور یکم علامت  
 ضمیر جمع مستکلم کی ہے گفتہ ہر صیغہ واحد حاضر مخاطب کا ہے اور یہ علامت ضمیر واحد مخاطب  
 یا حاضر کی ہے گفتہ ہر صیغہ جمع مخاطب یا حاضر کا ہے اور یہ علامت ضمیر جمع مخاطب  
 یا حاضر کی ہے گفتہ ہر صیغہ واحد غائب کا ہے اور کوئی علامت ظاہر نہیں فاعلیت  
 کی نہیں ہے لیکن او ضمیر واحد غائب کی او میں مستتر ہے گفتہ ہر صیغہ جمع غائب  
 کا ہے اور اند علامت ضمیر جمع غائب کی ہے جس وقت یہ ضمیر فعل کے متصل ہو  
 ہیں او سوقت الف او نکلے اعل سے حذف ہو جاتا ہے لیکن ماضی قریب میں  
 یہ الف حذف نہیں ہوتا جیسے شنیدہ ہت شنیدہ شنیدہ ہم او حال مفصل ضمیر کا  
 چھ بیان ہو چکا ہے لیکن حال متصل گردان ان افعال کا آئندہ مذکور ہوگا +

## فعل مضارع

مضارع لغت میں اوں، وں، کھوں کو کہتے ہیں کہ جو ایک الٹی کی چھاتی سے دو وہ پسین اور چونکہ فعل مضارع میں بھی دو زمانہ یعنی حال اور استقبال کے پائے جاتے ہیں اس لئے اس کو بھی اس نام سے موسوم کیا اور جمہور کے نزدیک فعل مضارع ہنسی سے بنا کرتا ہے اور علامت اس کی یہ ہے کہ اس کے آخر والی ساکن الٹی ہے اور فعل مضارع کے بنائیکا کوئی قاعدہ کلیہ نہیں ہے اور امتحان اور تلاش سے معلوم ہوا کہ جو صیغہ مضارع ہوتا ہے اس کے آخر کے قبل ان گیارہ حروف میں سے کوئی حرف ہوگا الف خا را زائین شین ی فایم نون واو یا کہ جنکے مجموعہ سے یہ فقرہ (شرف سخن آئندہ) بنجاتا ہے اور اردو میں قیاس کے فعل مضارع ہنسی مطلق سے چار طرح پر بنا کرتا ہے اولاً تبدیل حرف سے خواہ لکھنے کے ساتھ یا دو حرف کے ساتھ دوم بحذف حرف سوم زیادتی حرف چارم تبدیل کرنے حرکات اور سکناات سے اور مزید بیان یہ ہوا ہے کہ کلیہ میں مختصر سماعی ہیں قیاس کو اوں میں خل نہیں ہے اور چونکہ اس میں جہ سے ابتداء عیدی کو مضارع بنانے میں وقت معلوم ہوتی ہے اس لئے بظہر دور کرنے دشواری کے ایک نسبت چند صیغہ مضارع کی مع صیغہ ماضی مطلق بمقابلہ میں چونکہ کے جو مضارع کے آخر حرف سے پہلے آتے ہیں مع تصریح ہر ایک قاعدہ قیاسی لکھی جاتی ہے \*





[illegible]

فصل سال

فعل حال اس فعل کو کہتے ہیں جو زمانہ موجودہ سے تعلق رکھے اور طریقہ او  
بنانے کا یہ ہے کہ مضارع کے اول لفظ می یا بھی زیادہ کر دینے سے صغیہ  
فعل حال کا بنجاتا ہے جیسے میگویم میگوئی میگوید میگوئید

فصل ستون

[illegible]

لغت میں امر کے معنی حکم کرنے اور فرمانے کے ہیں اور اس صیغہ سے  
 نہی کے معنی منع کرنے کے ہیں لیکن اصطلاح میں اس کو کہتے ہیں جو طلب فعل  
 دلالت کرے جیسے گفتن سے گوی اور خوردن سے خور اور نہی او سے کہتے  
 ہیں جو ترک فعل پر دلالت کرے جیسے گفتن سے گوی اور خوردن سے خور  
 اور طریقہ بنانے امر حاضر واحد کا یہ ہے کہ ال علامت مضارع کو صیغہ واحد حاضر مضارع میں  
 تہا مضارع مطلق ہو یا دمی گزیتے ہیں جیسے گزیدے سے گوی سوتے سے واو میر مردہ باشد  
 سے پیشتر مردہ باش اور یہی دز یا بر یا بای نژدہ او سپر یا دہ کر دیتے ہیں جیسے گوی  
 برو ورساز برافکن اور قاعدہ زیادہ کرنے باے موحده کا یہ ہے کہ جب حرف  
 قبل امر واحد حاضر مضموم ہوتا ہی توب کو مضموم لاتے ہیں جیسے کن کن  
 اور جب مفتوح یا مکسور ہوتا ہی تو مکسور لاتے ہیں جیسے رورودہ رورودہ  
 جبکہ لفظ با یا صیغہ مضارع مصدر یا سین کسی مصدر کے صیغہ واحد غائب  
 ماضی مطلق پڑتا ہی تو فائدہ امر کا دیتا ہی جیسے آئین کار یا بد کردارین کتاب یا بد خوا  
 اور جب میا یا صیغہ حال مصدر مذکور کسی صیغہ واحد غائب ماضی مطلق پڑتا ہی  
 تو فائدہ استمرار معنی مصدری کا دیتا ہی جیسے میا بد خواند میا بد کردہ

جب لفظ تو ان صیغہ امر مصدر تو اس میں کسی صیغہ یا واحد غائب باضی مطلق پر

[illegible]

آتا ہی تو یہ بھی فائدہ امر کا بصورت امکانی دیتا ہی جیسے تو ان گفت گوی  
کننا جب لفظ محی صیغہ امر حاضر مطلق پر آتا ہی تو بھی فائدہ تاکید ستر کا دیتا  
ہی جیسے میکن یعنی کرتا رہ اور صیغہ مضارع غائب اور مستقیم کا بعدیہ صیغہ غائب  
اور مستقیم کا ہی لیکن لفظ گو کہ باید کہ واجب کہ لازم کہ مناسب کہ اور علیٰ ہذا  
ضم کے اور الفاظ ہم معنی امر مستقیم اور غائب پر زیادہ کر دیتے ہیں جیسے باید کہ دو  
باید کہ بروند باید کہ بروم باید کہ برویم اور طریقہ بنائے نہی کا یہ ہے کہ میم نہی کا  
اول میں صیغہ امر حاضر کے زیادہ کر دو صیغہ نہی بنجاو یگا جیسے سوے سوے سوے  
گوے گوے اور صیغہ امر غائب اور مستقیم میں نون نفی زیادہ کرے گا  
اور مستقیم بنجاو یگا جیسے باید کہ نہرورد باید کہ نہرزد باید کہ نہرورم باید کہ نہروریم

### در بیان فعل لازمی متعدی

جس فعل کا کہ صرف فاعل کے طے سے مطلب پورا ہو جائے اور  
مفعول کی نہ ہے اسے لازمی کہتے ہیں جیسے زید آمد عمر جاست  
اور جو فعل کہ سوائے فاعل کے مفعول کی بھی خواہش رکھے اور سب طے  
مفعول کے مطلب پورا نہ ہو اسے فعل متعدی کہتے ہیں جیسے زید آمد عمر  
حور و عمران را ان مثالوں میں اگر اتنا ہی کہیں کہ زید اور حور و عمر تو ضرور سننے  
پر بھیگا کہ زید نے کس کو مارا اور عمر نے کیا چیز کھائی اور مضمون فقرہ کا بالکل نام نہ  
اور بعض افعال ایسے ہیں کہ کبھی استعمال انکا بطور لازمی ہوتا ہی اور کبھی متعدی

یہاں پر یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ بعض افعال لازمی متعدی ہوتے ہیں جن کا مطلب فاعل کے طے سے پورا نہیں ہو سکتا اور بعض افعال صرف فاعل کے طے سے مطلب پورا ہو جاتے ہیں جن کو لازمی کہتے ہیں۔  
مثلاً: زید آمد، عمر جاست۔  
یہاں پر یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ بعض افعال لازمی متعدی ہوتے ہیں جن کا مطلب فاعل کے طے سے پورا نہیں ہو سکتا اور بعض افعال صرف فاعل کے طے سے مطلب پورا ہو جاتے ہیں جن کو لازمی کہتے ہیں۔  
مثلاً: زید آمد، عمر جاست۔



۳۳

جیسے تاضن جسکے معنی دوڑنے اور دوڑانے دونوں آتے ہیں مثال تاضن لازمی +  
 (یعنی دوڑنا)

دراہ طلب وہ سپہ بیاید تاخت | من تاضن شاہسواران ویدم

## مثال تاضن متعدی

نہ پڑ جائی مرکب توان تاضن | کہ جاہا سپر باید انداختن

اور سولے تاضن کے افعال اور مصدر و ن کے جو ذیل میں لکھے

جاسے ہیں لازمی اور متعدی دونوں آتے ہیں گدھن خواہن امون

افروختن ایچن بختن شکستن گسیستن اور بختن رختن دوختن

کشادن بختن گشتن گشتن گشتن گشتن گشتن گشتن گشتن گشتن

جب چاہیں کہ کسی فعل لازمی سے متعدی بنائیں تو چاہیے کہ آخر میں

امر حاضر فعل لازمی کے الف و نون غنہ یا الف و نون ویاء معدون

کو زیادہ کر کے دن کو جو علامت مصدر ہی بعد اسکے زیادہ کر دین مصدر

متعدی بن جائیگا جیسے رشت امر حاضر ترشدن فعل لازمی کا تھا جب اسکے

آخر میں الف و نون اور دن کو زیادہ کیا تو ترشدن مصدر متعدی بن گیا

اور خور سے خوراندن اور دو سے دوآندن اور بعض متعدی اس

قسم کے ہوتے ہیں کہ جو دو دیاتین تین مفعولوں کی خواہش رکھتے ہیں

جیسے زند اسب خور خوراندن و زیدرا احمق و شتم و زیدرا از عمر یک شرفی

و زیدم اور بیان اسکا باب نحو میں مفصل آویگا +

۴۲  
 اور جو تاضن کے معنی دوڑنے اور دوڑانے دونوں آتے ہیں مثال تاضن لازمی +  
 (یعنی دوڑنا)  
 دراہ طلب وہ سپہ بیاید تاخت | من تاضن شاہسواران ویدم  
 مثال تاضن متعدی  
 نہ پڑ جائی مرکب توان تاضن | کہ جاہا سپر باید انداختن  
 اور سولے تاضن کے افعال اور مصدر و ن کے جو ذیل میں لکھے  
 جاسے ہیں لازمی اور متعدی دونوں آتے ہیں گدھن خواہن امون  
 افروختن ایچن بختن شکستن گسیستن اور بختن رختن دوختن  
 کشادن بختن گشتن گشتن گشتن گشتن گشتن گشتن گشتن  
 جب چاہیں کہ کسی فعل لازمی سے متعدی بنائیں تو چاہیے کہ آخر میں  
 امر حاضر فعل لازمی کے الف و نون غنہ یا الف و نون ویاء معدون  
 کو زیادہ کر کے دن کو جو علامت مصدر ہی بعد اسکے زیادہ کر دین مصدر  
 متعدی بن جائیگا جیسے رشت امر حاضر ترشدن فعل لازمی کا تھا جب اسکے  
 آخر میں الف و نون اور دن کو زیادہ کیا تو ترشدن مصدر متعدی بن گیا  
 اور خور سے خوراندن اور دو سے دوآندن اور بعض متعدی اس  
 قسم کے ہوتے ہیں کہ جو دو دیاتین تین مفعولوں کی خواہش رکھتے ہیں  
 جیسے زند اسب خور خوراندن و زیدرا احمق و شتم و زیدرا از عمر یک شرفی  
 و زیدم اور بیان اسکا باب نحو میں مفصل آویگا +

معروف اس فعل کو کہتے ہیں کہ جس کا فاعل معلوم ہو جسے ریخت

اور عمر دونوں معلوم ہیں اور مچھوٹا اس فعل کو کہتے ہیں کہ جس کا حاصل معلوم نہ ہو

نہیں یہ یعنی کئے دیا اور کئے مارا بلکہ مفعول اور افعال کے جنکو دیا گیا ہے یا جو مارا

یستم فاعل کہتے ہیں اور طریقہ بنائے فعل بھی مل کا فعل معروف یہ ہے کہ جب ماضی کے آخر

شود یاد دکرے تین توصیف مضارع مجهول بنایا ہے جسے گفتہ شود کیسے ہی فعل مضارع مجهول

ہوگا جو اصل میں متعدی ہوگا اور جو فعل لازمی ہوتا ہے وہ متعدی نہیں ہوتا۔

جن افعال کے معنی میں کرنا یا ہونا پایا جاتا ہے اور خالص مثبت کہتے ہیں اور

منفی بنائیکامیہ ہے کہ نون نفی کا فعل مثبت پر زیادہ کر دیتے ہیں خواہ وہ فعل معجز

یاجہول جیسے گفت سے گفت اور گفت شد سے گفت شد اور گفت شد سے گفت شد

اور باقی جملہ افعال معروف اور مجهول مثبت و منفی کا بڑی گردان میں لکھ کر کیا جائیگا۔

[illegible]

[illegible]

نمی	نشود	نشوند	نشوی	نشوید	نشوم	نشویم
اثبات فعل مضارع معروف	شود	شوند	شوئی	شوید	شوم	شویم
نفی	نشود	نشوند	نشوی	نشوید	نشوم	نشویم
اثبات فعل مضارع دوامی معروف	میشود	میشوند	میشویی	میشوید	میشوم	میشویم
نفی	نمیشود	نمیشوند	نمیشویی	نمیشوید	نمیشوم	نمیشویم
اثبات فعل حال معروف	همیشه میشود	همیشه میشوند	همیشه میشویی	همیشه می‌شوید	همیشه می‌شوم	همیشه می‌شویم
نفی	نمیشود	نمیشوند	نمیشویی	نمیشوید	نمیشوم	نمیشویم
اثبات فعل ستقبل معلوم	خواهد شد	خواهند شد	خواهی شد	خواهید شد	خواهم شد	خواهیم شد
نفی	نخواهد شد	نخواهند شد	نخواهی شد	نخواهید شد	نخواهم شد	نخواهیم شد
اثبات فعل امر حاضر معلوم			شو	شوید		
فعل امر غائب معروف	باید که شود	باید که شوند			باید که شوم	باید که شویم



تاریخ عالمگیری

[illegible]

Digitized by Google

کتابخانه

2

Digitized by Google



۱۔ اوستے کو پھانسی  
۲۔ اوستے کو پھانسی  
۳۔ اوستے کو پھانسی  
۴۔ اوستے کو پھانسی  
۵۔ اوستے کو پھانسی  
۶۔ اوستے کو پھانسی  
۷۔ اوستے کو پھانسی  
۸۔ اوستے کو پھانسی  
۹۔ اوستے کو پھانسی  
۱۰۔ اوستے کو پھانسی



[illegible]



۴۴

نام کرمان	صیغه مضارع	صیغه ماضی	صیغه مستقبل	صیغه امر	صیغه نکره	صیغه تکرار
اثبات فعل مضارع	میسیر	میسیر	میسیر	میسیر	میسیر	میسیر
دوامی مجهول	شده باشد	شده باشد	شده باشد	شده باشد	شده باشد	شده باشد
نقح فعل مضارع	نمیسیر	نمیسیر	نمیسیر	نمیسیر	نمیسیر	نمیسیر
دوامی معلوم	نمیسیر	نمیسیر	نمیسیر	نمیسیر	نمیسیر	نمیسیر
نقح فعل مضارع	نمیسیر	نمیسیر	نمیسیر	نمیسیر	نمیسیر	نمیسیر
دوامی مجهول	شده باشد	شده باشد	شده باشد	شده باشد	شده باشد	شده باشد
اثبات فعل مضارع	میسیر	میسیر	میسیر	میسیر	میسیر	میسیر
حال معلوم	میسیر	میسیر	میسیر	میسیر	میسیر	میسیر
اثبات فعل مضارع	میسیر	میسیر	میسیر	میسیر	میسیر	میسیر
حال مجهول	میسیر	میسیر	میسیر	میسیر	میسیر	میسیر
نقح فعل مضارع	نمیسیر	نمیسیر	نمیسیر	نمیسیر	نمیسیر	نمیسیر
معرفت	نمیسیر	نمیسیر	نمیسیر	نمیسیر	نمیسیر	نمیسیر
نقح فعل مضارع	نمیسیر	نمیسیر	نمیسیر	نمیسیر	نمیسیر	نمیسیر
مجهول	نمیسیر	نمیسیر	نمیسیر	نمیسیر	نمیسیر	نمیسیر
اثبات فعل مضارع	میسیر	میسیر	میسیر	میسیر	میسیر	میسیر
مستقبل معلوم	خواهد	خواهد	خواهد	خواهد	خواهد	خواهد
اثبات فعل مضارع	میسیر	میسیر	میسیر	میسیر	میسیر	میسیر
مستقبل مجهول	خواهد	خواهد	خواهد	خواهد	خواهد	خواهد
نقح فعل مضارع	نمیسیر	نمیسیر	نمیسیر	نمیسیر	نمیسیر	نمیسیر
معرفت	نمیسیر	نمیسیر	نمیسیر	نمیسیر	نمیسیر	نمیسیر
نقح فعل مضارع	نمیسیر	نمیسیر	نمیسیر	نمیسیر	نمیسیر	نمیسیر
مجهول	نمیسیر	نمیسیر	نمیسیر	نمیسیر	نمیسیر	نمیسیر
فعل امر حاضر						
معرفت						
فعل امر حاضر						
مجهول						

این کتاب در دسترس عموم است و هر کس بخواهد آن را مطالعه کند می تواند از کتابخانه های عمومی یا شخصی استفاده کند. این کتاب به زبان فارسی و در دسترس عموم است.



[illegible]



۴

نام گروان	صیغہ مضارع	صیغہ مضارع	صیغہ مضارع	صیغہ مضارع	صیغہ مضارع
نہی غائب مجہول	باید کہ پسنداید کہ پسند				
استمرارے	شده باشد				
اسم فاعل	چند	چند	چند	چند	چند
اسم مفعول	پسیدہ	پسیدگان			

## گردان فعل متعدی پدین

اشبات فعل ماضی	دید	دیدند	دیدیں	دیدید	دیدیم
مطلق معروف					
اشبات فعل مضارع	دیده شد	دیده شدند	دیده شدیں	دیده شدید	دیده شدیم
مطلق مجہول					
نقیض فعل ماضی	ندید	ندیدند	ندیدیں	ندیدید	ندیدیم
مطلق معروف					
نقیض فعل مضارع	ندیده شد	ندیده شدند	ندیده شدیں	ندیده شدید	ندیده شدیم
مطلق مجہول					
اشبات فعل مضارع	دیده	دیده اند	دیں	دیده اید	دیده ایم
قریب معروف					

نہی غائب مجہول  
استمرارے  
اسم فاعل  
اسم مفعول  
اشبات فعل ماضی  
مطلق معروف  
اشبات فعل مضارع  
مطلق مجہول  
نقیض فعل ماضی  
مطلق معروف  
نقیض فعل مضارع  
مطلق مجہول  
اشبات فعل مضارع  
قریب معروف

۱۰۰ "تھا" ۱۰۱ "دیکھا تھا" ۱۰۲ "تو نے دیکھا تھا" ۱۰۳ "تو نے دیکھا تھا" ۱۰۴ "تو نے دیکھا تھا" ۱۰۵ "تو نے دیکھا تھا" ۱۰۶ "تو نے دیکھا تھا" ۱۰۷ "تو نے دیکھا تھا" ۱۰۸ "تو نے دیکھا تھا" ۱۰۹ "تو نے دیکھا تھا" ۱۱۰ "تو نے دیکھا تھا"



۱۔ "میں نے اپنے خدا سے دعا کی ہے کہ وہ تم کو اپنا خاص بنائے۔"

۲۔ "میں نے اپنے خدا سے دعا کی ہے کہ وہ تم کو اپنا خاص بنائے۔"

۳۔ "میں نے اپنے خدا سے دعا کی ہے کہ وہ تم کو اپنا خاص بنائے۔"

۴۔ "میں نے اپنے خدا سے دعا کی ہے کہ وہ تم کو اپنا خاص بنائے۔"

۵۔ "میں نے اپنے خدا سے دعا کی ہے کہ وہ تم کو اپنا خاص بنائے۔"

۶۔ "میں نے اپنے خدا سے دعا کی ہے کہ وہ تم کو اپنا خاص بنائے۔"

۷۔ "میں نے اپنے خدا سے دعا کی ہے کہ وہ تم کو اپنا خاص بنائے۔"

۸۔ "میں نے اپنے خدا سے دعا کی ہے کہ وہ تم کو اپنا خاص بنائے۔"

۹۔ "میں نے اپنے خدا سے دعا کی ہے کہ وہ تم کو اپنا خاص بنائے۔"

۱۰۔ "میں نے اپنے خدا سے دعا کی ہے کہ وہ تم کو اپنا خاص بنائے۔"

[illegible]



نامزدان	نامزدان	نامزدان	نامزدان	نامزدان	نامزدان	نامزدان
نقنی فعل حال مجهول	نمید	نمید	نمید	نمید	نمید	نمید
اشیات فعل مستقبل معروض	خواهد دید	خواهند دید	خواهی دید	خواهید دید	خواهم دید	خواهید دید
اشیات فعل مستقبل مجهول	دید خواهد شد	دید خواهند شد	دید خواهی شد	دید خواهید شد	دید خواهم شد	دید خواهید شد
نقنی فعل مستقبل معروض	نخواهد دید	نخواهند دید	نخواهی دید	نخواهید دید	نخواهم دید	نخواهید دید
نقنی فعل مستقبل مجهول	نمید خواهد شد	نمید خواهند شد	نمید خواهی شد	نمید خواهید شد	نمید خواهم شد	نمید خواهید شد
فعل امر حاضر معروض			بین	بینید		
فعل امر حاضر مجهول			دین شو	دین شوید		
فعل امر غائب معروض	باید که بیند	باید که بینید			باید که بینم	باید که بینید
فعل امر غائب مجهول	باید که دیده شود	باید که دیده شوید			باید که دیده شوم	باید که دیده شوید
فعل نهی حاضر معروض			مبین	مبینید		

نقنی فعل  
حال مجهول  
اشیات فعل  
مستقبل معروض  
اشیات فعل  
مستقبل مجهول  
نقنی فعل  
مستقبل معروض  
نقنی فعل  
مستقبل مجهول  
فعل امر حاضر معروض  
فعل امر حاضر مجهول  
فعل امر غائب معروض  
فعل امر غائب مجهول  
فعل نهی حاضر معروض

نہی حاضر معلوم ہوتا ہے کہ یہ فعل  
نہی حاضر معلوم ہوتا ہے کہ یہ فعل  
نہی حاضر معلوم ہوتا ہے کہ یہ فعل  
نہی حاضر معلوم ہوتا ہے کہ یہ فعل  
نہی حاضر معلوم ہوتا ہے کہ یہ فعل  
نہی حاضر معلوم ہوتا ہے کہ یہ فعل  
نہی حاضر معلوم ہوتا ہے کہ یہ فعل  
نہی حاضر معلوم ہوتا ہے کہ یہ فعل  
نہی حاضر معلوم ہوتا ہے کہ یہ فعل  
نہی حاضر معلوم ہوتا ہے کہ یہ فعل

نام کر دان	صیغہ واحد حاضر	صیغہ جمع حاضر	صیغہ واحد ماضی	صیغہ جمع ماضی	صیغہ واحد مستقبل	صیغہ جمع مستقبل
فعل نہی حاضر معلوم ہوتا ہے کہ یہ فعل			دیده شو	دیده شوید		
فعل نہی غائب معلوم ہوتا ہے کہ یہ فعل	باید کہ نہ بیند	باید کہ نہ بینند		باید کہ نہ بینم	باید کہ نہ بینیں	
فعل نہی محمول معلوم ہوتا ہے کہ یہ فعل	باید کہ نہ دیکھو	باید کہ نہ دیکھیں		باید کہ نہ دیکھ	باید کہ نہ دیکھیں	
فعل امر حاضر معلوم ہوتا ہے کہ یہ فعل			دیده میشو	دیده میشوید		
معرف اسم امر حاضر معلوم ہوتا ہے کہ یہ فعل			میدیدہ باش	میدیدہ باشید		
فعل امر حاضر معلوم ہوتا ہے کہ یہ فعل			دیده شد	دیده شدید		
مجهول اسم امر حاضر معلوم ہوتا ہے کہ یہ فعل			میدید	میدیدید		
فعل امر غائب معلوم ہوتا ہے کہ یہ فعل	باید کہ میدید	باید کہ میدیدند		باید کہ میدیدم	باید کہ میدیدیں	
معرف اسم امر غائب معلوم ہوتا ہے کہ یہ فعل	باید	باید		باید	باید	
فعل امر غائب معلوم ہوتا ہے کہ یہ فعل	باید کہ دید	باید کہ دیدند		باید کہ دیدم	باید کہ دیدیں	
مجهول اسم امر غائب معلوم ہوتا ہے کہ یہ فعل	میدید	میدیدند		میدیدم	میدیدیں	
	شد	شد		شد	شد	
فعل نہی حاضر معلوم ہوتا ہے کہ یہ فعل			دیده میشو	دیده میشوید		
استمراری			دیده میشو	دیده میشوید		
فعل نہی حاضر معلوم ہوتا ہے کہ یہ فعل			دیده میشو	دیده میشوید		
استمراری			دیده میشو	دیده میشوید		



۵۵ کی گنجی ۵۵ کی گنجی ۵۵ کی گنجی ۵۵ کی گنجی ۵۵ کی گنجی

## بیان حروف

حرف اوس کلمہ کو کہتے ہیں کہ جسکے معنی مستقل نہوں یعنی بلا ملائے خود کلمے کے معنی اوسکے مفہوم نہوں اور نہ اوس میں زمانہ پایا جاوے جیسے انا اور تا کیونکہ معنی اپنے بغیر ملنے کسی اور ہم یا فعل کے اچھی طرح نہیں سمجھے جلتے چنانچہ اس مثال میں کہ (اگر کہ تا ادا اور فتم) معنی لفظ انا کہ مشعر ابتدا کے ہیں اور تا جسکے معنی انتہا کے ہیں بسبب نہ آنے انہم اگر کہ وا لہ آباد اور فعل ز فتم کے اچھی طرح مفہوم نہیں ہوتے ہیں \*

## بیان اوجز فون کا جو ترکیب کلمات میں اعانتہ دیتے ہیں

حروف عاطفہ - حروف عاطفہ اوجز فون کو کہتے ہیں کہ جو درمیان دو کلموں یا دو جملوں کے واقع ہوں اور انکو ایک حکم میں شامل کر دیں اور جو کلمہ اول آوے اوسے معطوف علیہ اور جو کلمہ کہ بعد حروف عاطفہ آوے اوسے معطوف کہتے ہیں اور یہ نو حروف عطف کے کہتے ہیں فارسی میں مروج ہیں واو الف ہا پس پس و پیر و گور و ہم نیز جیسے زید و خالد کہ اس مثال میں جو نسبت آنے کی زید کے ساتھ تھی وہی بسبب حروف عطف کے خالد کے ساتھ مجنسہ منسوب ہو گئی الف عطف جیسے رستا خیز یعنی رست و خیز ہاے عطف



جیسے گفترفت اسی گفترفت پس عاطفہ جیسے زید اکمل پس عمر پس عاطفہ  
 جیسے اوکا خلد اکمل پس بکر مثال ویکر و وکر جیسے زید اکمل ویکر خلد اکمل مثال  
 ہم دینے جیسے ان ہم بدہ و انہم و ان نیز بدہ و ان نیز۔ حرف یا تردید و منافات  
 کے لیے آتا ہے یعنی جن دو کلموں کے درمیان یہ حرف آتا ہے اور ان میں سے  
 ایک کلمہ مراد ہوتا ہے اور دوسرے کی نفی مقصود ہوتی ہے جیسے قرآن مجید  
 یا قیمت ان پس ظاہر کہ طالب ایک شیو طلب کرتا ہے دو تون چیزیں طلب نہیں کرتا  
 یعنی اگر چیز مانگتا ہے تو قیمت سے انکار کرتا ہے مثلاً اگر قیمت مانگتا ہے تو شیو سے انکار  
 کرتا ہے۔ حرف بل اور بلکہ اضرب اور ترقی کے لیے آتا ہے معنی اضرب کے  
 اصطلاح میں یہ ہیں کہ ایک حکم سے اعراض کر کے دوسرے حکم کی طرف انتقال  
 کرنا مثال ضرب جیسے مصرع نظامی ۱۰ ضمیر نہ زن بلکہ التمس انت مثال ترقی  
 جیسے پاسے از شب گذشتہ باشد بلکہ نصف شب گذشتہ باشد پس ظاہر ہے کہ گذرنا  
 نصف شب کا نسبت ایک پر رات کے بدجہا ترقی لکھتا ہے \*  
 اور قاعدہ واسطے دریافت کرنے اس امر کے کہ بل اس جگہ اضرب کے لیے آیا ہے  
 یا ترقی کے لیے یہ ہے کہ جب حکم معطوف اور معطوف علیہ میں تناقض و منافات ہوتی ہے  
 وہاں فائدہ ضرب کا دیتا ہے جیسا کہ مثال اول سے واضح ہے اور جہاں دونوں کلموں میں  
 تناقض نہیں ہوتا بلکہ توافق ممکن ہے تو وہاں فائدہ ترقی کا دیتا ہے جیسا کہ مثال دوم سے روشن ہے  
 حرف گر اگر ار ہر گاہ ہر گہ چون چون جملہ میں شرط کے لیے آتے ہیں

نہایت درست

اور منجملہ ان کے اگر گرا در واسطے شرط امر یقینی کے آتے ہیں اور چون چو ہر گاہ واسطے امر یقینی کے آتے ہیں (مثلاً اگر زید سیارہ میں کارکنیم) چون آفتاب را یک روز شود پس مثال اول میں آنا زید کا امر یقینی نہیں ہے اور مثال دوم آفتاب کے تیز ہونے پر ہے۔ عین منجملہ آفتاب کا امر یقینی ہی حرف الاول واسطے دور کرنے شرط کے آتا ہے اور اگرچہ اور اگرچہ و اگرچہ واسطے مخالفت اور تضاد ہوئے ہیں مگر کے آتے ہیں بحرف چہ کہ زیر کہ زیر چہ چرکہ ازین ممر ازین سبب بنا بر کمذا تا واسطے بیان علت کے آتے ہیں مگر ان حروف میں سے سوائے تہ کے قبل از جملوں علت معلول کے آتا ہے سب در میان ج و جملوں کے آیا کرتے ہیں جن میں سے ایک جملہ معلول ہوتا ہے اور دوسرے علت جو جملہ کہ قبل از پنج حروف اول کے آتا ہے اسے معلول کہتے ہیں اور جو جملہ کہ بعد اس کے آتا ہے اسے علت کہتے ہیں چنانچہ ان مثالوں سے واضح ہے۔

ان مثالوں میں جملہ نمبر اول معلول ہے اور جملہ نمبر دوم علت ہے۔

انسانجا واپس آئد م	چہ خوف وزدان بود
ایضاً	یا کہ
ایضاً	زیر کہ
ایضاً	زیر اچہ
ایضاً	چر کہ





اس فقرہ میں پادشاہ کی تشریف آوری کے بیان سے شبہ نہ ہوتا تھا کہ وزیر بھی اس کا ضرور ہمراہ ہوگا لیکن جب لفظ وے کے ساتھ فقرہ ثانی ہمارا ہو دبیان کرو یا تو وہ شبہ از خود رفع ہو گیا۔ اسی یا ایا الف یہ حروف ہین پہلے تین حروف تو اسم کے اول لگانے جاتے ہیں لیکن الف اسم کے آخر لگایا جاتا ہے اور جس اسم پر کہ یہ حروف نڈا لکرتے ہیں اسے منادی ہین جیسے امزید یا خدا ایا قوم رابعہ کہ کیت جیت چرا کجا کی جون جگونہ کو کدام یہ حروف وسط ہتھام کے آتے ہیں جیسے فلان چہ درانت کہ گرد پدرت کیت در دست تو چیت دشنام چر اودی کجا فہ بودی تاکہ خواہی آمد حالش جگونہ ست عہد حالی کو از کدام قتلہ ہستی چہ ہچنان ہچنین چنانچہ مثل ہچو مانند پذیرسی کو یا کوئی وار آسان کردار نہ وغیرہ انکو حروف تشبیہ کہتے ہیں اور تشبیہ کے معنی مشابہ کرنا ایک چیز کا دوسری چیز کے ساتھ۔ جس چیز کے ساتھ تشبیہ دین اسے مشبہ کہتے ہیں اور جسے مشابہ کو کہتے ہیں اسے مشبہ کہتے ہیں جیسے حد مثل آفتاب ہمالیہ مثل ظلمت غاہر ہی کہ ان مثالوں میں علم و آفتاب کے ساتھ اور ہمالیہ کو تاریکی کے ساتھ تشبیہ دی ہے تو علم اور جاں مشبہ ہیں اور آفتاب اور تاریکی مشبہ ہیں ایا اور شاید بود یہ حروف کے ہیں جیسے شاید کہ لنگ تھتہ باشد یا اور فون اور صرف ہ یہ حروف

اس فقرہ میں پادشاہ کی تشریف آوری کے بیان سے شبہ نہ ہوتا تھا کہ وزیر بھی اس کا ضرور ہمراہ ہوگا لیکن جب لفظ وے کے ساتھ فقرہ ثانی ہمارا ہو دبیان کرو یا تو وہ شبہ از خود رفع ہو گیا۔ اسی یا ایا الف یہ حروف ہین پہلے تین حروف تو اسم کے اول لگانے جاتے ہیں لیکن الف اسم کے آخر لگایا جاتا ہے اور جس اسم پر کہ یہ حروف نڈا لکرتے ہیں اسے منادی ہین جیسے امزید یا خدا ایا قوم رابعہ کہ کیت جیت چرا کجا کی جون جگونہ کو کدام یہ حروف وسط ہتھام کے آتے ہیں جیسے فلان چہ درانت کہ گرد پدرت کیت در دست تو چیت دشنام چر اودی کجا فہ بودی تاکہ خواہی آمد حالش جگونہ ست عہد حالی کو از کدام قتلہ ہستی چہ ہچنان ہچنین چنانچہ مثل ہچو مانند پذیرسی کو یا کوئی وار آسان کردار نہ وغیرہ انکو حروف تشبیہ کہتے ہیں اور تشبیہ کے معنی مشابہ کرنا ایک چیز کا دوسری چیز کے ساتھ۔ جس چیز کے ساتھ تشبیہ دین اسے مشبہ کہتے ہیں اور جسے مشابہ کو کہتے ہیں اسے مشبہ کہتے ہیں جیسے حد مثل آفتاب ہمالیہ مثل ظلمت غاہر ہی کہ ان مثالوں میں علم و آفتاب کے ساتھ اور ہمالیہ کو تاریکی کے ساتھ تشبیہ دی ہے تو علم اور جاں مشبہ ہیں اور آفتاب اور تاریکی مشبہ ہیں ایا اور شاید بود یہ حروف کے ہیں جیسے شاید کہ لنگ تھتہ باشد یا اور فون اور صرف ہ یہ حروف



کتابخانه عمومی  
ادب و ادبیات  
ادبیات و ادبیات

## تیسرا باب نحو فارسی کے نمونے

جن قواعد کے جاننے سے ترتیب کلمات ترکیب مفردات و مرکبات کی حقیقت تمام و کمال معلوم ہو سکے اور قواعد کو قواعد نحو اور اوزان و قوافی کے جاننے کو علم نحو کہتے ہیں اور غرض اصلی علم نحو سے یہ ہے کہ کلمات کی ترتیب اور ترکیب میں خطائے واقع ہو اور ہر کلمہ اپنے موقع پر استعمال کیا جائے تاکہ سننے والے کو اس کے سمجھنے میں تردد نہ رہے اور سہولت کہنے والے کے کو دریافت کر سکے۔

واضح ہو کہ لفظ اس آواز کو کہتے ہیں جو آدمی کے منہ سے نکلے خواہ وہ بے معنی ہو اور معانی دار کو موضوع کہتے ہیں اور بمعنی کو مہمل اور اگر لفظ موضوع بمعنی بمعنی کے معنی بھی مفرد ہوں تو اس سے کلمہ کہتے ہیں اور یہی کلمہ موضوع علم ہے۔ اور اگر لفظ واحد کے کئی معنی ہوں اور ہر ایک معانی کے لیے اسے وضع نے بنایا ہو تو اس سے لفظ مشترک کہتے ہیں جیسے باب جسکے معنی بچل، بچھ، دخل کے ہیں۔ اور اگر ایک معنی کے لیے وضع نے اسے بنایا ہو تو اسے معنی غیر وضعی پر لالت کرتا ہو تو دیکھینگے کہ یہ لالت اس کی بلحاظ نقل عوام کے تو اسے متفقہ عرفی کہینگے جیسے آب کہ اصل میں ہر ایک جانور کو کہتے ہیں جو پانی چلے لیکن اب بچھہ و ٹھانیو لے جانور کو کہتے ہیں اور جو لالت اس کی بہت وضع



ہوگی تو اس سے منقول شرعی کہیں گے جیسے صلوات کہ وضع فرماؤ گے واسطے معنی دیا  
وراحت کے وضع کیا ہے لیکن شرع میں اس کے معنی ارکان مخصوصہ یعنی نماز کے  
ہیں اور جودالات اور سبکی باعتبار جماعت مخصوصہ ہوگی تو اس سے اصطلاحی کہیں گے۔  
جیسے الفاظ اصطلاح عامہ عرض و نحو وغیرہ اور جودالات اس لفظ کی معنی ثانی پر جو کسی  
مشابہت یا مناسبت سے ہوگی تو اس کے معنی اول کو حقیقی اور دوم کو مجازی کہیں گے  
جیسے شیر باعتبار شجاعت کسی و شجاع کو کہیں اور اگر ایک معنی کے لئے کئی لفظ موضوع  
ہوں تو ان کو مرادف کہتے ہیں۔

اور کلمہ کی تین قسمیں ہیں اسم فعل حرف پس باعتبار نحو کے اسم کی تعریف  
یہ ہے کہ جو کلمہ صلاحیت سند الیہ اور سند ہو سکی کہتا ہوا اور اپنے معنی مستقل  
کرتا ہوا اور کوئی زمانہ نہ پایا جاوے جیسے ید اور فعل اسے کہتے ہیں جو معنی  
دالات کرے اور کوئی زمانہ اور نہ ثلاثہ سے اس میں پایا جاوے اور صلاحیت سند  
ہو سکی کہتا ہو جیسے زور اور حرف اسے کہتے ہیں جو صلاحیت سند الیہ اور سند ہو سکی  
مطلق بلا پیشہ دوسرے کلمہ کے نہ کہے اور نہ کوئی زمانہ اور میں پایا جاوے جیسے آؤ  
موضوع علم نحو کا کلام ہی اور کلام اسے کہتے ہیں کہ جس میں دو کلمہ کم سے کم پائے  
جاوے اور اس کی بھی دو قسمیں ہیں ایک مفید اور ایک غیر مفید اور کلام یا جملہ مفید اسے  
کہتے ہیں کہ جس کے کلموں میں اسناد پائی جاوے اور اسناد اس نسبت ہرگز کو  
کہتے ہیں کہ جس کے ہونے مضمون اور نہ کلموں کا ایسا ہو جائے کہ سامع کو پورا مطلب

بنا کر دے اور اس سے مرادف کہتے ہیں  
بنا کر دے اور اس سے مرادف کہتے ہیں  
بنا کر دے اور اس سے مرادف کہتے ہیں  
بنا کر دے اور اس سے مرادف کہتے ہیں  
بنا کر دے اور اس سے مرادف کہتے ہیں  
بنا کر دے اور اس سے مرادف کہتے ہیں  
بنا کر دے اور اس سے مرادف کہتے ہیں  
بنا کر دے اور اس سے مرادف کہتے ہیں  
بنا کر دے اور اس سے مرادف کہتے ہیں  
بنا کر دے اور اس سے مرادف کہتے ہیں



اوسکا سمجھ میں آجائے اور ضرورت ہنسفا کسی اور امر کی اوسکے معنی سمجھنے میں  
باقی رہے اور اوسکی دو قسمیں ہیں ایک جملہ بسیطہ دوم جملہ مرکب جملہ بسیطہ اوسے کہتے  
ہیں کہ جس میں صرف ایک لفظ جمع اسناد پاسے جائیں اور جملہ مرکب اوسے کہتے ہیں کہ جو  
کئی جملوں بسیطہ سے بنا ہو اور علیٰ ہذا کلام غیر مفید کی بھی دو قسمیں ہیں ایک کلام غیر مفید  
بسیطہ دوم کلام غیر مفید مرکب بسیطہ اوسے کہتے ہیں کہ جو دو کلموں سے بلا اسناد  
کے بنا ہو اور کلام غیر مفید مرکب اوسے کہتے ہیں جو کئی کلام غیر مفید بسیطہ سے  
ہو ہو اور کلام مفید ہی کو جملہ کہتے ہیں اور کلام غیر مفید کو مرکب ناقص کہتے ہیں۔  
اور کلام مفید بسیطہ کی دو قسمیں ہیں ایک جملہ ہمیدہ دوم جملہ فعلیہ کس لیے کہ اسناد  
یا دو اسموں میں ہو اگر تہی یا ایک اسم اور ایک فعل میں مگر اسم و حرف فعل و حرف  
یا حرف و حرف میں نہیں ہوا کرتی۔ اور کلام غیر مفید بالعموم جملہ نہیں ہوتا ہمیشہ  
جزو جملہ مثل کلمہ کے ہوا کرتا ہے۔ اور فائدہ مرکب ناقص کا تعریف تخصیص و توضیح  
ہی۔ اور کلام غیر مفید کی بہت قسمیں ہیں ایک اون میں سے کہ اضافی ہے چنانچہ  
اصطلاح نحو یوں میں اضافت ایک اسم کو دوسرے اسم کی طرف بروجہ تفعیلہ منسوب  
کرے کہ کہتے ہیں +

اضافت کی قسمیں ہیں۔ تمثیلی یہ اضافت ہلک ہلک کی طرف جیسے  
ہسپ زید یہ اضافت بمعنی لام کے ہے۔ تخصیصی یہ اضافت شخص کی جانب  
مختص ہے جیسے ائینہ نعل رنگ شتر پست نار اور اضافت سبب کی سبب کی

طرف جیسے کشہ تنم اور اضافہ سبب کی طرف سبب کے جیسے تیغ تھم  
 یہ بھی اصل اضافہ تخصیصی اور معنی لاء کے اسمین بھی پائے جاتے ہیں  
 اور ابو علی سینا یعنی بوعلی بن سینا بھی اسی قسم کی اضافہ ہے۔ توضیحی یہ اضافہ  
 موضع کی جانب موضع ہے جیسے شہر لبرہ خطہ بخارا باد شمال روز و شب  
 اور اسکو اضافہ عام بسوی خاص بھی کہتے ہیں +  
 بیانی یا تبیینی جسمین حقیقت اور اداہ مضاف معلوم ہووے جیسے  
 دیوار گل خاتم طلا جامہ دیا یہ اضافہ معنی از کے ہے۔ تشبیہی یا مجازی  
 یہ اضافہ مشبہ بہ کی ہے جانب مشبہ کے جیسے دشن نفس زال دنیا بہا رجا  
 زکس حشم۔ توصیفی یہ اضافہ موصوف کی ہے جانب صفت کے جیسے  
 شمشیر نیر اس پر کبود مرد شجاع +  
 مجازی یا استعارہ۔ اس اضافہ میں اثبات مضاف کا نسبت مضاف الیہ  
 بطور فرضی ہوا کرتا ہے جیسے سر ہوش قدم فکر +  
 ظرفی۔ اس اضافہ میں منظور مضاف ہوتا ہے اور ظرف مضاف الیہ  
 یا بالعکس جیسے آب یا باد صحر شیشہ گلاب صندوق کتاب +  
 اقترانی بعضہ اسے اضافہ مادی ملا بہت بھی کہتے ہیں اس اضافہ  
 میں مضاف مضاف الیہ کے معنی کے ساتھ اقتران معنوی کہتا ہے جیسے نا عینیت  
 یعنی نامہ کہ مقرون بغایت دست ادب یعنی دست کہ مقرون بادبست +

کے ساتھ ملا کر اضافہ کی شکل میں



اضافات با دنی ملا بست یعنی ایک اسم کو دوسرے اسم کے ساتھ تھوڑی سی مناسبت سے منسوب کرنا جیسے ایران اور توران شاما ہر جی کہ مستحکم اور مخا<sup>ط</sup> دونوں شخص ایران اور توران کے محکومین رہتے ہوئے لیکن مجازاً سب ملک پر اپنی سکونت کا اطلاق کیا۔ اور مضاف فارسی میں کسور آتا ہے اور مضاف الیہ پر مقدم ہوتا ہے۔ اور واضح ہو کہ جن کلمات کے آخر الف یا واو آتا ہے اور سکے آخر واسطے اظہار کسرۃ مضاف کے یاے تحتانی زائدہ کسورہ لگاتے ہیں جیسے دانائے فرکار دیباے لطیف اور جن کلمات کے آخر یاء مختفی ہو جاتی ہے اور کسورہ کے ساتھ بدل دیتے ہیں جیسے خوشہ انگور بادۃ صاف۔ جب کہ مضاف الیہ کو مضاف سے مقدم لاتے ہیں تو کسرۃ مضافیت حذف ہو جاتا ہے اور اسکو مضاف مقلوب کہتے ہیں جیسے اورنگ زیب یعنی زیب اورنگ۔ سجاد پسر یعنی پسر سجاد اور علی ہذا سیکر و جہان بادشاہ گلاب گردون آفتاب اور چند مقام پر اگرچہ مضاف مضاف الیہ سے مقدم آتا ہے لیکن سبب کثرت استعمال یا ضرورت شعری یا غلبہ ہمیت کے کسرۃ جو علامت مضافیت ہے محذوف ہوتا ہے اور ایسے محذوف کسر کو فک مضاف کہتے ہیں اور وہ الفاظ یہ ہیں سر صاحب قابل دشمن عاشق پسر مالک بن اور اگر کسرۃ الفاظ کہ خنکے آخر بعد حرف مدہ نون آئے۔ اور وہ الفاظ کہ خنکے آخر یاء مختفی ہو جیسے سرخیل سرگرد صاحب غمض صاحب دل قابل ثنا دشمن جایا عاشق خنک



## طہوری

درین سخن کسٹ عاشق سخن  
کہ عشق تو زرد باشی من  
(ترجمہ) میں نے کس کو کس طرح کسٹ  
کہ سب کو میرے عشق سے تافتہ محبت ہو

درینہ محمدی کہ درخشاں  
ما را را درست اگر سر ہمست  
(ترجمہ) درینہ محمدی کہ درخشاں  
اگرچہ تیرا دل بھالی جو تیرا ہمچنان بھالی ہے

جلد بدین اور پی در عشق شد  
کوست خلیفہ ہلیو وار کسٹ  
(ترجمہ) جلد بدین اور پی در عشق شد  
کیونکہ وہ پادشاہ پرستان ملک ہاں ہے

خدا و عرشہ اقدس شاہ بن تغلق  
اگرچہ تیرا دل بھالی جو تیرا ہمچنان بھالی ہے  
(ترجمہ) خدا و عرشہ اقدس شاہ بن تغلق  
اگرچہ تیرا دل بھالی جو تیرا ہمچنان بھالی ہے

ضمیر من میرا پیر حیران  
زمان من شاہنشاہی امین  
(ترجمہ) ضمیر من میرا پیر حیران  
اور زمان من شاہنشاہی امین

## مولوی وم

گر خدا خواہد کہ یہ کس و کس  
میلش اندر طاعتہ تہیکان  
(ترجمہ) اگر خدا خواہد کہ یہ کس و کس  
میلش اندر طاعتہ تہیکان

اور لفظ اول لبس محل میں قطع الاضافت آتا ہے جیسے نظامی فرماتے ہیں  
جو اول شب گنگ خواب آورم اور لفظ نیم بالعموم سبب علامت اضافت  
یعنی کسرہ استعمال کیا جاتا ہے جیسے میروز نیمشب اور لفظ پس اور ولی بھی

کبھی محذوف کسرۃ اضافت متصل ہوتے ہیں جیسے پس فردا پس ماندہ پس سحر  
پس لنگاہ ولیعہد ولی نعمت اور بھی بہت مضاف اور مضاف الیہ ہیں کہ جن میں  
کسرۃ علامت اضافت محذوف ہوتا ہے جیسے مرغابی گلزار بیتا سحر اجاگر  
تبرزین قائم مقام اور جب کوئی اسم ضمیر متصل کی طرف مضاف ہووے  
جیسے غلام غلامت غلامش گل شان ایسی صورتوں میں ہمیشہ فک  
اضافت کرنا لازم ہے۔ اور جو اسم کہ ایسے اسم کی طرف مضاف ہوں کہ جنکے  
قابل الف محدودہ مثل آب یا مقصودہ مثل آریز آتا ہو وہاں بھی فک اضافت  
عموماً اجازت ہے جیسے سلاب اور بنام آریز نظامی سے جو آریز میں نعمتی درختوں کا  
پاس آریز دم چون بنایا نہ ہو وہ اور جب کبھی حرف را با میں مضاف الیہ مقدم  
مضاف کے آجاتا ہو وہاں بھی حذف کسرۃ اجازت ہے جیسے غریب ہوئے ننگ کا  
شکیب۔ یعنی ربوہ شکیب نوشتگان۔ ع کسان آریز آریز ناوک اندر خیر۔ یعنی  
ناوک آن کسان در خیر زرت۔ اور کبھی اضافت مستوی میں یعنی جبکہ مضاف مقدم  
مضاف الیہ پر ہاں بھی حرف آریز در میان آجاتا ہے تو کسرۃ اضافت محذوف ہوتا ہے  
جیسے انگشتری لڑلا یعنی انگشتری طلا اور بعض اوقات بلا اضافت کے بھی کسرۃ  
رائد لے آتے ہیں جیسے ظہوی سے بزیر قصر قد رشن تہا شاہ سر ریش  
عقل دست بالا اور جب کئی اسم بوسطہ حرف عطف کے ایک مضاف الیہ طیر  
مضاف ہوں تو ان میں سے پچھلا اسم جو مضاف الیہ سے متصل ہے کسور ہوگا اور

اس میں اضافت محذوف ہے  
جیسے غلام غلامت غلامش  
گل شان ایسی صورتوں میں  
ہمیشہ فک اضافت کرنا لازم  
ہے۔ اور جو اسم کہ ایسے اسم  
کی طرف مضاف ہوں کہ جنکے  
قابل الف محدودہ مثل آب یا  
مقصودہ مثل آریز آتا ہو  
وہاں بھی فک اضافت  
عموماً اجازت ہے



باقی سب کے آخر ضمیم ہوگا جیسے شتر و سب پیل نیکلے علیٰ ہذا القیاس جب کہئی اسم  
بواسطہ حرف عطف کے ایک اسم کی طرف مضاف الیہ ہوں تو مضاف الیہ کے آخر ضمیم ہوگا  
لیکن پچھلا مضاف الیہ ساکن الاخر ہوگا جیسے اجتماع ماہ و مہر و شتری اور اگر گنتی ہوں  
تو آئی اضافت ہو یعنی پہلا اسم دوسرے اسم کی طرف اور دوسرے اسم کی طرف تفسیر  
چوبیس کی طرف مضاف ہو اور علیٰ ہذا تو اسی صورت میں آخر کا مضاف تفسیر ہوتا  
ہوگا اور باقی سب مضاف الیہ ہوں کے آخر کسرہ ہوگا جیسے شترہ عدل نائبہ

بادشاہ روم ایک ان میں سے مرکب تو صیفی ہے

### بیان ترکیب تو صیفی

جب ایک اسم دوسرے اسم کے صفت کو بیان کرے خواہ وہ وصف اچھا ہو یا  
تو جس اسم کا وصف بیان ہوتا ہی اسے موصوف اور جو اسم وصف بیان کرتا  
اسے صفت کہتے ہیں جیسے مرد شجاع اسمیں مرد موصوف ہی اور شجاع صفت  
عموماً اسماء صفت فارسی میں ان اسماء کے بعد آتے ہیں کہ جنکی صفت  
بیان کرنی منظور ہوتی ہے اور ان اسماء موصوف کو کسر اضافت دیتے ہیں  
جیسے مرد نیک مردان نیک اور اسم صفت کے بعد بجا فاعل مرتبہ ہی معنی صنفی  
تین درجے ہوتے ہیں ایک درجہ اولیٰ جیسے شیرین دوم درجہ اولیٰ و دوم  
درجہ اولیٰ کسی قدر زیادہ فائدہ و صفت کا دیتا ہو جیسے شیرین تر سوم درجہ اولیٰ  
جو سب سے زیادہ معنی و صفت کا فائدہ دیتا ہو جیسے شیرین ترین جسکو



میں افضل تفضیل کہتے ہیں جیسے حسن سے احسن۔ حسب طرح الفاظ فارسی میں جو  
 مدارج تفضیل لگائے جاتے ہیں اسی طرح الفاظ عربی میں بھی بطریق فارسی  
 حروف مدارج تفضیل لگادیتے ہیں جیسے غنی سے غنی تر غنی ترین اور سوائے  
 اس طریقہ ایک اور بھی طریقہ پیدا کرنے کے معانی صیغہ تفضیل کا ہے جیسے این بزرگ  
 اور لفظ یہ یا خوب یا خراب یا بد وغیرہ فارسی ولے قبل لفظ از کے لے آتے  
 ہیں جیسا مثال مذکور سے واضح ہے اسی طرح زید خراب از عمر ست و عمر خوب  
 از خالد ست اور کبھی ان الفاظ ذیل سے بھی تفضیل کا فائدہ حاصل ہوتا ہے  
 خیلے بسیار نیک جیسے (زید خوبست زید بسیار خوبست) (زید بدست۔ زید  
 نیک بدست) (زید خوبست۔ زید خیلے خوبست) اور جیسے کہ ایک اہم صفت  
 بطور صفت کے آتا ہے اسی طرح بعض بعض مرکب غیر مفید بھی جو دو اہم  
 مرکب ہوں بجاے صفت کے مستعمل ہوتے ہیں جیسے شانہ زوہ پر خیار  
 ماہر و سمن بر شکر کب شیر دل اور اسی طرح وہ مرکب کہ جو ایک اسم اور ایک  
 صفت سے ترکیب پاویں وہ بھی بطور صفت لائے جاتے ہیں جیسے خوش آواز  
 خوشخوی نیکام بدنہاد اور علی ہذا جملہ مرکب غیر مفید جو فائدہ فاعلیت یا مفعولیت  
 دیتے ہیں بطور صفت لائے جاتے ہیں جیسے گلشن جہان را روح آواز  
 جان نرسا سرفراز ظلمت و راحت بخش کامیاب اور اسی طرح سے وہ مرکب  
 غیر مفید جو اسم اور حرف یا فعل اور حرف سے ترکیب پاتے ہیں فائدہ صفت کا

بہشتے ہیں جیسے کم عقل ہنجانہ زربین دہلوی ہفتم سالانہ دانا بنیا وادی  
کشتی ہما آسا ماہ فش دانشور گنجور خوابناک۔ اور جب موصوف صفت  
پہلے آتا ہے تو اسے صفت مستوی کہتے ہیں اور ایسی صورت میں جب چند  
صفتیں ایک موصوف کے لئے لائی جاتی ہیں تو پچھلی صفت موقوف الآخر  
ہوتی ہے اور باقی مضموم الآخر ہوتی ہیں اور جب صفت موصوف سے مقدم  
آتی ہے تو جیسے اضافت مقلوب میں کسرۃ اضافت ڈور ہو جاتا ہے ای طرح یہاں  
بھی کسرۃ موصوف جنم ہو جاتا ہے جیسے دانشمند وزیر ایک انہیں کے کہ جائیداد

### بیان ترکیب حالت

جو اسم کہ کیفیت یا حالت یا وضع فاعل یا مفعول کی بیان کرے اسے  
حال اور جسکی حالت بیان کیجے۔ نے اسے ذوالحال کہتے ہیں جیسے زید  
خندان دیم اسمین نے ذوالحال ہے اور خندان ال و ایک انہیں سے ترکیب  
صلہ موصول ہے۔

### بیان ترکیب صلہ موصول

اگرچہ پہلے باب صرف میں اسکا بیان ہو چکا ہے لیکن یہاں بھی نظر توضیح  
مقام لکھا جاتا ہے صلہ وہ جملہ صفت ہے کہ جس سے موصوف کے احوال کی توضیح ہو  
اور اس صوت میں صفت کو صلہ اور موصوف کو موصول کہیں تو سبب اس  
ترکیب صلہ موصول میں ضرور ہے کہ صفت جملہ نام ہو اور اسمین ایک ضمیر موصول کی طرح

تو لفظ خبر



راجع ہو اور اس جملہ کے سر پر کاف بیانیہ یا لفظ پہ کا آوے اور سن کا ک  
کاف صدہ یا کاف سر جملہ کہتے ہیں ۔

اسماے موصولہ واسطے انسان کے یہ ہیں انا لکھ ہر لکھ ہر لکھ  
اور واسطے اور اشیاء غیر ذی روح کے انجہ ہر پنجہ ہر پنجہ اور یا ہر  
آخر اسم نکرہ میں کہ بعد اسکے کاف ہو جیسے کسی کہ شخصیکہ امریکہ خبریکہ واسطے  
صلہ کے آتی ہے اور علیٰ ہذا القیاس اسم نکرہ بعد اسم اشارہ ان کہ بعد اس  
کاف صلا ہو واقع ہووے تو فائدہ موصول کا دیتا ہے جیسے شعر سعدی  
ہر ان کس کہ در بند حرص و فتادہ و ہر خس من نگدانی ببادہ اور جو ضمیر جملہ  
میں موصول کی طرف عائد ہوئی ہے کبھی ضمیر فاعل ہوئی ہے اور کبھی ضمیر مفعول  
اور کبھی مبتدا اور کبھی مضاف الیہ اور ہر ضمیر میں جب موصول کی قائم مقام  
ہو جاتی ہیں تو وہ ضمائر جو از حذف ہو جاتے ہیں اور راعلاست ضما  
اور مفعول موصول کے ساتھ ملحق ہو جاتے ہیں مثال ضمیر فاعل سعدی  
کسی کا تش ظلم زور و جہان بے اور و از اہل عالم فغان (ترکیب)  
کس موصول ہی علامت موصول کاف صلا تش مضاف ظلم مضاف الیہ  
ز و فعل ضمیر فاعل و میں بتدریج طرف اسم موصول کے اور یہی ضمیر فاعل فعل ہے  
مضاف الیہ اپنے مضاف سے ملکر مفعول ہو اور جہان مجبور و جبار و مجبور سے  
متعلق فعل زد کا ہو و فاعل مفعول کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ ہو کہ صلا موصول کا ہو

کاف صدہ یا کاف سر جملہ کہتے ہیں ۔



موصول صمد سے ملکر مبتدا ہوا اور مصرع ثانی اس کی خبر ہو مثال ضمیر صمد کی کہ جو مبتدا محذوف جملہ صمد  
 ہونگے اسم نگار است گنگار است اصل اس کی یہ ہے کہ انگہ و گنگار است یعنی وہ جو محظوم گنگار  
 ان سہم اشارہ موصول کا ف صمد لفظ آن موصول قائم مقام لفظ او مبتدا ہی محذوف  
 جملہ صمد اور گنگار خبر است حرف ابطہ۔ مبتدا خبر کے ساتھ ملکر جملہ اسمیہ ہو کر صمد ہوا  
 موصول کا موصول صمد سے ملکر مبتدا ہوا اور گنگار است اس کی خبر ہو مثال ضمیر  
 کہ جو جملہ صمد میں مضاف الیہ ہے اور محذوف ہے شعر سعدی کسی کہ اقبال شد  
 غلام ہو و میل خاطر لطاعت بلام اصل اس کی یہ ہے کہ کسی کہ اقبال غلام او یا  
 کسی اسم موصول کا ف صمد یا شد فعل ناقص کہ اسم و خبر کو چاہتا ہے۔ اقبال  
 اسم اس کا۔ غلام مضاف و ضمیر اور محذوف مضاف الیہ اجمع جانب کس اور اس ضمیر  
 کو حذف کر کے را علامت اضافت کو سبب فاصلہ کے اس کے موصول کے  
 آخر میں ملحق کیا۔ مضاف مضاف الیہ سے ملکر خبر فعل ناقص کو رکھ کر مفعول ناقص  
 اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ و بقول جملہ اسمیہ ہو کر صمد موصول کا ہوا۔ صمد اپنے  
 موصول سے مبتدا ہوا اور مصرع ثانی اس کی خبر ہو۔ مثال ضمیر صمد کہ جو جملہ صمد  
 مفعول ہے اور محذوف ہے شعر ۱۔ آنکہ فلک بسند عشق نشاندہ خاکدہر  
 دوست ابابالین منجواند اصل اس کی یہ ہے کہ آنکہ فلک اور بسند عشق نشاندہ آن سہم  
 موصول کا ف حرف صمد نشاندہ فعل فلک فاعل او مفعول را علامت مفعول  
 او ضمیر کو جو مفعول ہے حذف کر کے موصول کو قائم مقام اس کے گردانا اور را

۱۔ (ترجمہ) جملہ  
 کہ اقبال غلام ہو گیا  
 ہوتا ہے وہ نام لای  
 جملہ صمد میں مذکور  
 صمد کا ہوا ہے  
 ۲۔ (ترجمہ)  
 جسکو آسان سے  
 (سنا) صمد ایسا  
 عشق کا حاکم کیا  
 صمد وہ دوست کی  
 خاک کو اپنے سر خنیا  
 تھا

گو کہ علامت مفعول کی ہو اسکے آخر میں ملحق کیا ب جار سند مضاف عشق مضاف الیہ  
مضاف مضاف الیہ سے ملکر جار مجرور کا ہوا جار مجرور سے ملکر متعلق فعل کا  
ہوا۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صمد موصول کا  
ہوا۔ موصول صمد سے ملکر مبتدا ہوا اور مصرعہ ثانی اس کی خبر ہو۔

**فائدہ۔** موصول صمد سے ملکر ہمیشہ حکم ایک کلمہ لکھتا ہے اس لیے کبھی  
بتدا ہوتا ہے مثال اس کی اوپر گزری اور کبھی فاعل جیسے آگ کسیکہ دشمن ہنسٹ  
یعنی آیا وہ شخص کہ دشمن میرا ہی اور کبھی مفعول جیسے یافتہ آن را کہ محمی جستم یعنی  
اوس شخص کو میں نے پالیا جسکو میں ڈھونڈ رہا تھا۔ اور کبھی مضاف الیہ جیسے  
یافتہ غلام آنگہ نامش زید است۔ یعنی میں نے اوس شخص کے غلام کو جسکا نام  
زید ہی پالیا۔ اور کبھی خبر جیسے پادشاہ کیست کہ عادت یعنی پادشاہ ہے  
کہ عادل ہی ایک اون میں سے ترکیب بدل مبدل منہ ہی۔

### بیان ترکیب بدل مبدل منہ

اور یہ نام اوس ترکیب کا ہے کہ اول کوئی اسم یا اسماء بطور صفت یا تخریف کے  
بیان کریں اور بعد اوس کے دوسرا اسم کہ جسکا مصادیق وہی ہو جو پہلے اسم کا ہو تو  
اوس پہلے اسم کو مبدل منہ کہتے ہیں اور دوسرا اسم کو بدل جیسے مولانا فخر الدین  
مولانا نظام الدین اسمین مولانا جسکے معنی ہمارے سردار کے ہیں بصورت  
ترکیب اخلاقی مبدل منہ ہی اور فخر الدین اور نظام الدین جو اسم علمین ہیں



بدل ہیں اور ظاہر ہو کہ مولانا کا مصداق اس عبارت میں اوستیات پر ہوتا ہے جس پر فخر الدین یا نظام الدین کا ہوتا ہے اور علیؑ ہذا وہ اس کا جو بطور القاب یا نسبت یا نسبت کے تحریر ہوا کرتے ہیں اور بعد اوند کے نام موصح کا مذکور ہوتا ہے وہ بھی مبدل منہ ہوا کرتے ہیں اور وہ نام بدل ہوتا ہے۔

بدل کی چار قسمیں ہیں۔ ایک بدل کل۔ دوم بدل بعض۔ سوم بدل اشکال۔ چارم بدل غلط۔ بدل کل وہ ہے کہ کل مفہوم مبدل منہ کا مطابق کل مفہوم بدل کے ہو جیسے اورنگ زیب عالمگیر۔ یہاں اورنگ زیب اوستی شخص کی فیات پر صادق آتا ہے جس پر عالمگیر صادق آتا ہے۔ اور بدل بعض وہ ہے کہ مصداق بدل جزو مصداق مبدل منہ پر دلالت کرے جیسے برین شہ باغ میوے اور یہاں باغ مبدل منہ ہے اور میوہ جو جزو مصداق باغ ہے وہ اس کا بدل واقع ہوا ہے۔ اور بدل اشکال وہ ہے کہ بدل مبدل منہ کی کسی شے متعلق کا مصداق ہو جیسے برقی گرفت ملک دولت اور یہاں ملک مبدل منہ ہے اور دولت جو متعلق ملک ہے ملک نے پائی یعنی اوپر کی دولت ہے۔ اور بدل غلط وہ ہے کہ متکلم کوئی اسم بجائے دوسرے اسم کے غلطی سے کہہ جائے جیسے شہد مر مر شہد اس سے معلوم ہوا کہ شہد مبدل منہ ہے اور شہد او کا بدل غلط لیکن اتفاق سے متکلم بجائے شہد سے بقت لسانی سے شہد کہہ گیا تھا اس لیے اس کو بدل غلط کہتے ہیں۔

از انجملہ ترکیب اسمیہ کی ایک ترکیب ہے کہ جو اسم ایسے لفظ کے ساتھ مرکب

کے لفظ مبدل منہ ہوا کرتے ہیں اور وہ نام بدل ہوتا ہے۔ اور بدل بعض وہ ہے کہ مصداق بدل جزو مصداق مبدل منہ پر دلالت کرے جیسے برین شہ باغ میوے اور یہاں باغ مبدل منہ ہے اور میوہ جو جزو مصداق باغ ہے وہ اس کا بدل واقع ہوا ہے۔ اور بدل اشکال وہ ہے کہ بدل مبدل منہ کی کسی شے متعلق کا مصداق ہو جیسے برقی گرفت ملک دولت اور یہاں ملک مبدل منہ ہے اور دولت جو متعلق ملک ہے ملک نے پائی یعنی اوپر کی دولت ہے۔ اور بدل غلط وہ ہے کہ متکلم کوئی اسم بجائے دوسرے اسم کے غلطی سے کہہ جائے جیسے شہد مر مر شہد اس سے معلوم ہوا کہ شہد مبدل منہ ہے اور شہد او کا بدل غلط لیکن اتفاق سے متکلم بجائے شہد سے بقت لسانی سے شہد کہہ گیا تھا اس لیے اس کو بدل غلط کہتے ہیں۔



کہ جو ہم معنی لفظ رنگ ہو جیسے سبز رنگ گل رنگ گلگون لالہ لالہ زعفران سیرہ سیرہ کھنجر  
 از انجملہ ایک مرکب تمیزی ہی۔ مرکب تمیزی اوسے کہتے ہیں کہ جو دو اسم  
 جامد سے مرکب ہو اور ایک اسم جامد دوسرے اسم جامد کے ابہام و شک کو رفع  
 کرے اور یہ ابہام مشترک اعداد وکیل یعنی سیما یا اور مقدار میں ہوتا ہے جیسے دو  
 درہم سے آپ چار کس یک من شہد نیم تولہ فقرہ سے در حد کجواب دو سیما یا  
 یکت چھ دفع ان مثالوں میں ہم دو و سہ و چار و یک من وغیرہ اسم مشترک  
 ہیں اور درہم اور آپ اور کس اور شہد وغیرہ ان کی تمیز ہیں +  
 از انجملہ ایک وہ مرکب ہی جو اسم اشارہ اور اسم اشارہ کیہ سے ترکیب پاوے  
 جیسے این جہان اور آتر بان +

از انجملہ ایک وہ ترکیب اسم جامد ہی جو اوسی اسم کی تکرار سے حاصل ہو اور فائدہ  
 کثرت کا دے جیسے کوہ کوہ ہامون ہامون دریا دریا صحرا صحرا۔ یا وہی  
 اسم جامد کسی اسم عدد سے ترکیب پا کر معنی کثرت دے جیسے یکسریک عالم  
 یا کسی اور اسم سے مثل کل یا تمام وغیرہ کے ترکیب پا کر فائدہ تاکید و حصر وغیرہ کا  
 دے جیسے تمام لشکر آید جملہ زر تقسیم شد کل زمین آباد شد ان جملوں میں تمام  
 و جملہ و کل الفاظ تاکید و حصر ہیں اور لشکر اور زر اور زمین متوکد ہیں +

از انجملہ ایک ترکیب عطفی ہی۔ ترکیب عطفی وہ ہے کہ کئی چیزیں بواسطہ حرف عطف  
 جمع ہوں جیسے زید و بکر و عمر الملاقات کردم یا بواسطہ حرف تردید ایک کی تردید

جیسے زید یا بکر یا چیز سی داو م مثال ول میں تینوں جمع ہیں یعنی زید بکر چیز تینوں  
 سے ملاقات ہوئی اور مثال ثانی میں تردید ہی یعنی اگر کوئی چیز زید کو دی ہی تو بکر کو نہیں  
 دی اور اگر بکر کو دی ہی تو زید کو نہیں دی۔ اور ترکیب اعدادی بھی اہل قسم ترکیب  
 عطفی کے ہی جیسے یازدہ دوازدہ <sup>۱۲</sup> بست <sup>۲۱</sup> ویک <sup>۳۲</sup> وسی <sup>۴۳</sup> وغیرہ طریقہ اس کے  
 بنائیکا یہ ہے کہ جب ایک اسم عدد دوسرے اسم عدد کے ساتھ ترکیب پاتا ہے تو  
 حرف عطف کو کبھی حذف کر دیتے ہیں جیسے ہفتہ و چارہ و ہشتہ اور کبھی  
 حرف ان کو بجا ہے حرف عطف بجا دیتے ہیں جیسے دوازدہ اور کبھی مطالب  
 حرکت ماقبل کے اور اس الف ان کو واس کے ساتھ یا ایک کے ساتھ تبدیل کر کے  
 حرف یا حروف آخر کلا اول کو حذف کر دیتے ہیں جیسے نوزدہ سیزدہ شانزدہ <sup>۱۵</sup>  
 اور ہشتہ بتبدیل لہجہ ہمزہ کہتے ہیں اور بعضے بنظر فصاحت شانزدہ اور پانزدہ  
 نون یا وہ کہہ کے شانزدہ اور پانزدہ کہتے ہیں اور ایک سے تادہ اور باقی سب  
 دہائی کی مثلاً بست و سی چہل و پنجاہ و شصت و ہفتاد و ہشتاد و نو و مائید و خل  
 مفردات ہیں اور بست سے اوپر بست یک و سی دو میں او عطفہ کو رہا کرتا ہے  
 اور ایک ترکیب اتصالی ہے۔ ترکیب اتصالی اسے کہتے ہیں جو دو اسم متجانس  
 بواسطہ حرف اتصال کے ملکر کلا واحد کے حکم میں ہو جائیں جیسے لباک و شبا  
 نوع بنوع تازہ بتازہ نگارنگ اور ایک ترکیب امتزاجی ہی ترکیب امتزاجی اسے کہتے  
 ہیں جو دو اسم ملکر نام کسی شے یا آدمی کا بن جائیں جیسے شمس الدین بدر الدین اور ایک



ترکیب ثانی تشبہی ہی جیسے سرقامت خورشید لقا ماہر و بیضا ضیا یعنی مہکت  
 ہچو سر و لقا ہچو خورشید ر و ہچو ہاہ ضیا ہچو بیضا ایسے مرکبات میں اسم دوم کو  
 مشبہ اور اسم اول کو مشبہ بہ کہتے ہیں اور لفظ تشبہ یعنی ہچو محذوف ہوتا ہے اور ہر  
 وہ مرکبات غیر مفید ہیں جو ترکیب فعل و حروف سے حاصل ہوں جیسے انا و بیضا  
 امر دان اور بین سے زیادتی حرف الف کے مرکب ہوتے ہیں اور ایسی ترکیب کو  
 ترکیب فاعلی کہتے ہیں۔ تیسرے وہ مرکبات غیر مفید ہیں جو اسم و حرف سے  
 حاصل ہوں اور انکی بہت اقسام ہیں۔ اول دن میں سے وہ مرکبات ہیں جو فائدہ  
 معنی فاعلیت کا دیتے ہیں جیسے آہنگ جو اسم آہن اور طے حرف گرسے فائدہ  
 معنی فاعلیت کا دیتا ہے اور علی ہذا سنگ گار جو اسم گار اور حرف گارسے ملکر معنی فاعلیت  
 کے دیتا ہے دوم وہ جو فائدہ معنی نسبت کا دیتے ہیں جیسے زرین سیمین ہند  
 کا بللی خدا یگان کردگان یگان دوکان مناک ماہانہ سالانہ ان مشاغل میں ایک اسم ہی اور ایک  
 حرف جیسے زرین میں ین ہندی میں ی خدا یگان میں ین کان مناک میں ک  
 سالانہ میں انہ پس یہ اسمان حروف سے ملکر فائدہ نسبت کا دیتے ہیں۔ سوم  
 جو فائدہ لیاقت و سنوارائی کا دیتے ہیں جیسے دلدنی کوشتنی شاہوار معنی  
 لائق دینے اور لائق مار ڈالنے اور لائق شاہ کے یہ مرکبات دراصل مصدر  
 دادن اور کشتن سے بعد اضافہ حرف یا سے معروف کے بنتے ہیں۔ اور شاہ  
 لفظ شاہ اور و حرف تشبہ سے بنا ہے۔ چہارم وہ جو فائدہ تشبہ کا دین اور حرف



تشبیہ مع مثال کے بیان کیے جاتے ہیں جیسے ماں حرف تشبیہ سے لفظ  
 آسمان بنا اور سان سے شیر سان اور وان سے پہلوان اور آسا سے ہما آسا  
 اور ولس سے حور ولس اور ویش سے حور ویش اور فش سے ماہ فش اور ور  
 پر یو اور وند سے یولا وند اور آوند سے خوشاوند۔ پچم وہ جو فائدہ محافظت  
 اور نگہبانی کا دیتے ہیں جیسے ساربان اور دربان فیلبان۔ چنانچہ ان کو  
 حرف بان نے اسم کے ساتھ ترکیب پاکر فائدہ محافظت کا دیا ہے شتم وہ جو  
 خداوندی اور صاحبی کا دیتے ہیں جیسے خود مند اور ہوشمند و نشور بخور ظاہر  
 کہ ان مثالوں میں ایک ایک اسم ہی جو حروف مند اور کے ساتھ ترکیب پائے  
 فائدہ صاحبیت یا مالکیت کا دیتا ہے۔ ہشتم وہ جو فائدہ مشارکت کا دیتے ہیں جیسے  
 ہمراہ ہمدل ہمراز ان مثالوں میں حرف ہم اسم کے ساتھ ملکر فائدہ مشارکت کا  
 دیتا ہے۔ ششم وہ جو فائدہ تصغیر کا دیتے ہیں جیسے طفلک و حرک باغی و گچہ مشکیزہ  
 ووشیزہ مشکیزہ اصل میں مشکیزہ تھا جیم فارسی کو نے ہجر سے بدل لیا ہے ہشتم وہ کہ  
 جو حروف انصافی سے ملکر فائدہ انصاف یعنی صفت کا دیتے ہیں جیسے ناک سے  
 خوابناک انگین سے طرب انگین گین سے شریکین سار سے شرمسار سے سوار  
 شہم وہ جو حروف ظرفیت سے ملکر فائدہ ظرفیت کا دیتے ہیں جیسے سار سے  
 شمسار کو ہزار لاخ سے سگلاخ زار سے گلزارستان سے گلستان بوستان  
 دان سے نمدان تابدان کردہ سے سیکہ بار سے مہربار و دبار مان سے خان

دو زبان وندے آوند۔ یہ نثر اقسام اوس کب غیر مفید کی ہیں جو اسم اور حرف  
سے ترکیب پاتا ہی۔ از انجاء ایک کیب استثنائی ہی اور یہ ترکیب ہی کہ ایک مجموعہ  
میں سے کوئی چیز نکالی جاوے تو اوس مجموعہ کو مستثنیٰ منہ اور اوچھ کو مستثنیٰ کہتے  
ہیں اور مستثنیٰ بعد لفظ استثناء کے واقع ہوتا ہی اور ہمیشہ مستثنیٰ احکم مستثنیٰ منہ میں داخل  
اور لفظ استثناء فارسی میں مکر اور خبر اور الا وغیرہ ہی جیسے ہر قوم آمد الا زید قوم مستثنیٰ  
ہی زید او سمیں داخل تھا مگر اب لفظ الا سے مستثنیٰ لہذا پس معلوم ہوا کہ ساری قوم کے  
ملاقات ہوئی مگر زید سے کہ اوس قسم میں داخل تھا ملاقات نہ ہوئی ترکیب یہی ہے کہ فعل ہر قوم  
مستثنیٰ منہ۔ الا حرف استثناء یہ مستثنیٰ مستثنیٰ منہ سے ملکہ فاعل ہو فعل فاعل  
ملکہ جملہ فعلیہ ہوا ہے

استثنائی دو قسمیں ہیں ایک استثنائے مقول و دوم استثنائے منفصل۔  
اوسے کہتے ہیں کہ مستثنیٰ مستثنیٰ منہ کی جنس میں سے ہو جیسے قوم آمد مگر زید یا  
معلوم ہوتا ہی کہ زید اوس قسم کا ایک شخص ہی اور استثنائے منفصل اوسے کہتے ہیں کہ  
مستثنیٰ مستثنیٰ منہ کی قسم میں داخل نہ ہو جیسے کہیں کہ پادشاہ خلعت فرمود مگر جاگیر  
ہو کہ خلعت جاگیر کا ہیجنس نہیں ہی۔ اور اقسام غیر مفید میں سے ایک وہ مرکب ہی جو اسم  
یا اسماء فعل کے ساتھ مرکب ہو اور یہ مرکب اکثر فائدہ فاعلیت کا دیتا ہی جیسے  
شکر آتش گلچین روز نامہ چھ نویس۔ قاعدہ یہہ ہی کہ جب اسم جابلہ حاضر کے ساتھ  
ترکیب پاتا ہی تب تو کبھی فائدہ فاعلیت کا دیتا ہی اور کبھی مفعولیت کا دیتا ہی جیسے



و تو هم نهیمن جانا تھا اور  
کسی کو سواد کے لئے خوش  
اورادس وقت تارکین میں  
جو آدمی کا کہ فرمودہ ہو  
میں نے اس کو ہماری  
طبیعت سے کہی ہوئی ہے اور  
حقائق کا نظریہ

**Find More : [www.igbalkalmati.blogspot.com](http://www.igbalkalmati.blogspot.com)**



وانہر خدا وازی پی تو جز اس لفظ پر کبھی بابے موصدہ زائدہ بھی آتی تھی جیسے  
 بجز من۔ چو و چون کہ بمعنی تشبیہ ہی بابے موصدہ در واندر براز یا بابا  
 را بمعنی براے اور جار مجبور ہمیشہ فعل یا شبہ فعل سے متعلق ہوتا ہے اور اسم  
 اسم مصدر یا اسم فاعل یا اسم مفعول کا نام ہے جیسا کہ م برابی تو دندیدم خبر تو نظر  
 در کاری وزید نویندہ است بقلم خود وزید در خانہ است آدم فعل با فاعل و برابی جار  
 و تو مجبور جار مجبور کے ملکر متعلق فعل کا ہوا فعل اپنے فاعل متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا  
 اور ترکیب نظر کردم در کاری کی یہ ہے کہ کردم فعل با فاعل نظر مفعول در جار کار  
 مجبور جار مجبور کے ملکر متعلق فعل کا ہوا فعل فاعل مفعول متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا  
 اور ترکیب زید نویندہ است بقلم خود کی یہ ہے کہ زید مبتدا اور نویندہ خبر است  
 حرف ربط نشان جملہ اسمیہ با جار قلم مجبور جار مجبور سے ملکر متعلق شبہ فعل یعنی  
 نویندہ کا ہوا ابتدا خبر متعلق سے ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔  
 واضح ہو کہ جار مجبور سے ملکر ہمیشہ سوائے متعلق ہونیکے لیاقت فاعل  
 یا مفعول یا خبر یا مبتدا ہو سکتی نہیں کہتا اور جہاں کوئی فعل یا شبہ فعل موجود نہ ہو  
 فعل یا شبہ فعل مقدّر مانا جاتا ہے جیسے زید در خانہ است زید مبتدا در جار خانہ مجبور  
 جار مجبور سے ملکر متعلق موجود شبہ فعل محذوف کا ہوا اور است حرف ربط جار مجبور  
 متعلق موجود کے ہو کر خبر مبتدا کی ہوا ابتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوا اور جار مجبور  
 فعل سے متعلق ہوا ہے ہمیشہ اس جار مجبور فعل کے معنی یا ہم بوط ہوتے ہیں لہذا اگر

فعل شائبہ فعل ظاہر میں موجود نہ ہونے کا معنی جابر و مجبور کے اونسے بوطا ہو سکتا ہے  
تو تصویق و اس فعل یا شائبہ فعل تلاش کرنا ضرورتاً ہی اور مخفی نہ ہے کہ کبھی چاہے اور چون منکر  
معنی میں آتا ہے اور مثل اسم کے مصداق ہو کر خبر واقع ہوتا ہے اور تصویق جو جاتا ہے میں نہیں کیا گیا  
جیسے زید چون شیرست \*

یہاں تک بیان مرکب مفید کا ہوا اور اب یہاں سے بیان کہ مفید جملہ کا کیا جاتا ہے۔  
اور چونکہ ترکیب جملہ کی یاد دہان ہو گئی ہے یا ایک اسم اور ایک فعل سے جیسا کہ اوپر مذکور  
ہے اس لیے قبل از بیان جملہ مرکب مفید بیان فعل اور فاعل مفعول وغیرہ کا کیا جاتا ہے۔

## بیان فعل

جو کلمہ صلاحیت مند ہو نیکی رکھے اور معنی مستقل پر دلالت کرے اور تین مانوں  
میں سے کوئی نہ مانہ اور سکے ساتھ پایا جاوے اور فعل کہتے ہیں اور فعل باعتبار  
فاعل مفعول و قسم کا ہوتا ہے ایک لازمی قوم متعدی لازمی ہے کہ تنہا فاعل تمام ہو  
اور مفعول کا محتاج نہ ہو جیسے من فتم و او آید و زید شست و خالد بجاست ان میں  
من اور او اور زید اور خالد مسند الیہ یعنی فاعل ہیں اور فتم اور آید اور شست  
فعل لازمی مسند ہیں یعنی مفعول کے صرف فاعل تمام ہو جاتے ہیں متعدی  
اور اس فعل کو کہتے ہیں کہ فاعل سے گذر کر مفعول تک پہنچے جیسے فتم ترا گفتم  
یا فاعل ہی اور ترا مفعول یہ ہی زید عمر رازد فعل زید فاعل عمر مفعول براہ راست  
مفعول۔ اور یہ بات صرف فعل متعدی میں ہی ہے اور فعل مجہول میں فاعل معلوم



ہوتا ہے اور مفعول بہ فاعل کا قائم مقام ہو کر فعل کا مسند الیہ ہو جاتا ہے اور سہی با  
 فاعل کی ضمیر متصل بھی اس کے وسط آتی ہے جیسے من گھڑت شدہم و تو خواندہ شدی  
 و طعام خوردہ شد و سخن گفتہ شد عربی میں ایسی مفعول کو جو فاعل کے قائم مقام ہو  
 ہی مفعول قائم السیم فاعلیہ کہتے ہیں اور علامت بھی دوسرے فعل کی ہوتی ہے۔  
 فعل متعدی معروف بھی آتا ہے اور مجہول بھی اور فعل لازمی صرف حروف آتی ہے  
 مجہول نہیں آتا اور فعل متعدی کبھی ایک مفعول کے چاہا ہے جیسے مثال و سکی اور پر گری  
 اور کبھی دو مفعول کو جیسے فقیر از بد و اوم اور جب فعل متعدی ایک مفعول مجہول  
 بنایا جائے تو مفعول مسند الیہ ہو جاتا ہے اور فعل مجہول مسند جیسے زید گفتہ شد زید  
 مسند الیہ ہی اور گفتہ شد مسند اور جب فعل متعدی بدو مفعول مجہول بنایا جائے تو  
 صورت میں ایک مفعول و دو مفعولوں میں سے جو قابل سناد ہوتا ہے وہ مسند الیہ اور  
 دوسرا مفعول الشبول فعل مسند بقصور کیا جاتا ہے جیسے فقیر زید و اوہ شد یہاں فقیر  
 الیہ ہی اور زید و اوہ شد مسند ہے۔ متعدی بدو مفعول سے مراد یہ ہے کہ متعدی فعل کے  
 بغیر غنے دو نون مفعولوں کے تمام نون۔ اور قاعدہ تحت ال متعدي بیک  
 و دو مفعول کا یہ ہے کہ جو افعال خارج ہیں وہ صرف ایک مفعول کو چاہتے ہیں اور  
 افعال عطا و نطق و فهم و حمل ہیں وہ ضرورت و مفعول کی رکھتے ہیں اور افعال خارج  
 وہ ہیں کہ اعضاء بدن سے تعلق رکھتے ہیں جیسے لیستن اور زدن اور کھڑ  
 و خوردن و شنیدن وغیرہ۔ اور افعال عطا و وہ ہیں کہ افادت و افاضت یعنی دود



سے علاقہ رکھتے ہیں جیسے فادین بخشدین و موصوفین اور افعال نطوق اور کلام  
 کہتے ہیں کہ جو کہنے اور فہمائش کرنے سے تعلق رکھتے ہیں گفت و گفتگو اور فہمائش  
 اور افعال فہم وہ ہیں کہ جو علم و ادراک سے علاقہ رکھتے ہیں جیسے استدلال و حکمت  
 و فہمیدین و شمر و ن۔ افعال حمل وہ ہیں کہ جو صنعت اور تغیر اور تبدیلی سے علاقہ رکھتے  
 ہیں جیسے ساختن کردن نمودن اور گردانیدن اور کبھی فعل وجود و مفعول  
 چاہتے ہیں ایک مفعول پر بھی اکتفا کرتے ہیں جیسے خطا کردم۔ اور بعض افعال  
 متعدی تین مفعول کی خواہش رکھتے ہیں جیسے اگاہانیدم زید را عمر نادان اور بعض  
 مصدر ایسے بھی ہیں کہ لازمی اور متعدی دونوں طرح پر عمل ہوتے ہیں جیسے  
 اور تفصیل اس قسم کے مصدر کی باب صوفین گذری اور بخند اقسام فعل کے ایک قسم  
 کے وہ افعال لازمی ناقصہ ہوتے ہیں کہ نہ خواہش فاعل رکھتے ہیں نہ مفعول بلکہ  
 بجائے فاعل کے اسم اور بجائے مفعول خبر کو چاہتے ہیں جیسے بودن و شدن  
 اور انھلین کے معنیوں میں گشتن و گردیدن ہیں اور ہست و نیست بھی افعال ناقصہ  
 میں سے ہیں۔ اور جو لوگ موجود جملہ اسمیہ کے زبان فارسی میں قائل ہیں وہ اس کتاب کو  
 حروف ابجد یا بین مثبتہ او خبر کے کہتے ہیں اور ہست در اصل افعال لامہ میں سے ہے  
 یعنی اسم و خبر کو نہیں چاہتا مگر جب کبھی ہست فعل ناقص کے معنی میں استعمال ہوتا ہے  
 تو وہ بھی فعل ناقص کہلاتا ہے جیسے زید تو انگر شد و زید تو انگر گشت و زید تو انگر گردید  
 و زید تو انگر ہست و زید تو انگر بود و زید تو انگر ہست و زید تو انگر گشت و زید تو انگر گردید

اور گاہ کہ وہ تالیف ہے

زید اسم ہی اور تو انکے اور دانا خبر۔ اور شد اور گشت اور گردید اور است اور بود اور  
ہست اور نیست افعال ناقصہ ہیں سب فعلوں کی طرح ہست نیست اور است بھی جھجھ  
صیغہ مستعمل ہیں مثال ہست مستند ہستی ہستید ہستم ہستیم نیست نیستند  
نہیں نہستیم نہستید نہستیں است اندامی اید ام ایم \*

## بیان فاعل

تعریف فاعل کی بموجب بیان نحو کے یہ ہے کہ جس سے فعل صادر ہو یا  
اس کی ذات سے قائم ہو یعنی فعل کے صدر یا قیام کی نسبت اس کی طرف کی جائے  
اور کہا جائے کہ فعل اس کی ذات سے قائم ہو یا اس سے صادر ہو اور اس فعل کے  
یہی معنی ہیں \*

فاعل اور اسم فاعل میں فرق یہ ہے کہ فاعل مستند الیہ محکوم علیہ فعل کا ہوتا ہے  
اور اسم فاعل وہ اسم مشتق ہے جو ہر فاعل فعل پر اس صدر کے جس سے وہ اسم فاعل  
مشتق ہو اور دلالت کرے مثلاً زید آمد و عمر خواہد آمد و بکرنی آید ان میں زید  
عمر و بکرنیوں فاعل ہیں کیونکہ فعل آمدن کا ان کی ذات سے قائم ہی اور آمدن کی اس  
اوٹ کی طرف ثابت و متحقق ہے اور اسم فاعل اس فعل کا کہ لفظ آئندہ ہی ان افعال  
ہر ایک فاعل یعنی زید و عمر و بکر پر برابر صادق آتا ہے خود لفظ آئندہ فاعل ان  
افعال کا نہیں ہے فارسی میں فاعل کوئی علامت ظاہری نہیں لکھا صرف ہفت مقام  
اور معنی عبارت اور ترکیب نحو سے دریافت ہو جاتا ہے اور فاعل کبھی فعل سے مقدم



آتا ہی اور کبھی خبر۔ اور کبھی فاعل اپنے فعل سے فاصلہ واقع ہوتا ہی اور کبھی بلا فاعل  
مثلاً زید آمد اس مثال میں فاعل مقدم متصل ہی اور زید بکرا اور اس مثال میں فاعل متوخر متصل  
اور مثال فاعل مقدم بفاصلہ کی یہ ہے سعدی ابن مسخیرم گناہ آگچختہ پنج نازبا  
عقل ناقص۔ مثال فاعل متوخر بفاصلہ عمر فی خمارستی خود البغرة تو فروخت دگر اند  
ست عیش و کوکان گش بر فعل میں کی فی ضمیر سترا یا از ضرورت ہوتی ہی اگر فاعل فعل کے بعد  
متصل واقع ہو تو ضرورت ضمیر کی نہیں ہوتی بلقی تیروں صو توں میں ہمیشہ ضمیر قائم مقام  
ہو کر مرجع اس کا مسند الیہ حقیقی فعل کہ کو کا ہوتا ہی خیال کیا کہ فی و یوں کوں یہہ خطاب اور اخیر کی  
میں فاعل بعد فعل بفاصلہ واقع ہو ہی اصحاب قبل از ذکر عریضین جان زندہ اور فاسی میں اکثر ہوتا ہی

## بیان مفعول

مفعول چار قسم کا ہوتا ہی مفعول بہ مفعول مطلق مفعول فیہ مفعول کہ  
مفعول بہ وہ ہی جس پر فعل فاعل کا واقع ہو جیسے زید عمر را داو زید بکرا و زید طعام خود  
اس کوں میں عمر اور بکرا و طعام مفعول بہ میں کیونکہ او پر فعل واقع ہوا اور اعلامت  
مفعول بہ کی ہی لیکن اکثر مفعول بلا اعلامت آتا ہی اور مثال فاعل کبھی فعل کے مقدم  
آتا ہی اور کبھی متوخر اور ہفت مقام کو ترکیب نجبی کے فاعل مفعول میں نیز حاصل ہوتی  
اور یہاں مفعول ایسا ہوتا ہی و مان را اگر آتا ہی خیال کیا کہ فی و یوں کی مثالوں سے ظاہر ہی مینا  
اور مذکور ہوا ہر چند میں فعل مفعول بہ ہمیشہ محذوف ہوتا ہی جیسے اسی زید و زید یا زید  
یہاں جن و مذکور یعنی اسی و اعلالت مینا بجائے سخن ہم و سیکریم فعل محذوف ہیں اور مینا

اس مفعول کے لئے مفعول بہ مفعول مطلق مفعول فیہ مفعول کہ



اور منسوب اس کے مفعول ہیں اور بیانِ وقت اور ذریعہ کا باب وقت میں مفصل بیان  
ہو چکا۔ تنذیر کے معنی لغت میں تنہی یا سبکدوشی ہے اور تنذیر کے معنی تنہی یا سبکدوشی  
ہم ہر دو مخاطب کو ڈرانے اور ہوشیار کرنے کیلئے لکھ رہے ہیں کہ اگر وہ دوزخ و نار یا  
یعنی چور چور یا سانپ سانپ مچھلی اس کے پیر ہو جائے کہ جیڑا کن نفس خمدار و دوزخ و نار  
اور یہاں فعلِ محذوف ہے اور مکرر آنا اس قسم تنذیر کا بھی نہیں ہے بلکہ یہی فعلِ مفعول کا  
معنی فاعل محذوف ہے۔

## بیانِ مفعولِ مطلق

جو مصدر یا حاصل مصدر یا امر اور تائید مصدر کا کہ بجائے مفعولِ مطلق کے  
واقع ہوا وہ کلام مفعولِ مطلق ہی اور مفعولِ مطلق سے فائدہ لاکر اور بیانِ نوع اور  
وضع فاعل کا حاصل ہوتا ہے مثلاً شمس شمس علماء یعنی بیٹھائیں علماء  
یا شمس علماء کی یعنی عالموں کی وضع بیٹھیا اور کبھی اسے شمار کے آتا ہے جیسے شمس  
شمس یعنی بیٹھائیں ایک شمس یہاں شمس یعنی شمسین کے  
ہی ضربی یا درازن یعنی ایک چوڑے کے یہاں جو ہم سے ہی وہ مفعولِ مطلق واقع ہوا

## بیانِ مفعولِ فیہ

فعل جس میں واقع ہوا وہ کلام مفعولِ فیہ ہی اور مفعولِ فیہ دوم کا ہوتا ہے ایک  
مکانی اور دوسرا زمانی اور اکثر مفعولِ فیہ کے فعل میں دریا برآتا ہے یا باب سے مراد  
بمعنی دریا کے کئی ہی مثلاً و لیشبت بتخت ختم و وقتِ مغرب یا از شمس اور بھی

مفعول فیہ پر حرف تہ کو نہیں آتے ہیں مثلاً شب کی ابودی اور مفعول فیہ کو  
ظرف زمانی یا ظرف مکانی بھی کہتے ہیں بعضوں کے نزدیک مقام پر اتنا اختلاف ہے  
کہ جس مفعول فیہ کے اول حرف تہ یا بر وغیرہ آتے ہیں ان کو جار مجبور کر کے متعلق  
فعل وغیرہ کہتے ہیں اور لفظ مفعول فیہ کا اوسے اطلاق نہیں کرتے اور جس مفعول فیہ  
کے اول کوئی حرف حرف تہ کو رہے نہیں آتا اوسکو مفعول فیہ کہتے ہیں \*

## بیان مفعول لہ

جو شیئی فعل کی حالت اور سبب واقع ہوا سے مفعول لہ کہتے ہیں جیسے تاج  
ابن طغرل انوم زید فخرہ انعام لہ۔ اور فارسی میں علامت مفعول لہ کی یہ ہے کہ او  
قبل معنی پر اسے یا بھت پسند یا بنا بر وغیرہ کے مفہوم ہوں \*

## بیان جملہ نامہ یا مرکب مفید

جملہ نامہ کی نسبت بیان بالا کے دو معنی ہیں ایک جملہ نامہ بسیط دوم جملہ نامہ مرکب  
جملہ نامہ بسیط میں کم سے کم دو کلمہ کا ہونا ضروری اور اس کے اجزائیں ایک علاقہ ہونا  
کہ بدون اس علاقہ کے مطلب سمجھ میں نہیں آتا اسی علاقہ کا نام نسبت حکم ہے  
اور یہ نسبت حکم صرف دو قسم یا ایک قسم اور ایک فعل میں پائی جاتی ہے اس لیے ہم  
دو مسند بہ دونوں ہو سکتا ہے اور فعل صرف مسند بہ ہوتا ہے مسند الیہ نہیں ہو سکتا  
اور حرف نہ مسند الیہ ہو سکتا ہے نہ مسند بہ \*

اور ہمیشہ فعل یا شے فعل کا متعلق ہوتا ہے مثلاً زید عا دت یہاں زید مسند الیہ



یا محکوم علیہ یا مبتدأ ہی اور عاقل حسب نسبت یہ سے لگتی ہی مسند بہ یا محکوم یعنی  
خبر ہی اور است حرف رابطہ ہی۔ اس مثال میں دو اسموں سے جملہ مرکب ہوا ہے اور  
جہاں اسم اور فعل سے جملہ بنا کر تا ہی اور اسکی مثال یہ ہے کہ زید آمد۔ میں نے مسند الیہ  
یا فاعل ہی اور آید فعل ماضی مسند ہی اور یہاں نسبت آنے کی جو زید کی طرف ہے اور  
نام نسبت حکمیدہ ہے۔ اور کبھی دو وزن جزو جملہ فعلیہ کے مذکور ہوتے ہیں اور کبھی ایک جزو  
مذکور ہوتا ہے اور ایک شتر۔ اسم شتر کی مثال جیسے آیا اور تقدیر فعل کی مثال جیسے  
اسی زید آیا۔ امر حاضر اور مہین ضمیر حاضر یعنی لفظ تو پر نشیدہ ہی وہی ضمیر شتر فعل مذکور کی  
مسند الیہ ہے اور دوسری مثال میں امر حرف ندا میں خواہم کا قائم مقام ہے یہاں فعل مسند  
پوشیدہ ہے اور اس مسند بہ اور محکوم کہ جو مختصر کر کے صرف مسند و محکوم کہتے ہیں جملہ  
کی دو قسمیں ہیں ایک جملہ فعلیہ وہم جملہ اسمیہ جملہ فعلیہ اس سے کہتے ہیں جو فعل اور فاعل  
سے ملکر جملہ تمام ہوا اور جملہ اسمیہ اس سے کہتے ہیں جو مبتدأ و خبر سے ملکر جملہ تمام ہوتا ہے۔

### بیان جملہ فعلیہ

جملہ فعلیہ وہ ہے کہ فعل اور اسم سے ترکیب پاوے جب فعل لازم ہو تو فعل  
فاعل کے ساتھ ملکر جملہ تمام ہو جاتا ہے جیسے زید آمد و طالع فرست اور جب فعل متعدی  
تو فاعل اور مفعول کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ ہوتا ہے مثلاً زید عمر را حبس میں فعل ماضی  
یا حال یا استقبال ہوا و سکو جملہ فعلیہ خبر یہ کہتے ہیں اور جملہ خبریہ وہ ہے جس میں اجتنال  
صدق اور کذب کا ہوا اگر فعل امر یا نہی ہوا و سکو جملہ انشائیہ کہتے ہیں مثلاً آیا و آیا و نہ

این کار اور مرتب زید را بیا اور یہ فعل مع فاعل ملکہ جملہ فعلیہ میں اور فاعل او کا  
ضمیر مقتدر یعنی تو ہی اور ملکہ بھی فعل بل فاعل ہی جو این کار مرکب غیر منفیدہ فعل ملکہ کی  
اور اس میں خبر یہ مفعول فعل مرتب ہی اور راجع است مفعول۔ اول کی دونوں مثالوں  
فعل اپنے فاعل سے ملکہ اور آخر کی مثالوں میں فاعل مفعول ملکہ جملہ فعلیہ انشائیہ ہو  
جہاں قرینہ موجود ہو جملہ فعلیہ کا فعل حذف بھی ہو جاتا ہی مثلاً کسی نے پوچھا  
کہ اُمّ آد اور اسکے جواب میں کہا جاوے کہ زید یعنی زید آدہ است فعل آدہ  
یہاں محذوف ہی۔ اور کہیں بقرینہ سوال فعل فاعل دونوں حذف کیے جاتے  
مثلاً کسی نے پوچھا زید کراڑو اسکے جواب میں کہا جاوے کہ کراڑا یہاں  
زید فعل مع فاعل کے محذوف ہی اور کہیں تمام جملہ محذوف ہوتا ہی مثلاً شروع  
میکم ابن کتاب امحذوف ہی اس مصرع میں (نام جہاندار جان آفرین کے سرے  
بسیب اپنے جانے قرینہ بابے ابتدا کے یا مثلاً کسی نے پوچھا کتاب آدہ  
اور مخاطب نے اسکے جواب میں کہانی یعنی نیا آدہ ہم اور سناؤ میں بھی  
فعل اور فاعل دونوں محذوف ہوتے ہیں اور جملہ آدہ کے بعد ایک اور جملہ کا  
ضروری جو جواب واقع ہو مثلاً اسی زید یا اور چار حکم اسی حرف نداء زید سناؤ  
حرف نداء سناؤ اسی ملکہ قائم تمام جملہ فعلیہ کے ہوا۔ بیا فعل امر مع فاعل فعل  
سے ملکہ جملہ فعلیہ ہو کر جواب نداء کا ہوا۔ جملہ قسمیہ کا بھی فعل مع فاعل محذوف ہوتا ہی  
مثلاً بخدا یعنی قسم بخود ہم بخدا اس جملہ کی واسطے بھی ایک اور جملہ کا ہونا ضروری ہو جاتا



قسم کھاتا ہی مثلاً بخدا قسم کر یعنی قسم منجورم بخدا کہ چنانچہ ہم کر دو۔  
ترکیب باجا رلفظ خدا مجبور و جابر مجبور و ملکر متعلق فعل محذوف یعنی قسم منجورم کا ہوا  
فعل محذوف اپنے فاعل متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا خواہم کر دو فعل مع فاعل۔  
چنانچہ مفعول فعل اپنے فاعل مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جواب قسم کا ہوا قسم اپنے  
جواب سے ملکر جملہ قسمیہ ہوا۔ جملہ شرطیہ بھی بدون و حملوں کے تمام نہیں ہوتا چنانچہ  
پہلے جملہ کا نام شرط ہوتا ہی اور دوسرے کا جزا مثلاً اگر رفتی جان سلامت رہی  
ترکیب۔ اگر حرف شرط رفتی فعل مع فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور حرف شرط سے  
ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط ہوا۔ جان مفعول مقدم باجا ر سلامت مجبور و جابر مجبور و ملکر متعلق  
ہوا فعل رفتی کا فعل اپنے فاعل مفعول و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزا ہوا شرط  
اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔ بعض وقت جزا محذوف ہوتی ہی مثلاً شعر مراد خود  
عرصہ اندیشہ نگشت + ترا اگر باقضا یاد ای خشک + یہاں جزا یعنی خشک کج محذوف ہے

## بیان جملہ اسمیہ

جو لوگ کہ وجود جملہ اسمیہ کے فارسی میں قائل ہیں کہتے ہیں کہ جملہ اسمیہ دو قسم ہے  
بنا ہی جن میں باہم سناد ہوتی ہی اور کبھی حرف بظاہر ہمیں مذکور تھا ہی اور کبھی ستراویں  
اور سہم کو جسکی طرف اسناد عائد کیا جاتی ہی اور سہم سے مسند الیہ یا مبتدا کہتے ہیں اور دوسرے  
اسم کو جو اسم اول کی طرف اسناد کیا جاتا ہی خبر پسند۔ الغرض مسند الیہ کہ مبتدا کہتے ہیں اور مسند  
خبر جملہ اسمیہ میں ہمیشہ کوئی حرف بظاہر مذکور یا محذوف ضرور ہوا کرتا ہی اور وحدت و جمعیت

اس جملہ اسمیہ کے دو قسم ہیں  
ایک وہ جسکی طرف اسناد عائد کیا جاتی ہی اور کبھی حرف بظاہر ہمیں مذکور تھا ہی اور کبھی ستراویں  
دوسرے وہ اسم کو جو اسم اول کی طرف اسناد کیا جاتا ہی خبر پسند۔ الغرض مسند الیہ کہ مبتدا کہتے ہیں اور مسند  
خبر جملہ اسمیہ میں ہمیشہ کوئی حرف بظاہر مذکور یا محذوف ضرور ہوا کرتا ہی اور وحدت و جمعیت

رابطہ کی بقید حاضر و غائب مستحکم مطابق مبتدا کے ہوتی ہے اور جملہ اسمیہ بھی محل قسم  
 جملہ خبریہ کے ہی مثلاً زید فاضلست و بکر جاہل (ترکیب) زید مبتدا یعنی مبتدا بھی  
 مکمل فاضل ہو نیکا کیا گیا ہے اور فاضل سند ہے یعنی خبری جو زید کی طرف منسوب ہے اور  
 است حرف ربط ہے جو اس نسبت حکمیہ کا اظہار کرتا ہے مبتدا اپنی خبر سے جمع حرف ربط  
 جملہ اسمیہ ہوا اور یہی ترکیب بکر جاہل کی ہے لیکن یہاں لفظ است کہ حرف ربط ہے جملہ اسمیہ  
 کے قریب سے محذوف ہے اور دوسرا جملہ معطوف ہے کبھی جملہ فعلیہ بھی خبر واقع ہوتا ہے  
 جیسے زید ویدم بدش زید مبتدا ہے ویدم فعل جمع فاعل اور بدش ترکیب تکرار اضافی  
 مفعول علامت مفعول فعل فاعل و مفعول و علامت مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ ہے  
 خبر ہوتی ہے مبتدا کی مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوا جب اسمیہ خبر واقع ہو تو اس میں ایک قسم  
 مبتدا کی طرف جمع ہونی چاہیے جیسے جملہ قومنہ بالامین ضمیر میں کنی زید کی طرف جمع ہے  
 مبتدا اور ضمیر جملہ خبریہ میں مثل حرف ربط وحدت اور کثرت و عیب خطا وغیرہ میں  
 مطابقت شرط ہے مثلاً خدا رحم سکند و جانا عاقل عمل نیک سکند و تو عمل نیک سکند  
 و تمام عمل نیک سکند و من عمل نیک سکند و ما عمل نیک سکند  
 جس طرح جملہ فعلیہ میں کبھی فعل اور کبھی فاعل اور کلا ہے دونوں فعل اور فاعل  
 بلالت قرینہ حذف ہو جاتے ہیں اس طرح جملہ اسمیہ میں بھی کبھی مبتدا اور کبھی خبر محذوف  
 ہو جاتی ہے مثلاً درو یعنی نیست و درو یہاں ابن مبتدا جمع است حرف ربط محذوف  
 ہے اور درو خبر یا کسی ہے کہا کہ اس کی نسبت اس کے جواب میں کہا جا کہ یہاں  
 نال کا لفظ ہے

جملہ خبریہ میں کبھی خبر محذوف ہوتی ہے  
 جیسے درو یعنی نیست و درو یہاں ابن مبتدا جمع است  
 حرف ربط محذوف ہے اور درو خبر یا کسی ہے کہا کہ اس کی نسبت اس کے جواب میں کہا جا کہ یہاں نال کا لفظ ہے



تو یہاں مثال مبتدائی محذوف ہے اور پس سام ترکیب اضافی خبر اور استحقاق و ابطہ اور  
 جملہ کی معنی کے اعتبار سے کئی قسمیں ہیں۔ اول مستأنفہ کہ جواب اس کے کلام  
 میں واقع ہو۔ مثلاً علم خرمینہ است مقفل دوم مقررۃ جو مبتدأ و خبر بائیں اور ابطہ اور  
 کے سچ میں آجادے اور اس مبتدأ و خبر بائیں فاعل سے کچھ علاقہ نہ رکھتا ہو۔  
 دوست من خدائش یا میر زو خوب بود یہاں خدائش یا میر زو جملہ مقررۃ نہ  
 میرا دوست خدا اور مقررۃ ہے اچھا تھا ۱۲  
 اور دوست من مبتدأ اور خوب بود خبر کے درمیان میں واقع ہو چکی ہو۔  
 جو بطور تفسیر لکھے کلام مجمل کے واقع ہو اور اس جملہ پر کاف بیانہ بھی آتا ہے۔  
 جملہ اسم معین کی ذات کی تفسیر ہو تو مبتدأ او کا محذوف ہوتا ہے مثلاً زید کہ  
 کجاست یعنی زید کہ او فاضلت کجاست کاف بیان اور فاضل خبر  
 او کی جو مبتدأ سے محذوف ہے اور است حرف ابطہ ہے پس مبتدائی محذوف اپنی  
 خبر و حرف ربط سے ملکر جملہ اسمیہ ہو کر بیان ہو زید اسم مبتدئ کا بیان  
 ملکر مبتدأ ہوا اور کجاست خبر اور است حرف ربط مبتدأ اپنی خبر اور حرف ابطہ سے  
 ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔ اور اگر یہ جملہ بیانہ اسم مبتدئ کی ذات کا بیان کرے بلکہ اس کے  
 کہ متعلق کا بیان کرے تو حذف مبتدأ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جملہ بیانہ میں خبر  
 ایک ضمیر مبتدائی طرف عائد ہونی کافی ہے۔

مثلاً دوست من طالب علمیت کہ کتابش خوب است (ترکیب) دوست مضاف  
 من مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ سے ملکر مبتدأ ہوا اور طالب مضاف علم مضاف

مضاف مضاف الیہ سے ملکر خبر ہوا اور ہست مضاف الیہ لیکن دست دراصل مبتنی تھا  
 کہ جس کے متعلق کی تفسیر کے لیے جملہ بعد کہ (کتابش خوبست بطور بیان کے واقع  
 ہوا اور ترکیب اس جملہ بیدہ کی یہ ہے۔ کتاب مضاف ضمیر مضاف الیہ کی جو طالع  
 کی طرف لہجہ ہے۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا ہوا اور خوب خبر ہست  
 رابطہ ہے۔ واضح ہو کہ جس طرح جملہ بیدہ اسمیہ ہوا کرتا ہے اسی طرح فعلیہ بھی ہوتا ہے  
 مصرعہ شندیم کہ خبر بشیر و یگفت (ترکیب) کاف بیانیہ یگفت فعل خبر و فاعل با  
 جار شیریہ مجبور جار مجبور سے ملکر متعلق فعل ہوا فاعل اپنے فاعل و متعلق سے  
 ملکر جملہ فعلیہ ہو کر بیان ہوا این اسم اشارہ مخذوف کا اسم اشارہ بدین اپنے بیان  
 ملکر مفعول ہوا فعل شندیم کا فعل شندیم انی ضمیر متصل سے جو فاعل ہے اور مفعول  
 سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔ ہمارم جملہ قہمیہ جیسے (بجھنا کہ جب آمد ز تو آخر از کردن)  
 بیجہم جملہ شرطیہ جیسے (فدا اگر می آئی اگر ارام خواہم کرد) اور مثالین اور بیان ان دونوں کا  
 منفصل اوپر مذکور ہو گیا ہے ششم جملہ معللہ۔ جملہ معللہ اس سے کہتے ہیں کہ جو علت  
 کلام سابق کا واقع ہو جیسے از اسجاد پس آدم کہ خوف در دان بود اب بیان یہ  
 جملہ کہ خوف در دان بود علت کلام سابق یعنی پس آدم کی ہی حقیقت نتیجہ اس جملہ کو کہتے  
 ہیں کہ جو نتیجہ کلام سابق کا واقع ہو جیسے عالم متغیر است و ہر متغیر حادث پس  
 عالم حادث یہ جملہ نتیجہ بی انھوں جملہ معطوفہ جملہ معطوفہ اور کہتے ہیں کہ جو جو  
 عطف کے جملہ اول معطوف ہو جیسے یاد و خالد رفت اس میں خالد رفت جملہ معطوفہ ہے

۱۔ کہ خبر ہوا اور ہست  
 ۲۔ کتابش خوبست  
 ۳۔ بطور بیان کے واقع  
 ۴۔ جملہ بیدہ کی یہ ہے  
 ۵۔ کتاب مضاف  
 ۶۔ ضمیر مضاف  
 ۷۔ مضاف الیہ کی  
 ۸۔ جو طالع  
 ۹۔ کی طرف لہجہ ہے  
 ۱۰۔ مضاف اپنے  
 ۱۱۔ مضاف الیہ سے  
 ۱۲۔ ملکر مبتدا ہوا  
 ۱۳۔ اور خوب خبر  
 ۱۴۔ ہست  
 ۱۵۔ رابطہ ہے  
 ۱۶۔ واضح ہو کہ  
 ۱۷۔ جس طرح جملہ  
 ۱۸۔ بیدہ اسمیہ ہوا  
 ۱۹۔ کرتا ہے اسی  
 ۲۰۔ طرح فعلیہ بھی  
 ۲۱۔ ہوتا ہے  
 ۲۲۔ مصرعہ شندیم  
 ۲۳۔ کہ خبر بشیر  
 ۲۴۔ و یگفت  
 ۲۵۔ (ترکیب)  
 ۲۶۔ کاف بیانیہ  
 ۲۷۔ یگفت  
 ۲۸۔ فعل خبر  
 ۲۹۔ و فاعل با  
 ۳۰۔ جار شیریہ  
 ۳۱۔ مجبور جار  
 ۳۲۔ مجبور سے  
 ۳۳۔ ملکر متعلق  
 ۳۴۔ فعل ہوا  
 ۳۵۔ فاعل اپنے  
 ۳۶۔ فاعل و متعلق  
 ۳۷۔ سے  
 ۳۸۔ ملکر جملہ  
 ۳۹۔ فعلیہ ہو کر  
 ۴۰۔ بیان ہوا  
 ۴۱۔ این اسم  
 ۴۲۔ اشارہ  
 ۴۳۔ مخذوف کا  
 ۴۴۔ اسم اشارہ  
 ۴۵۔ بدین اپنے  
 ۴۶۔ بیان  
 ۴۷۔ ملکر مفعول  
 ۴۸۔ ہوا  
 ۴۹۔ فعل شندیم  
 ۵۰۔ کا فعل  
 ۵۱۔ شندیم  
 ۵۲۔ انی ضمیر  
 ۵۳۔ متصل سے  
 ۵۴۔ جو فاعل ہے  
 ۵۵۔ اور مفعول  
 ۵۶۔ سے  
 ۵۷۔ ملکر جملہ  
 ۵۸۔ فعلیہ ہوا  
 ۵۹۔ ہمارم جملہ  
 ۶۰۔ قہمیہ جیسے  
 ۶۱۔ (بجھنا کہ  
 ۶۲۔ جب آمد ز  
 ۶۳۔ تو آخر از  
 ۶۴۔ کردن)  
 ۶۵۔ بیجہم جملہ  
 ۶۶۔ شرطیہ جیسے  
 ۶۷۔ (فدا اگر می  
 ۶۸۔ آئی اگر ارام  
 ۶۹۔ خواہم کرد)  
 ۷۰۔ اور مثالین  
 ۷۱۔ اور بیان  
 ۷۲۔ ان دونوں کا  
 ۷۳۔ منفصل اوپر  
 ۷۴۔ مذکور ہو گیا  
 ۷۵۔ ہے ششم  
 ۷۶۔ جملہ معللہ  
 ۷۷۔ جملہ معللہ  
 ۷۸۔ اس سے کہتے  
 ۷۹۔ ہیں کہ جو  
 ۸۰۔ علت  
 ۸۱۔ کلام سابق  
 ۸۲۔ کا واقع  
 ۸۳۔ ہو جیسے  
 ۸۴۔ از اسجاد  
 ۸۵۔ پس آدم  
 ۸۶۔ کہ خوف  
 ۸۷۔ در دان  
 ۸۸۔ بود اب بیان  
 ۸۹۔ یہ  
 ۹۰۔ جملہ کہ خوف  
 ۹۱۔ در دان  
 ۹۲۔ بود علت  
 ۹۳۔ کلام سابق  
 ۹۴۔ یعنی پس  
 ۹۵۔ آدم کی ہی  
 ۹۶۔ حقیقت  
 ۹۷۔ نتیجہ اس  
 ۹۸۔ جملہ کو کہتے  
 ۹۹۔ ہیں کہ جو  
 ۱۰۰۔ نتیجہ کلام  
 ۱۰۱۔ سابق کا  
 ۱۰۲۔ واقع ہو  
 ۱۰۳۔ جیسے عالم  
 ۱۰۴۔ متغیر است  
 ۱۰۵۔ و ہر متغیر  
 ۱۰۶۔ حادث پس  
 ۱۰۷۔ عالم حادث  
 ۱۰۸۔ یہ جملہ  
 ۱۰۹۔ نتیجہ بی  
 ۱۱۰۔ انھوں جملہ  
 ۱۱۱۔ معطوفہ  
 ۱۱۲۔ جملہ معطوفہ  
 ۱۱۳۔ اور کہتے  
 ۱۱۴۔ ہیں کہ جو  
 ۱۱۵۔ جو  
 ۱۱۶۔ عطف کے  
 ۱۱۷۔ جملہ اول  
 ۱۱۸۔ معطوف  
 ۱۱۹۔ ہو جیسے  
 ۱۲۰۔ یاد و خالد  
 ۱۲۱۔ رفت  
 ۱۲۲۔ اس میں  
 ۱۲۳۔ خالد رفت  
 ۱۲۴۔ جملہ معطوفہ  
 ۱۲۵۔ ہے



مخفی نہ ہے کہ حسب طرہ سے فعل متعدی فاعل مفعول دونوں کی خواہش رکھتا ہے  
اسی طرح افعال ناقصہ اسم و خبر کی خواہش رکھتے ہیں اور وہ اسم بجائے او  
فاعل کے ہو کر آتا ہے اور خبر بجائے مفعول کے جیسے شذریذ عالم اس جگہ  
شذریذ ناقص ہے اور زید اس کا اسم اور عالم اس کی خبر ہے پس شذریذ ناقص اپنے  
اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا ہے۔

زبان فارسی میں فاعل کبھی فعل سے اول اور کبھی آخر بفاصلہ یا بفاصلہ آتا ہے  
اور وحدت و جمعیت اور غیبت اور حضور اور تکلم میں فعل کا فاعل کے ساتھ آتا ہے  
شرط میں مگر جب غیر ذمی سوج فاعل واقع ہو تو اس کے لیے کبھی فعل واحد لا یرید  
کبھی جمع جیسے سخندان در میان آمد و سخندان در میان آمدند۔

اور زبان فارسی میں تقدیم و تاخیر مرجع کا کچھ لحاظ نہیں ہوتا بخلاف باب کے  
کہ وہاں مؤخر لانا مرجع کا ممنوع ہے۔

# باہر خرم اس فن تہجی کے نمونہ الف

الف فارسی میں چند معانی کے واسطے استعمال کیا جاتا ہے چنانچہ قسم  
اوسکی مع مثال ہر ایک کے ذیل میں لکھی جاتی ہیں +  
کثرت۔ جیسے بسا و خوشا شعر سعدی سے بسا پادشاہان سلطان نشان +  
بسا پہلوانان کشورستان +  
مصدر۔ پہنا و درازا اور بعضوں نے اس الف کو الف تہجی بھی لکھا ہے +  
اتصال۔ اور الف اتصال مہر جو دو بھینس کلموں کے درمیان میں  
واسطے ملائے مہر کے واقع ہونے کا نشان ہے کہ اباب در واد و شعر  
لبا لبست ز خون جگر پایا کہ دم تخت چنین شد مگر حواکہ +  
قسم۔ حق اور با شعر سعدی سے تھا کہ با عفت و دوزخ برابر است +  
رفیق۔ با پر دی ہمسایہ در بہشت +  
مشکل۔ مشکل و اول ملاوہ +  
نائد۔ اسم کے ساتھ جیسے شکر و شکر کہ اصل میں شکر و شکر تھا  
اور کچھ اور اسم گارزائد فعل کے ساتھ جیسے گفتا اور رفتا +  
عطف۔ شباروزی +

الف فارسی میں چند معانی کے واسطے استعمال کیا جاتا ہے چنانچہ قسم اوسکی مع مثال ہر ایک کے ذیل میں لکھی جاتی ہیں + کثرت۔ جیسے بسا و خوشا شعر سعدی سے بسا پادشاہان سلطان نشان + بسا پہلوانان کشورستان + مصدر۔ پہنا و درازا اور بعضوں نے اس الف کو الف تہجی بھی لکھا ہے + اتصال۔ اور الف اتصال مہر جو دو بھینس کلموں کے درمیان میں واسطے ملائے مہر کے واقع ہونے کا نشان ہے کہ اباب در واد و شعر لبا لبست ز خون جگر پایا کہ دم تخت چنین شد مگر حواکہ + قسم۔ حق اور با شعر سعدی سے تھا کہ با عفت و دوزخ برابر است + رفیق۔ با پر دی ہمسایہ در بہشت + مشکل۔ مشکل و اول ملاوہ + نائد۔ اسم کے ساتھ جیسے شکر و شکر کہ اصل میں شکر و شکر تھا اور کچھ اور اسم گارزائد فعل کے ساتھ جیسے گفتا اور رفتا + عطف۔ شباروزی +



۱۰ اصل الف و و شواذ  
۱۱ مثلاً ابرو و ابرو و ابرو  
۱۲ مثلاً ابرو و ابرو و ابرو  
۱۳ مثلاً ابرو و ابرو و ابرو  
۱۴ مثلاً ابرو و ابرو و ابرو  
۱۵ مثلاً ابرو و ابرو و ابرو  
۱۶ مثلاً ابرو و ابرو و ابرو  
۱۷ مثلاً ابرو و ابرو و ابرو  
۱۸ مثلاً ابرو و ابرو و ابرو  
۱۹ مثلاً ابرو و ابرو و ابرو  
۲۰ مثلاً ابرو و ابرو و ابرو

۱۰ دھا۔ کنا و شواذ۔  
۱۱ اصلی۔ الف اصلی وہ ہے کہ جسکے حذف کرنیسے لفظ بمعنی رہ جائے  
مثلاً ابرو و ابرو و ابرو۔  
۱۲ اصلی۔ الف اصلی وہ ہے کہ جسکے حذف ہونیسے معنی لفظ کے برقرار رہن  
مثلاً ابرو و ابرو و ابرو۔  
۱۳ تحسین۔ جیسے سلطانیا و درویشیا۔  
۱۴ نداء۔ خداوند خسر و۔  
۱۵ مذہب۔ درو و رینا خسر و۔  
۱۶ تمام و مختصر۔ سراپا و سر۔  
۱۷ بدل۔ بدل الف کا کئی حرفوں کے ساتھ ہوتا ہے وال کے ساتھ جیسے  
باین و بدین ہ کے ساتھ جیسے ارچند و ہرچند و سنگھارا و سنگھارہ یا  
ساتھ جیسے ارمنغان و یرمنغان۔  
۱۸ ریح اجتماع ساکنین۔ جیسے ساتھ اندو کروہ اندو کفہ ام و نہادہ ام۔  
۱۹ محذوف۔ اور اور افتادہ و قادہ۔  
۲۰ تنوین۔ جیسے یقیناً و معاً۔  
۲۱ اسباع۔ جیسے تابانا و درخشانہ۔  
۲۲ فاعلی۔ دانا و بینا۔

مفعولیت۔ جیسے پذیرا باد یعنی پذیرفتہ باد۔  
 لیاقت۔ جیسے خوانا و پذیرا ع پذیرا سخن بود شد جاگیر۔  
 تعظیم۔ جیسے طالب اوصاف۔  
 بمعنی است۔ در شقا گردن طاعت نہادن۔ مصرع زود اگر کہ گشت غنیمت  
 گل شربت جہم را۔

## حرف الباء

باء۔ لغت میں بمعنی ہر و حریص لذت نفسانی ہی اور فارسی میں معانی  
 ذیل میں استعمال کیا جاتا ہے۔  
 بای اوصاف۔ اسم کو فعل سے ربط دیتی ہے اور فائدہ صدہ کا بخشی ہے  
 دہم و رنگ و رنگ۔

معیت۔ جیسے اسی بازمین مکتل خریدم شعر سعدی  
 مروت نہا شد بدی باکے کز نیکوئی دبدہ باشی  
 علت۔ شعر سعدی سے بظن آدمی بہرست دوا۔ دوا تو یہ گنگوئی صوا  
 سبب۔ شعر سعدی سے باہر شش جو از عدم نقش لب کہ داند جزا و دل انکست  
 ظرف مکانی۔ شعر سعدی سے شہری آمد ز دریا کنار۔ بزرگی دران باحیث شہر  
 ظرف مانی۔ شعر سعدی سے بعد می نیم آرام خلق۔ پس از تو ندانم سر انجام خلق  
 قریب۔ چون بدخت گل برسم امی قریب بدخت گل برسم۔

بازمین مکتل خریدم شعر سعدی  
 مروت نہا شد بدی باکے کز نیکوئی دبدہ باشی  
 علت۔ شعر سعدی سے بظن آدمی بہرست دوا۔ دوا تو یہ گنگوئی صوا  
 سبب۔ شعر سعدی سے باہر شش جو از عدم نقش لب کہ داند جزا و دل انکست  
 ظرف مکانی۔ شعر سعدی سے شہری آمد ز دریا کنار۔ بزرگی دران باحیث شہر  
 ظرف مانی۔ شعر سعدی سے بعد می نیم آرام خلق۔ پس از تو ندانم سر انجام خلق  
 قریب۔ چون بدخت گل برسم امی قریب بدخت گل برسم۔



صحبت - شعر - عقل گشتم ہنسفریک کو چہ ہاں بخودی پو شدریشہ ریشہ  
دہنم از خوار است لہما ب

۹ قسم - شعر نظامی - بیزدان کہ ہر شش و شصت پو بزرشت کو ضمیر کہہ  
۱۰ برامی - شعر سعدی کہ کہ آمد عمارت نو ساخت پو رفت منزل بگیری پو رفت  
۱۱ استعانت - شعر سعدی - بشکرتوان کردین کا زار و گورنہ چہ بنیزد از یک  
۱۲ زائد - ماضی پر شعر سعدی - بگھاوار تر مجا لم نماند پو چہ پریم کہ نیروی بال مماند  
بابے زائد مضارع اور امر اور اسم پر جیسے بخواب و بکین و بغیر اور جو بے مایل  
دریا بر آتی ہی وہ بھی نہ اند ہوتی ہی جیسے شعر سعدی سے بدتر یاد و نفاق بیشمار  
اگر خواہی سلامت بر کنار بہت \*

۱۳ حذف - جیسے شعر سعدی سے غمٹھای کہنہ بدرد دل حلقہ میزند سانی  
بگو کہ سیکہ راز رفت درو کنند پو رفت و رتب کی جگہ رفت مرقع ہوا اور ہاظر  
و قسم و استعانت بھی محذوف ہو جاتی ہی مثلاً خانہ میزم - امی بخانہ میزم و جان تو  
چنین خواہم - امی بجان تو چنین خواہم کرد - و این کتاب دست خود نوشتہ ام  
ای دبست خود نوشتہ ام اور اہل فارس کے نزدیک یہ حذف کتاب کا فصیح ہے  
۱۴ عوض - جیسے شعر سعدی سے لغیر خود و لغیر و غشش شیم کہ ہم آتش فقر و تنگ  
۱۵ مقدار - جیسے شعر سعدی سے بیجم جید کہ سلطان ستم و از مہ زینہ شکر تان  
۱۶ توسل - جیسے شعر سعدی سے خدا یا بحق نبی غلط کہ کہ قبول بیان کہم خاتمہ



[illegible]

۱۔ حق تعالیٰ نے ہر انسان کو اپنے لیے ایک نیکو عمل کی بات کی ہے۔  
 ۲۔ حق تعالیٰ نے ہر انسان کو اپنے لیے ایک نیکو عمل کی بات کی ہے۔  
 ۳۔ حق تعالیٰ نے ہر انسان کو اپنے لیے ایک نیکو عمل کی بات کی ہے۔  
 ۴۔ حق تعالیٰ نے ہر انسان کو اپنے لیے ایک نیکو عمل کی بات کی ہے۔  
 ۵۔ حق تعالیٰ نے ہر انسان کو اپنے لیے ایک نیکو عمل کی بات کی ہے۔  
 ۶۔ حق تعالیٰ نے ہر انسان کو اپنے لیے ایک نیکو عمل کی بات کی ہے۔  
 ۷۔ حق تعالیٰ نے ہر انسان کو اپنے لیے ایک نیکو عمل کی بات کی ہے۔  
 ۸۔ حق تعالیٰ نے ہر انسان کو اپنے لیے ایک نیکو عمل کی بات کی ہے۔  
 ۹۔ حق تعالیٰ نے ہر انسان کو اپنے لیے ایک نیکو عمل کی بات کی ہے۔  
 ۱۰۔ حق تعالیٰ نے ہر انسان کو اپنے لیے ایک نیکو عمل کی بات کی ہے۔



اور کبھی بابے موحده کے ساتھ جیسے پیروزہ و فیروزہ و پیل و فیل و سپید  
و سفید و بردہ و پردہ \*

## حرف التاء

تا کے معنی لغت میں خمیر سر جوش کے ہیں اور استعمال فارسی میں ضمیر  
واحد حاضر مفعول اضافی کی ہے جیسے گفت دولت اور جب ابتدا میں مضموم آتی ہے اور  
اوسکے بعد کوئی اور لفظ نہ ملے تو اس نام لفظ کی واسطے واو معدولہ اوسکے بعد یاد  
کیا جاتا ہے اور یہ واو کبھی تلفظ میں آتا ہے اور کبھی نہیں آتا۔ اول کی مثال شعر سعدی  
سے دوستان را کجا کنی محروم تو کہ بادشمان نظر داری۔ واو معدولہ کہ توت  
جیسے شعر سعدی سے تو اصل وجود آمدی از نخست \* و اگر ہر جہ موجود شد فرع  
اور جب یہ تاء دوسرے کلمہ سے ملتی ہے تو ضرورت زیادہ کرنے اور  
کی نہیں ہوتی جیسے (ست) و ترا اور آخر کلمہ میں ساکن آتی ہے جیسے شعر  
سعدی سے خدایت شاگفت تو جیل کرد \* زمین بوس قد تو جیل کرد \*  
نہر سند زبان بستہ دار \* تا ت گونہ گونہ زینار \* اور کبھی معنی خود کے  
ہی شعر نظامی سے چان گرم کن غم را یم تو \* کہ خرم دل آیم چو آیم تو \* اور  
گیرم کہ غمت نیست غم با ہم نیست \* اور کبھی نہ آتی ہے جیسے فرشتہ و فرشت  
سے زبانش کرد یا سخا و فرشت \* نہاد از موی بڑیدہ انگشت \* اور تا لفظ  
ایت و انت کبھی زیادہ معنی تحسین و زہی کے آتی ہے اور کبھی ضاف الیہ کی آتی ہے اور

حرف التاء کی ابتدا میں مضموم آتی ہے اور کبھی تلفظ میں آتا ہے اور کبھی نہیں آتا۔ اول کی مثال شعر سعدی سے دوستان را کجا کنی محروم تو کہ بادشمان نظر داری۔ واو معدولہ کہ توت جیسے شعر سعدی سے تو اصل وجود آمدی از نخست \* و اگر ہر جہ موجود شد فرع اور جب یہ تاء دوسرے کلمہ سے ملتی ہے تو ضرورت زیادہ کرنے اور کی نہیں ہوتی جیسے (ست) و ترا اور آخر کلمہ میں ساکن آتی ہے جیسے شعر سعدی سے خدایت شاگفت تو جیل کرد \* زمین بوس قد تو جیل کرد \* نہر سند زبان بستہ دار \* تا ت گونہ گونہ زینار \* اور کبھی معنی خود کے ہی شعر نظامی سے چان گرم کن غم را یم تو \* کہ خرم دل آیم چو آیم تو \* اور گیرم کہ غمت نیست غم با ہم نیست \* اور کبھی نہ آتی ہے جیسے فرشتہ و فرشت سے زبانش کرد یا سخا و فرشت \* نہاد از موی بڑیدہ انگشت \* اور تا لفظ ایت و انت کبھی زیادہ معنی تحسین و زہی کے آتی ہے اور کبھی ضاف الیہ کی آتی ہے اور

برایانہ جیسے شعر صبح بادل چمید ہوا طشت نہ پاتا تو ز خود دست بشوئی نگہ  
تنبیہ - شعر سعدی سے اَلَا تَبْتَغٰی نَخْبِیْ کہ نوم پر حرمت جہنم سالار قوم

**Find More : [www.igbalkalmati.blogspot.com](http://www.igbalkalmati.blogspot.com)**



## حرف التام

تاما۔ لغت میں یعنی نرم چیز و بمعنی چست نرم کے ہی اور آٹھ حروف منقوطہ تبا  
عربی میں سے ہی اور لغت میں جو (تے) آیا ہی تو یہ لفظ ترکی ہی کہ نام لڑ  
اور سیاب کا تھا اور کیوثر میں کاف فارسی و تافوقانی ہی نہ تاسے مثلاً

## حرف الجیم

جیم لغت میں بمعنی شترست ہی اور فارسی میں کاسے معراج و شین منقوطہ اور کاس  
فارسی سے بلی جانی ہی جیسے باج و باز شعرے پر پیداز دست شاپان طریف باج  
برغان ہوا آور و تالاج و کاج و کاش شعر محمودہ جمال خود ایا از روی نہان کرد  
نگاہی بیشش محو ای کاج و اور کاف فارسی سے تبدیل ہوا ہی جیسے گیلان  
و جیلان و گوہر و جوہر و اور تاسے مثلاً فوقانیہ سے تبدیل ہوا ہی جیسے تالاج  
و تارات اور جیم فارسی کبھی کاف تازی سے تبدیل ہوتی ہی جیسے زاک و زاک و اور  
گنجی اسے بمعنی جیسے زچہ و زہ و پشک و زشک و اور کبھی شین منقوطہ سے  
جیسے کاجی و کاشی و اور آخر کلید میں مفتوح صرح ہائے مخفی تصغیر کا فائدہ دی ہی  
دیک و گچہ و مور و مورچہ اور کبھی یاے تختانی اوسکے ماقبل زیادہ کیجاتی ہی جیسے  
و کلیچہ و رچہ و شکیرہ و دوشیزہ کہ اہل میں یہ دونوں لفظ شکیرہ و دوشیزہ کے بعد  
چ ز سے تبدیل ہو گئی اور چہ کبھی تنظیم کے واسطے آتی ہی جیسے سع  
اسد السدر چہ باب اسنخت و اور کبھی واسطے حاک کے آتی ہی جیسے مصرعہ

تاما۔ لغت میں یعنی نرم چیز و بمعنی چست نرم کے ہی اور آٹھ حروف منقوطہ تبا  
عربی میں سے ہی اور لغت میں جو (تے) آیا ہی تو یہ لفظ ترکی ہی کہ نام لڑ  
اور سیاب کا تھا اور کیوثر میں کاف فارسی و تافوقانی ہی نہ تاسے مثلاً  
جیم لغت میں بمعنی شترست ہی اور فارسی میں کاسے معراج و شین منقوطہ اور کاس  
فارسی سے بلی جانی ہی جیسے باج و باز شعرے پر پیداز دست شاپان طریف باج  
برغان ہوا آور و تالاج و کاج و کاش شعر محمودہ جمال خود ایا از روی نہان کرد  
نگاہی بیشش محو ای کاج و اور کاف فارسی سے تبدیل ہوا ہی جیسے گیلان  
و جیلان و گوہر و جوہر و اور تاسے مثلاً فوقانیہ سے تبدیل ہوا ہی جیسے تالاج  
و تارات اور جیم فارسی کبھی کاف تازی سے تبدیل ہوتی ہی جیسے زاک و زاک و اور  
گنجی اسے بمعنی جیسے زچہ و زہ و پشک و زشک و اور کبھی شین منقوطہ سے  
جیسے کاجی و کاشی و اور آخر کلید میں مفتوح صرح ہائے مخفی تصغیر کا فائدہ دی ہی  
دیک و گچہ و مور و مورچہ اور کبھی یاے تختانی اوسکے ماقبل زیادہ کیجاتی ہی جیسے  
و کلیچہ و رچہ و شکیرہ و دوشیزہ کہ اہل میں یہ دونوں لفظ شکیرہ و دوشیزہ کے بعد  
چ ز سے تبدیل ہو گئی اور چہ کبھی تنظیم کے واسطے آتی ہی جیسے سع  
اسد السدر چہ باب اسنخت و اور کبھی واسطے حاک کے آتی ہی جیسے مصرعہ

ہی ہستی چہ برہا سستی + اور کبھی معنی خوب کے آتی ہے جیسے شعر  
چہ خرم نشی کو بہ گم نام دی + ہم آتش نہ پیش ہم مرغ می +  
معنی علت جیسے شعر مجاز شعلہ خساران وفا فی چہ آتش نہ باشد ہزار آت +  
معنی استفہام مخفف چہ خیر شعر بیدل ملبس بودن ساز کو ہزار عدم  
میسو شرم اسجام چہ آغاز کوہ اور کبھی معنی حسرت کے آتی ہے جیسے - اگر فلک یاسین  
بودے چہ خوش بودے + اور جب ایک مصرع یا ایک شعر میں کرر واقع ہو تو  
قائدہ معنی تسویہ یعنی برابری کا دیتی ہے جیسے مصرع سعدی - چہ بخت مروان  
چہ بر صی خاک + اور جب حق شرط کے بعد واقع ہو تو اشتنا ضرور لازم آتا ہے  
اشتنا لفظی جیسے شعر گر چہ جہان جگہ بیدی چو روز + لیک جہان دید  
نگشتی ہنوز + اور اشتنا تقدیری جیسے شعر سعدی - گر چہ پیش خرمندہا  
بوقت مصلحت آن کہ در سخن کوشی + یہاں مصرعہ تانی سے پر لفظ لیکن کا مقدر  
ہی اور کبھی معنی اختصار چیز کے مستعمل ہوتی ہے جیسے ہر چہ در انجہ + مصراع  
ہر چہ از دوست میرسد نیکوت +

## حرف الحار

لغت میں حار کے معنی تیز زبان کے ہیں اور یہ حرف بھی منجملہ حروف  
ہشکاء مخصوص زبان بی بی و حیر و حال جو فارسی میں مستعمل ہیں اصل میں  
ہمز و ہال تھا +

اور کبھی معنی حسرت کے آتی ہے جیسے - اگر فلک یاسین  
بودے چہ خوش بودے + اور جب حق شرط کے بعد واقع ہو تو  
اشتنا لفظی جیسے شعر گر چہ جہان جگہ بیدی چو روز + لیک جہان دید  
نگشتی ہنوز + اور اشتنا تقدیری جیسے شعر سعدی - گر چہ پیش خرمندہا  
بوقت مصلحت آن کہ در سخن کوشی + یہاں مصرعہ تانی سے پر لفظ لیکن کا مقدر  
ہی اور کبھی معنی اختصار چیز کے مستعمل ہوتی ہے جیسے ہر چہ در انجہ + مصراع  
ہر چہ از دوست میرسد نیکوت +



خ

## حرف خ

خا کے معنی لغت میں مو کے گردن و مو کے سر پر ہیں اور اہل عرب نے خا کا اور جب آخر کلمہ میں آتا ہے تو اسم فاعل ترکیبی ہو جاتا ہے جیسے یولاد خا و شکر خا و نزار خا اور غین معجزہ سے تبدیل ہوتا ہے جیسے تاخ و ناخ و کینج و کینج اور قاف بدل ہوتا ہے جیسے چخاق و چخاق اور با سے ہوز سے جیسے خجیر و خجیر اور سا و نواخت و پروخت و دوخت و سوخت وغیرہ کے مضارع میں زائے معجزہ سے تبدیل ہو جاتا ہے۔

## حرف الدال

دال لغت میں یعنی زن بہ اندام کے ہے اور آخر کلمہ میں علامت مضارع کی ہے جیسے ساز و پرواز داور تا سے فوقانی سے تبدیل ہوتی ہے جیسے دراج و ترانج و شوید و شویت اور جب دال میں متصل واقع ہوں ایک حذف ہو جاتی ہے جیسے سپید یو اور گرد ہن کہ اصل میں سپید دیو اور گرد ہن تھا شعر سپید یو از تو ہلاک آمدہ است مرا ہم ز تو رو بنجاں آمدہ است اور جبکہ تا فوقانی سے متصل ہوتی ہے تو دھستے رفع ثقالت کے حذف کر دیتے ہیں جیسے زو تر و بکر کہ اصل میں زو تر و بدتر تھا اور کبھی سطا کلامہ اور آخر کلمہ میں ساقط ہو جاتی ہے جیسے شاد باش ہرگز کہ اصل میں شاد باش ہرگز تھا اور کبھی دال معجزہ سے تبدیل ہوتی ہے جیسے آور و آور و بنید و بنید۔

حرف خ کی علامت مضارع کی ہے اور جب آخر کلمہ میں آتا ہے تو اسم فاعل ترکیبی ہو جاتا ہے جیسے یولاد خا و شکر خا و نزار خا اور غین معجزہ سے تبدیل ہوتا ہے جیسے تاخ و ناخ و کینج و کینج اور قاف بدل ہوتا ہے جیسے چخاق و چخاق اور با سے ہوز سے جیسے خجیر و خجیر اور سا و نواخت و پروخت و دوخت و سوخت وغیرہ کے مضارع میں زائے معجزہ سے تبدیل ہو جاتا ہے۔

## حرف ال ذال

ذال لغت میں بمعنی تاج خروس یعنی مرغ کے کیس کہ کہتے ہیں یہ حرف  
ہاشمائی در میان کلمہ کسی کلمہ فارسی کے اول و آخرین نہیں آتا جیسے گذشت  
و پذیرفت اور ذال دال سے بدل جاتی تھی جیسے استاد و استاد و کاغذ و کاغذ  
اور قاعدہ دال و ذال پڑھئے کلاس باجمی میں مندرج ہیں باجمی آنانکہ لغت  
سخن میرانندہ در معرض دال دال را بنشانند قبل می آساکن جنابای بود  
دست و گرنہ دال مجھ خوانند اہل بلخ و غرین کے نزدیک دال مجھ مطلق  
فارسی میں نہیں آتا اور بے تکلف قافیہ دال ذال جمع ہو جاتا ہے

## حرف ال رار

رالغت میں بمعنی کچھ خرد اور مرد کینہ ور کے آیا ہے اور فارسی میں لاسم  
تبدیل ہو جاتا ہے جیسے چار و چنال اور سیلو فر اور سیلو فل اور علامت مفعول کی  
ہی جیسے شعر سعدی رہ دوستان اکجا کنی محروم ہو تو کہ با دشمنان نظرداری  
اور کبھی فائدہ معنی ضافت کا دیتا ہے جیسے شعر کسان افشا ناوک اندر حریف  
کہ گفتی بدوزند سندان تیرہ اور کبھی علامت مفعول خذ و جمع جاتی ہے جیسے مصرع  
کو چلت لب آہن با کزن اور بعد از معجزہ اور از اور برای اور اپنی کے آواز ہوتا ہے  
جیسے شعر محرم از دل شد ای خود کس نمی بینم خاص عالم گزشتن بانی سوز است  
رحمت تو از پی این سوز است بمعنی برائی عہد خدا را کین یک نظر سوے ما

حرف ذال و دال کے درمیان میں کلمہ کسی کلمہ فارسی کے اول و آخرین نہیں آتا جیسے گذشت و پذیرفت اور ذال دال سے بدل جاتی تھی جیسے استاد و استاد و کاغذ و کاغذ اور قاعدہ دال و ذال پڑھئے کلاس باجمی میں مندرج ہیں باجمی آنانکہ لغت سخن میرانندہ در معرض دال دال را بنشانند قبل می آساکن جنابای بود دست و گرنہ دال مجھ خوانند اہل بلخ و غرین کے نزدیک دال مجھ مطلق فارسی میں نہیں آتا اور بے تکلف قافیہ دال ذال جمع ہو جاتا ہے



اور کچھ حروف را آخر اسم سے حذف کر دیا جاتا ہے جیسے پس خفت پس اور  
خفت و خسر صرہ منیرہ منہ دخت اور بیاہ

## حرف الزار

زا کے معنی لغت میں مرد بسیار خوار و زن بد خو کہ ہیں اور فارسی میں  
چند معنی کے واسطے آتا ہے۔ تبیض جیسے مردی از رویان جنین گفت  
جیسے از خوف دشمنان یا اگرہ رستم بایہ جیسے تخت از طلا و مہر از گھر  
ابتدا جیسے از ہند تا سندھ فتم یعنی بر جیسے فلان انفس خود بخوبی میکند یعنی  
استقامت جیسے کار غلطیہ از دست تو نظام یافت یعنی جنس جیسے شعرہ و شہا  
رومی ہزاران پرندہ ز سحاب قائم گویم کہ چند و معنی واسطہ جیسے نالہ عود  
از نفس مجہرت و رنج خوار راحت پالا نگرست اور جیم تازی اور جیم فارسی اور  
سیدین مہملہ اور کچھ غنیمت سے تبدیل ہوتی ہے جیسے باز و باج پر شک و بیشک و یا  
وایاس و گریز و گریغ شہرہ و گشتا گشت افادہ گشتہ و تیغ و گشتندی و جیم لشکر  
اور کھی حذف کیجاتی ہے جیسے کو از و او اور زا امر زایدن ہے اور زافار  
جیم تازی سے تبدیل ہوتی ہے جیسے کار و کاج و لا زور و لا جور و

## حرف سین

نعت میں یعنی فرہ اور مؤسرف کے ہیں اور فارسی میں را جمعہ اور کھی  
جمعہ اور کھی صا و مہملہ اور کھی لے ہوز اور کھی جیم فارسی سے تبدیل ہوتی ہے جیسے ایک

اور کھی صا و مہملہ اور کھی لے ہوز اور کھی جیم فارسی سے تبدیل ہوتی ہے جیسے ایک  
اور کھی صا و مہملہ اور کھی لے ہوز اور کھی جیم فارسی سے تبدیل ہوتی ہے جیسے ایک  
اور کھی صا و مہملہ اور کھی لے ہوز اور کھی جیم فارسی سے تبدیل ہوتی ہے جیسے ایک  
اور کھی صا و مہملہ اور کھی لے ہوز اور کھی جیم فارسی سے تبدیل ہوتی ہے جیسے ایک  
اور کھی صا و مہملہ اور کھی لے ہوز اور کھی جیم فارسی سے تبدیل ہوتی ہے جیسے ایک  
اور کھی صا و مہملہ اور کھی لے ہوز اور کھی جیم فارسی سے تبدیل ہوتی ہے جیسے ایک  
اور کھی صا و مہملہ اور کھی لے ہوز اور کھی جیم فارسی سے تبدیل ہوتی ہے جیسے ایک  
اور کھی صا و مہملہ اور کھی لے ہوز اور کھی جیم فارسی سے تبدیل ہوتی ہے جیسے ایک  
اور کھی صا و مہملہ اور کھی لے ہوز اور کھی جیم فارسی سے تبدیل ہوتی ہے جیسے ایک  
اور کھی صا و مہملہ اور کھی لے ہوز اور کھی جیم فارسی سے تبدیل ہوتی ہے جیسے ایک

## حرف ستھین

نعت میں بمعنی مرد و نذہ ہی اور اسمائے فارسی میں جیم تازی اور یدین محکمہ  
بدلا جاتا ہے جیسے کاج کاشش مشک مسکا اور آخر کلمہ میں شین کا کھنچنا مقصود  
واحد غائب کی ہی شعر (سعدی) بفرمودہ بفر و خندش لبیم کہ ہم آمدن منقیریم  
اور کبھی مضان الیہ جو تاہی شعر (سعدی) کہی کہ خصلت تجر بود و شیرین خود  
از تصور بود بمعنی خود (شعر) نہ خود ہر طرف امی تارش و گزران پر توی کرد  
سنگارش اور آخر صیغہ امر میں جب قبل شین کا کسور ہو تو افادہ حاصل مصداق دیا  
جیسے آمیزش و آمیزش و بخشایش و آمرزشش اور زائد بھی جو تاہی جیسے  
(سعدی) کلام سعادت کی بر بیزش و کلیہ تم تفاوت کی در بیزش +

علاء اللہ علیہ السلام کے فرزند کی اور اس کو جو میں نے  
اس کے لئے تیار کیا ہے وہی ہے جس کا نام ہے  
کی کہ عادت غور سے لے کر  
جس میں اس کا فرق ہو گیا  
رشتہ کی کہ شایع شدہ  
رضا و سکون حال بن جائے  
اور ایک کلمہ کہ  
کلام سعادت سر آئے  
نہیں ہے اور ایک کی



ص

## حرف صا و مہملہ

یہ حرف بھی منجملہ حروف ہشگنانہ مخصوصہ بان عجمی ہی اور صا و کرا کا صحیح  
کرنے سے اور استعارۃ صا و کو آنکھ سے نسبت دیتے ہیں +

ض

## حرف ضا و

ضا و کے لغوی معنی مرغ آواز دہندہ اور خصوصیت کرنا کے ہیں اور یہ حرف  
بھی منجملہ حروف ہشگنانہ عجمی ہی +

ط

## حرف طا و

طا کے لغوی معنی مرد حریص کے ہیں اور یہ بھی حرف ہشگنانہ عجمی  
میں سے ہی اور ال مہملہ سے بلا جاتا ہے جیسے خطبہ و خدشہ و خرا و خرا  
(شعر) قریرا ز استغاثش خرا و + رنہ کردہ است کجرونی نہا و +

ظ

## حرف ظا و

ظت میں معنی زن کلان پستان کے ہے اور منجملہ حروف عجمی ہی +

ع

## حرف عین

عین کے لغوی معنی ناف شتر اور بلاء و مادی اور پیری کے ہیں اور  
علاوہ اسکے اور بہت سے معنی ہیں اور منجملہ حروف ہشگنانہ عجمی ہی +

غ

## حرف غین

بمعنی ابرسیاہ کے ہے اور کاف فارسی اور زائر جمعہ سے بل ہوتا ہے جیسے لغام

حرف

موت

موسکاف

شہر طبرستان (شہر سجدہ)

چون که کرد و ای صد فرخنده

ز قدرِ رفیعیت بدرگاهِ

کتابخانه شخصی گدایان حیل

بہمان و السلاطین طغیاء

۲  
ایمانیہ مدرسہ

شکر کہ فرمانہ ام کہ مفعول

بیدل بود منیر اول گریه

بعضی کس (شعر سعدی)

گفتند که انترنایمید

کہ ترسد کہ در ملک است آید گزند

علت (شم سہی)

ز لشکر بود و در شاهنشاهی

کر کے مرقہ یہ تہنا نگر و حما

کریں گی " ایک آدمی کو کہیں نہیں دیکھا ہے تو ہمارے ہاں تو وہ ایک بڑا نامور آدمی ہے۔ نقضان سے دریافت کیا کہ وہ کس ہاں کلیم ہے اس کے نقضان کو دیکھتے ہیں وہ خود بخود اپنے نقضان کے ساتھ نکلتا ہے۔



[illegible]

Figure 1.





اول ضمیر مستکرم فاعلی ہی اور میثم ثانی منفعلی کی مثال ہی اور ضمیر اضافی کی مثال  
یہی (شعر عربی) حالتی یا ہم کہ اگر تکفیر من کا فر شونہ گزرو و از زبانم لیس فی القی سہ  
اور میثم اور خود کے معنی بھی آتا ہی جیسے (شعر) اسی مرار بشتی اعمال نو سیدی  
دورم از حسن عمل چون و سیدی از گناہ یہ مثال میثم کے معنی کی ہی اور خود  
معنی کی مثال یہی ہی (شعر) چون نام مردم بشتی برم یہ گویم بجز غیبت با دم  
اور میثم نہی اکثر امر کے صیغے پڑتا ہی مکن و مخور و مرن اور کجی کلہ و حانیہ پچی  
آتا ہی مثلاً مراد و مکناد و مراد کے اور آخرین جو میثم ساکن آتا ہی اور کو میثم  
نسبت یا تخصیص یا میثم تعین محل احوال کہتے ہیں جیسے ہم دو دم سوم وغیرہ  
اور زائد بھی آتا ہی جیسے (شعر) فی بر سر ہشتم مغیلان یہ گزرو بشتی سپاہ  
پیلان یہ اور باعث قرب مخرج با سے تبدیل ہوتا ہی جیسے غیب و عزم اور  
جب و کلون کے دو میثم ایک جگہ جمع ہوں تو ایک کا حذف کر دینا جائز ہی جیسے  
(شعر) در و صو کن نہمین استخاہ ریز بردست روی نہمین اور یہ قیاد حرد  
مکرہ میں اکثر جاری ہی کچھ خاص میثم کی خصوصیت نہیں ہی۔ اور میثم کبھی فون کے  
ساتھ تبدیل ہوتا ہی جیسے کجیم و کجین یعنی گریستوان۔ اور غلبے مجھ سے  
تبدیل ہوتا ہی جیسے رخ و برم یعنی تالاب۔ اور غین مجھ سے تبدیل ہوتا ہی  
پیانہ و پیخانہ اور فال سے جیسے مخیر و مخیر یعنی خار مہیز اور واسطے تانیت کے  
بھی آتا ہی جیسے خانم و بیگم

یہی (شعر عربی) حالتی یا ہم کہ اگر تکفیر من کا فر شونہ گزرو و از زبانم لیس فی القی سہ  
اور میثم اور خود کے معنی بھی آتا ہی جیسے (شعر) اسی مرار بشتی اعمال نو سیدی  
دورم از حسن عمل چون و سیدی از گناہ یہ مثال میثم کے معنی کی ہی اور خود  
معنی کی مثال یہی ہی (شعر) چون نام مردم بشتی برم یہ گویم بجز غیبت با دم  
اور میثم نہی اکثر امر کے صیغے پڑتا ہی مکن و مخور و مرن اور کجی کلہ و حانیہ پچی  
آتا ہی مثلاً مراد و مکناد و مراد کے اور آخرین جو میثم ساکن آتا ہی اور کو میثم  
نسبت یا تخصیص یا میثم تعین محل احوال کہتے ہیں جیسے ہم دو دم سوم وغیرہ  
اور زائد بھی آتا ہی جیسے (شعر) فی بر سر ہشتم مغیلان یہ گزرو بشتی سپاہ  
پیلان یہ اور باعث قرب مخرج با سے تبدیل ہوتا ہی جیسے غیب و عزم اور  
جب و کلون کے دو میثم ایک جگہ جمع ہوں تو ایک کا حذف کر دینا جائز ہی جیسے  
(شعر) در و صو کن نہمین استخاہ ریز بردست روی نہمین اور یہ قیاد حرد  
مکرہ میں اکثر جاری ہی کچھ خاص میثم کی خصوصیت نہیں ہی۔ اور میثم کبھی فون کے  
ساتھ تبدیل ہوتا ہی جیسے کجیم و کجین یعنی گریستوان۔ اور غلبے مجھ سے  
تبدیل ہوتا ہی جیسے رخ و برم یعنی تالاب۔ اور غین مجھ سے تبدیل ہوتا ہی  
پیانہ و پیخانہ اور فال سے جیسے مخیر و مخیر یعنی خار مہیز اور واسطے تانیت کے  
بھی آتا ہی جیسے خانم و بیگم

حرف واو

لغت میں یہ جہنی کو ہانِ شتر اور عربی میں شترم کے واسطے آتا ہے جیسے اسد اور  
فارسی میں شترم کا ہوتا ہے معروف مجہول جسکے قبل ضمہ خالص ہو وہ معروف کہلاتا ہے  
جیسے طور و نور و طور اور جسکے قبل ضمہ غیر خالص ہو تو مجہول ہی جیسے نور و نور  
و شور اور قافیہ معروف کا مجہول کے ساتھ بھی صحیح ہی جیسے (شعر)

مسجد جامع امام رضا علیه السلام  
تبریز







گفتہ دنا گفتہ پشیمانیت اور کبھی و فعل غیر متجانس کے درمیان میں واقع ہوتا  
ہی جیسے شعر نظامی ۛ چنان فتنہ آمدہ باز پس کہ ناید در اندیشہ بیچکس ۛ اور  
لبھی و ہم کے درمیان میں واقع ہوتا ہی جیسے شعر نظامی ۛ پناہ بلندی  
و بستی قونی ۛ ہمہ نیستند اسچہستی قونی ۛ اور شرمین ہیہ واکثر مفتوح محفوظ ہوتا  
ہی اور نظم میں بہت کم صرف الفاظ معرکہ کے قبل محفوظ ہوتا ہی مثلاً قبل حرکت  
اور ابتدائی شعر غنائی میں اور قبل لفظین اور آن اور آرا اور آرا اور گرجے (شعر)  
ۛ اسی خرد بخشش بخیر و بخشای ۛ وی درون پرور و برن آری (شعر) ۛ  
و گنجت بچنین ہوسی ۛ دین عمارت بسر نہر کسی ۛ مصرع و زین گرتہج بار  
اور جیسے ورنہ و گرنہ۔ اور اکثر نظم میں تخفیف کی واسطے اسکا قبل مضموم پڑھا جاتا  
اور بجز ضمیمہ کے اور کچھ مضموم نہیں ہوتا جیسے (مصرعہ) گبر و ترسا خطیفہ خور دار  
اور کبھی او عطف مقدر بھی ہوتا ہی جیسے (مصرعہ) میں از شرمین شمع من شمع  
واو حالہ وہ کہ جو حال یا حالانکہ معنی میں آجے جیسے (شعر سعدی) بلند  
پیش قدرت خجل ۛ تو مخلوق تو دم هنوز آب گل ۛ و او تصغیر آخر اسم میں آتا ہی  
بسر و خرد (مصرعہ) برش نظری اسکی اسی سر و ہمارہ ہمارہ اہل خسان کا ہی  
اور او تصغیر اسمی ہندی میں یا وہ فعل ہوتا ہی مثلاً فضلہ حسنو فضلہ حسنو غرہ  
اور او ملازمت یعنی لزم آتا ہی جیسے (مصرعہ) میری صعب چنین گفتہ اند۔  
اور تصغیر اسمی وہ سہو کے درمیان آتی جیسے معنی آگاہ میں جیسے لجامی تو ضعف و توانائی

اور کبھی و فعل غیر متجانس کے درمیان میں واقع ہوتا  
ہی جیسے شعر نظامی ۛ چنان فتنہ آمدہ باز پس کہ ناید در اندیشہ بیچکس ۛ اور  
لبھی و ہم کے درمیان میں واقع ہوتا ہی جیسے شعر نظامی ۛ پناہ بلندی  
و بستی قونی ۛ ہمہ نیستند اسچہستی قونی ۛ اور شرمین ہیہ واکثر مفتوح محفوظ ہوتا  
ہی اور نظم میں بہت کم صرف الفاظ معرکہ کے قبل محفوظ ہوتا ہی مثلاً قبل حرکت  
اور ابتدائی شعر غنائی میں اور قبل لفظین اور آن اور آرا اور آرا اور گرجے (شعر)  
ۛ اسی خرد بخشش بخیر و بخشای ۛ وی درون پرور و برن آری (شعر) ۛ  
و گنجت بچنین ہوسی ۛ دین عمارت بسر نہر کسی ۛ مصرع و زین گرتہج بار  
اور جیسے ورنہ و گرنہ۔ اور اکثر نظم میں تخفیف کی واسطے اسکا قبل مضموم پڑھا جاتا  
اور بجز ضمیمہ کے اور کچھ مضموم نہیں ہوتا جیسے (مصرعہ) گبر و ترسا خطیفہ خور دار  
اور کبھی او عطف مقدر بھی ہوتا ہی جیسے (مصرعہ) میں از شرمین شمع من شمع  
واو حالہ وہ کہ جو حال یا حالانکہ معنی میں آجے جیسے (شعر سعدی) بلند  
پیش قدرت خجل ۛ تو مخلوق تو دم هنوز آب گل ۛ و او تصغیر آخر اسم میں آتا ہی  
بسر و خرد (مصرعہ) برش نظری اسکی اسی سر و ہمارہ ہمارہ اہل خسان کا ہی  
اور او تصغیر اسمی ہندی میں یا وہ فعل ہوتا ہی مثلاً فضلہ حسنو فضلہ حسنو غرہ  
اور او ملازمت یعنی لزم آتا ہی جیسے (مصرعہ) میری صعب چنین گفتہ اند۔  
اور تصغیر اسمی وہ سہو کے درمیان آتی جیسے معنی آگاہ میں جیسے لجامی تو ضعف و توانائی



سہانندی + زنا دانی بدنامی رسانندی + اور جب کوئی ہم سپاہ ہو کہ جسکے اکثر آدمی  
ہو اور اسکے آخرین ایسے سستی لگانی منظور ہو تو بجائے اوس ایسے سستی کے  
دا کو ماقبل ایسے اصلی کلمہ کے زیادہ کہہ دیتے ہیں جیسے دہلوی غزنوی اور بھی  
قبل ایسے تروید کے زائد آتا ہی جیسے (شعر) اگر چشمش نیارم بوبہ داؤن +  
دیباخ برکت پائش نہاؤن + اور جب دوحرفی ہم لفظ مند کے ساتھ ہو  
تو بیچ میں براؤ زائدہ لایا جاتا ہی جیسے تو مند اور برہ مند اور بائے مخد اور بافار  
اور فا اور سہزہ سے تبدیل ہوتا ہی جیسے نوشت اور فشت دوم دپام ویاؤ  
ویافہ وطاؤس وطاؤس وکاؤس وکاؤس اور بھی حذف دیا جاتا ہی  
جیسے خاموشی اور خامشی اور ہوش اور ہش +

## حرف ہا

ہا کے معنی رک کے کہ منہ پر طمچا نیچہ مارنا اور اسکی دو تھیں ہن او  
اصلی جسکو ملفوظی کہتے ہیں دوم اصلی جسکو مخفی بھی کہتے ہیں ہا اصلی جملہ  
حالات میں بحال ہتی ہی جیسے گرہ و گرہما وزرہ و زرہما اور حالت تصغیر  
میں مفتوح اور اضافت کی وقت مکسور ہو جاتی ہی جیسے گرہک و زرہک و گرہما  
وزرہ من اور ہاے اصلی بروقت جمع ہونے دوسری ہا کے ساتھ  
کر دی جاتی ہی جیسے اگلیہا و لالہا و پالہا و جامہا و خامہا اور ہاے وصیبت  
انہما مفتوحہ قبل آخر کلمہ میں آتی ہی اور صرف چار جگہ انہما کے قبل لگاتی ہی یعنی

طہ (زجر) اگر کوئی لکھ کر دوسرے کو دے یا کوئی دوسرے کو دے یا کوئی دوسرے کو دے

کہ وجہ دہ و سہ میں اور ہاے و صلی حافی مفقودہ دل کی واسطے آتی ہے  
 رائد اور یہ صرف فصاحت کی واسطے آتی ہے معنی سے کچھ علاقہ نہیں رکھتی  
 میں جیسے گفتہ بودم و رفتہ بودم و آئختہ و یافتہ اور اسم میں جہت فقہ شتباہ  
 جیسے خانہ و جامہ سے اسی متاع و دربار و جان انداختہ ہو گوہر و درجہ و درجہ  
 زبان انداختہ ہو اور اسکا نام ہاے کہتے بھی ہیں۔ تصغیر یہ ہاے آخر اسم میں آتی  
 ہے جیسے بزغالہ اور گو سالہ و غزالہ (شعر) اسی داغ و بال زغم خال تو لالہ را پسند  
 ساخت آہو چشمیت غزالہ را ہاے مچولی دو مایوں کے میان آتی ہے  
 کردہ شد و شنیدہ شد و دیدہ شد۔ ہاے مفعولی کی مثال بستہ و شکستہ و  
 وچیدہ اور اسم میں بھی کہی ہاے مفعولی آتی ہے جیسے (شعر سعدی) زبیدی  
 در ایام اور بخت نہ کہ نالد زبید و سرخ بخت تعیین ہاے کی واسطے جیسے کیا  
 و کیر و زہ و یک شبہ لیاقت۔ الف و نون جمع کے بعد آتی ہے جیسے شانہ  
 و مردانہ اور اسکا نام ہاے نسبت بھی ہے تشبیہ جیسے دندانہ و شانہ و زبانہ  
 تخصیص جیسے زرینہ و شیمینہ و کمینہ۔ ہاے فاعلی جیسے کفندہ و زندہ اور  
 بحالت جمع یہہ ہاے کاف فارسی سے ال حافی ہے جیسے رفتہ و فرنگان و زندہ  
 و زندگان ہاے صفت جیسے خفتہ و سوارہ و پیادہ ہاے عطفی و اضافی  
 و فعل یا چند فعلوں کے بیچ میں عطف و اتصال کی واسطے آتی ہے جیسے یاد کردہ  
 ظاہر کردہ اسی زید آمد و ظاہر کردہ اور کاف فارسی اور یا تجمانی اور کاف تانی

۱۱۶  
 کہ وجہ دہ و سہ میں اور ہاے و صلی حافی مفقودہ دل کی واسطے آتی ہے  
 رائد اور یہ صرف فصاحت کی واسطے آتی ہے معنی سے کچھ علاقہ نہیں رکھتی  
 میں جیسے گفتہ بودم و رفتہ بودم و آئختہ و یافتہ اور اسم میں جہت فقہ شتباہ  
 جیسے خانہ و جامہ سے اسی متاع و دربار و جان انداختہ ہو گوہر و درجہ و درجہ  
 زبان انداختہ ہو اور اسکا نام ہاے کہتے بھی ہیں۔ تصغیر یہ ہاے آخر اسم میں آتی  
 ہے جیسے بزغالہ اور گو سالہ و غزالہ (شعر) اسی داغ و بال زغم خال تو لالہ را پسند  
 ساخت آہو چشمیت غزالہ را ہاے مچولی دو مایوں کے میان آتی ہے  
 کردہ شد و شنیدہ شد و دیدہ شد۔ ہاے مفعولی کی مثال بستہ و شکستہ و  
 وچیدہ اور اسم میں بھی کہی ہاے مفعولی آتی ہے جیسے (شعر سعدی) زبیدی  
 در ایام اور بخت نہ کہ نالد زبید و سرخ بخت تعیین ہاے کی واسطے جیسے کیا  
 و کیر و زہ و یک شبہ لیاقت۔ الف و نون جمع کے بعد آتی ہے جیسے شانہ  
 و مردانہ اور اسکا نام ہاے نسبت بھی ہے تشبیہ جیسے دندانہ و شانہ و زبانہ  
 تخصیص جیسے زرینہ و شیمینہ و کمینہ۔ ہاے فاعلی جیسے کفندہ و زندہ اور  
 بحالت جمع یہہ ہاے کاف فارسی سے ال حافی ہے جیسے رفتہ و فرنگان و زندہ  
 و زندگان ہاے صفت جیسے خفتہ و سوارہ و پیادہ ہاے عطفی و اضافی  
 و فعل یا چند فعلوں کے بیچ میں عطف و اتصال کی واسطے آتی ہے جیسے یاد کردہ  
 ظاہر کردہ اسی زید آمد و ظاہر کردہ اور کاف فارسی اور یا تجمانی اور کاف تانی



اور تائیت سے بدل جاتی ہے جیسے شرمندہ و شرمندگی و شاہگان و  
شاہگان و خامک و مالک و سکلیہ و جمیلہ و علامہ و فہامہ اور اضاوت کے وقت  
ہمزہ ملینت سے بدل جاتی ہے جیسے کر وہ من و غرا کہ ختن و گو سا کہ زرد و سوختہ  
و دندانہ و کلید و گنجینہ زرد اور ہا آخر اسم میں علامت جمع کی ہے جیسے نامہا و نما

## حرف پیا

نعت میں یعنی اس شیر کو کہتے ہیں جو بعد دو پہنے یا لڑکے کے پینے کے  
باقی رہ جاوے اور فارسی میں اس کی دو تہیں ہیں ایک معروف و دوم مجهول  
جسکے قبل کسرۃ تھیں یہ معروف ہے جیسے کر و می و رفی و شرمندگی و فخر و  
اور کسرۃ خالص نہ تو مجهول ہے جیسے آمد و یورے و مرد و یکے  
یا ہی معروف کی کہی تہیں ہیں مصدسی خطاب نسبت مستحکم لیاقت  
مصدقی بعد اسم و اسم فاعل و اسم مفعول سے کہتی ہے جیسے گدائی و بارانی  
و خدائی و عافلی و مفعولی و معزولی (شعر نظامی) خدایا جہاں بادشاہ  
تراست + زما خدست آید خدائی تر است + در روز و ماندگی و معزولی + در دل  
پیش دوستان آید خطاب جیسے (شعر سعدی) میاں موز جز علم گر عافلی ہو کہ ہم  
بودن بود عافلی + یاے عافلی خطابی ہے اور یاے عافلی مصدسی نسبتی ہے  
ہندی زابلی کا بلی یعنی منسوب بہند و منسوب بکاہل منسوب ببل مستحکم ہے  
استادی ملاذی لیاقت جیسے رشتنی و گشتنی اور یا لیاقت بعد از مصدسی

۱۔ (نعت)  
۲۔ شاہگان  
۳۔ شاہگان  
۴۔ شاہگان  
۵۔ شاہگان  
۶۔ شاہگان  
۷۔ شاہگان  
۸۔ شاہگان  
۹۔ شاہگان  
۱۰۔ شاہگان  
۱۱۔ شاہگان  
۱۲۔ شاہگان  
۱۳۔ شاہگان  
۱۴۔ شاہگان  
۱۵۔ شاہگان  
۱۶۔ شاہگان  
۱۷۔ شاہگان  
۱۸۔ شاہگان  
۱۹۔ شاہگان  
۲۰۔ شاہگان  
۲۱۔ شاہگان  
۲۲۔ شاہگان  
۲۳۔ شاہگان  
۲۴۔ شاہگان  
۲۵۔ شاہگان  
۲۶۔ شاہگان  
۲۷۔ شاہگان  
۲۸۔ شاہگان  
۲۹۔ شاہگان  
۳۰۔ شاہگان  
۳۱۔ شاہگان  
۳۲۔ شاہگان  
۳۳۔ شاہگان  
۳۴۔ شاہگان  
۳۵۔ شاہگان  
۳۶۔ شاہگان  
۳۷۔ شاہگان  
۳۸۔ شاہگان  
۳۹۔ شاہگان  
۴۰۔ شاہگان  
۴۱۔ شاہگان  
۴۲۔ شاہگان  
۴۳۔ شاہگان  
۴۴۔ شاہگان  
۴۵۔ شاہگان  
۴۶۔ شاہگان  
۴۷۔ شاہگان  
۴۸۔ شاہگان  
۴۹۔ شاہگان  
۵۰۔ شاہگان  
۵۱۔ شاہگان  
۵۲۔ شاہگان  
۵۳۔ شاہگان  
۵۴۔ شاہگان  
۵۵۔ شاہگان  
۵۶۔ شاہگان  
۵۷۔ شاہگان  
۵۸۔ شاہگان  
۵۹۔ شاہگان  
۶۰۔ شاہگان  
۶۱۔ شاہگان  
۶۲۔ شاہگان  
۶۳۔ شاہگان  
۶۴۔ شاہگان  
۶۵۔ شاہگان  
۶۶۔ شاہگان  
۶۷۔ شاہگان  
۶۸۔ شاہگان  
۶۹۔ شاہگان  
۷۰۔ شاہگان  
۷۱۔ شاہگان  
۷۲۔ شاہگان  
۷۳۔ شاہگان  
۷۴۔ شاہگان  
۷۵۔ شاہگان  
۷۶۔ شاہگان  
۷۷۔ شاہگان  
۷۸۔ شاہگان  
۷۹۔ شاہگان  
۸۰۔ شاہگان  
۸۱۔ شاہگان  
۸۲۔ شاہگان  
۸۳۔ شاہگان  
۸۴۔ شاہگان  
۸۵۔ شاہگان  
۸۶۔ شاہگان  
۸۷۔ شاہگان  
۸۸۔ شاہگان  
۸۹۔ شاہگان  
۹۰۔ شاہگان  
۹۱۔ شاہگان  
۹۲۔ شاہگان  
۹۳۔ شاہگان  
۹۴۔ شاہگان  
۹۵۔ شاہگان  
۹۶۔ شاہگان  
۹۷۔ شاہگان  
۹۸۔ شاہگان  
۹۹۔ شاہگان  
۱۰۰۔ شاہگان



آتی ہے یا یہ مجہول کبرہ غیر خالص فادہ معنی وحدت توصیف تنکیر و استمرار تعظیم  
وزیات کا دیتی ہے یا یہ وحدت جیسے (شعر سعدی) خردمند مری رضاشی نام گرفت  
از جہان کنج غاری مقام + مردی وغاری مین یا یہ وحدت ہے۔ یا یہ توصیف  
کے بعد کان ضرور ہوتا ہے جیسے (شعر سعدی) سے غریب کیا زوگرش سریتا  
بہر در کہ شد هیچ عزت نیافت + اس یا کو بعضوں نے ایمانی بھی کہا  
یا یہ توصیفی اس یا یہ مصدری کو لکھا ہے کہ جو فادہ معنی صفت کا  
دیتی ہے جیسے (شعر) زاغ بغیر تو ہمانی کند + سر کہ رسید پیش تو بانی کند + یا  
تنکیر فادہ معنی غیر معین کا بخششی ہے جیسے (شعر نظامی) جہان را بدین خوبی راستی  
برون انکہ یار گیری خواستی + یا یہ یار گیری تنکیری ہے۔ یا یہ استمراری صفت  
واحد و جمع غائب و مستکمل آپنی جیسے گفتے گفتندے کہتے۔ یا یہ تعظیم  
افادہ معنی بزرگی کا بخششی ہے جیسے (شعر) لائنگلیست کائنات آشام و عش  
تا قرش فر کشیدہ بکام + یعنی لائنگ بزرگ۔ یا یہ امدہ معنی سے کچھ علامہ  
نہیں کہتی محض صاحت کلام کیوں سے آتی ہے اور اکثر بعد اسم و حرفی کے آتی ہے جیسے  
کے و بے و یکے (شعر سعدی) کی رگ برون فت انداز مال + کی زعفرنا  
و خرج عیال + اور جس اسم کے آخر میں کوئی حرف علت ہو اس کے بعد یا زائد ہوا  
بخشی ہے جیسے موی بوی بوی (شعر سعدی) رو بر خاک غم بہا ام ہجر کہ کربا  
می آید + اولیک یا املہ کسلاتی ہے کہ الف بلی جاتی ہے جیسے کا و کرب و کتاب و کتب

یہ تنکیر و استمرار تعظیم  
وزیات کا دیتی ہے یا یہ وحدت جیسے  
از جہان کنج غاری مقام + مردی وغاری مین  
کے بعد کان ضرور ہوتا ہے جیسے  
بہر در کہ شد هیچ عزت نیافت + اس یا کو بعضوں نے ایمانی بھی کہا  
یا یہ توصیفی اس یا یہ مصدری کو لکھا ہے کہ جو فادہ معنی صفت کا  
دیتی ہے جیسے (شعر) زاغ بغیر تو ہمانی کند + سر کہ رسید پیش تو بانی کند + یا  
تنکیر فادہ معنی غیر معین کا بخششی ہے جیسے (شعر نظامی) جہان را بدین خوبی راستی  
برون انکہ یار گیری خواستی + یا یہ یار گیری تنکیری ہے۔ یا یہ استمراری صفت  
واحد و جمع غائب و مستکمل آپنی جیسے گفتے گفتندے کہتے۔ یا یہ تعظیم  
افادہ معنی بزرگی کا بخششی ہے جیسے (شعر) لائنگلیست کائنات آشام و عش  
تا قرش فر کشیدہ بکام + یعنی لائنگ بزرگ۔ یا یہ امدہ معنی سے کچھ علامہ  
نہیں کہتی محض صاحت کلام کیوں سے آتی ہے اور اکثر بعد اسم و حرفی کے آتی ہے جیسے  
کے و بے و یکے (شعر سعدی) کی رگ برون فت انداز مال + کی زعفرنا  
و خرج عیال + اور جس اسم کے آخر میں کوئی حرف علت ہو اس کے بعد یا زائد ہوا  
بخشی ہے جیسے موی بوی بوی (شعر سعدی) رو بر خاک غم بہا ام ہجر کہ کربا  
می آید + اولیک یا املہ کسلاتی ہے کہ الف بلی جاتی ہے جیسے کا و کرب و کتاب و کتب



دوسری دوسری جیسی جیسی اور ایک قسم کی اور یا ہوتی ہی کہ فائدہ معنی مرکب کی  
ہی جیسے (شعر) فردا صبح بندہ فوارا رمی + از چون چرا جلد مترا رمی + اسی حم کر  
اور الف اور یا ہوتے بدلی جاتی ہی جیسے آرام و بیدارم و افراز و بفرار و ساہگاہ  
ورائگان و شاہمگان و شاہگان +

## فصل در بیان مقدر و مخدوۃ بعض الفاظ کی

بیان جوت مفرد زائد کا قبل اسکے بیان حرف تہجی میں نہ کو رہو چکا ہی لیکن  
یہاں ہ الفاظ مرکب زائد لکھے جاتے ہیں کہ جنکے معنی نہیں کیے جاتے۔  
اونکی یہی ہے سر سر برد مگر گاہ ہم ہی کیے یک اور را فرا فردا است  
درون اندرون اندر دگر ہمیدون آن من باز خود بس بدون  
مثال سر و فرزند کی فردوسی سے شعر بنجام مرغوشین باہر ہر بکشت از غم  
جفت بیداد ہر مثال در و بزراند کی سعدی + شبی بکشت از غم کند  
بتکین وجاہ از تلک در گدشت + مثال گاہ زائد امیر خسرو سے روز و شنبہ  
بگاہ جاشگاہ + درمید و نیمہ بیابان ماہ +

نام حرف	نام شعر	مثال
مگر	سعد	ترجمہ برین فباشد مگر
ہمی	ایضا	صبا سعتی عداک
یکی	لا اعلم	کاکلن سچہ بیدار بگل

یہاں ہ الفاظ مرکب زائد لکھے جاتے ہیں کہ جنکے معنی نہیں کیے جاتے۔  
اونکی یہی ہے سر سر برد مگر گاہ ہم ہی کیے یک اور را فرا فردا است  
درون اندرون اندر دگر ہمیدون آن من باز خود بس بدون  
مثال سر و فرزند کی فردوسی سے شعر بنجام مرغوشین باہر ہر بکشت از غم  
جفت بیداد ہر مثال در و بزراند کی سعدی + شبی بکشت از غم کند  
بتکین وجاہ از تلک در گدشت + مثال گاہ زائد امیر خسرو سے روز و شنبہ  
بگاہ جاشگاہ + درمید و نیمہ بیابان ماہ +

[illegible]



الفطامخفف کے بیان میں  
بعض الفطامیہ ہیں کہ جنکے بعض اصلی حروف سبب کثرت اعمال  
گئے ہیں اور جو حروف باقی رہ گئے ہیں انھیں سے ترکیب یا گروہ ہم  
مخفف بولا جاتا ہے تفصیل انکی فہرست ذیل سے معلوم ہوگی ۔

لفظ اصلی	لفظ مخفف	کیفیت	لفظ اصلی	لفظ مخفف	کیفیت
کوہ	کُتھ	لیفیت	ناگاہ	ناگھان	لفظ مخفف
بود	بدو بو		گوہر	گوہن	
ستو	عاجزہ		ناگاہ	ناگھان	
شکوہ	شکھ		انگاہ	انگھان	
ہنوز	ہنن		دہان	دھان	
ہرگز	ہرگن		شاوہار	شاوھان	
گروہ	گروہ		ایسا	ایسان	
انبوہ	انبوہ		اشا	اشان	
اندوہ	اندوہ		شاہ	شاہان	
اکنوں	گنوں		خوشید	خوشید	
خواموش	خواموش		مساہ	مساہ	

لفظ اصلی	لفظ مخفف	لیفیت	لفظ اصلی	لفظ مخفف	لیفیت
خاموش	خوش	راہ	خاموش	خوش	راہ
وامان	وامان	چاہ	وامان	وامان	چاہ
افلاطون	افلاطون	گاہ	افلاطون	افلاطون	گاہ
ارغنون	ارغنون	بین	ارغنون	ارغنون	بین
ایک	ایک	چوآن	ایک	ایک	چوآن
بیرون	بیرون	چونین	بیرون	بیرون	چونین
نہن	نہن	ہفت	نہن	نہن	ہفت
ہشتا	ہشتا	چدل	ہشتا	ہشتا	چدل
چون او	چون او	افغان	چون او	چون او	افغان
		زمین			زمین

وضوح ہو کہ بعض لفظ اصلی لفظ مخفف سے فصیح تر شمار کیے جاتے ہیں جسے  
 گوہ شکوہ ستوہ انبوہ ہمنوز ہرگز اور بعض الفاظ مخفف انہی اصل سے  
 فصیح زیادہ شمار کیے جاتے ہیں جیسے چنان چہن چون ناگاہ ناگمان و ناز  
 لفظ دونوں صورتوں میں برابر کا کہتے ہیں جیسے اکنون کنون خاموش خوش  
 فراموش فراموش اور یہ الفاظ مفید ہیں اور متوسط ہیں اور تباہین سے بچنے والے ہیں



[illegible]

حال مقدر ہونے الفاظ کا بعد کاف بیانیہ وواو عاطفہ کے حروف

**Find More : [www.igbalkalmati.blogspot.com](http://www.igbalkalmati.blogspot.com)**



ملے اگر ارادہ  
 ہو کہ تو میری سبکدوش  
 ہو جاوے گا  
 منہ سے تو نہیں  
 کرتا جی دیر جو چاہتا ہے  
 لگا کہ توں کو مایا ہے  
 میں نے لائق کو مایا نہیں کیا  
 تو تو میری عقل کو  
 نہ کہ میں نے عقل کیا لگا  
 اندک سے نام نہ نہ کہ  
 نام سے ہی کہہ دوں گی  
 نہ کہ نامی سے  
 وہ آفتا نہ کہ خدا  
 ہے کہ وہ بہت صبر والا  
 عقل بخشے والا  
 قیامت بخشے والا  
 دوستوں کی قیامت  
 اور عدم میں  
 موان کی طرح

ہست اور نیت کو اصل میں لفظ است سے بنایا ہی جسکے معنی موجود



ہیں اسطر سے کہ الف لفظ ایست کو ما سے ہونے سے تبدیل کیا ہیست ہو  
 اور پھر ہیست میں سے بسبب کثرت استعمال کے یا اگر نئی ہیست ہو گیا اور پھر  
 اس کا ہونے ہیست کو الف سے تبدیل کیا تو ہیست ہو گیا اور اسطر سے ہیست کی  
 اصل نہ ایست ہی الف بسبب کثرت استعمال کے گر گیا ہیست ہو گیا جس کے معنی  
 یا خیر موجودگی کے ہیں لیکن آخر کو اوس کے معنی بھی محض ہیست ہی اور عدم کے کہ گئے باقی  
 اصل توجہ تھی جو صیغہ مضارع ہی الف عا سے قبل حرف خیر زیادہ کیا اور ہو گیا ہے  
 شور سے شور لیکن پھر اس سبب کثرت استعمال خذف ہو گیا یا درہ گیا۔ لفظ ہیست  
 بحکاف فارسی مشہور ہی لیکن اصل میں نہایت کثرت ہے ہی کس لیے کہ جب ہ خود لفظ  
 عربی ہی تو اوس میں حرف مخصوص فارسی کا آتا غلط ہی ہو سکتا کہ اگرچہ لفظ فارسی ہی لیکن  
 بحکاف تازی سکوفہ صحیح ہی۔ رستم بضم رائے مملوک جو نام پہلوان ایران ہی محض غلط مشہور  
 کس لیے کہ صحیح نام اوس کا بفتح رائے مملوک یعنی رستم ہی۔ اور جہاں اسمیہ کی بہت ہی کہ  
 اوس کی بان ودا بہتر محراب کا بانی کو دروہ شروع ہوا تھا تو شدت دروہ نسبت بجان بھی  
 تھی لیکن جب وضع محل کیا تو بے اختیار زبان فارسی میں جو اوس کی بان فارسی تھی لفظ رستم  
 یعنی میں نے تکلیف دروہ سے مائی پائی منہ سے نکلا چنانچہ گوگون نے وہی نام  
 اوس کے لڑکے کا رکھ دیا اور وہ نام تمام تہا لفظ نوشیروان نام بادشاہ ایران ہی  
 مشہور ہی کس لیے کہ نام اوس کا نوشیروان ہی اور جہاں اسمیہ کی بہت ہی کہ قبل از  
 ولادت اوس کے باپ نے تمام مسلمان عیش و طرب بہیا کر لیا تھا جب کہ تولد فرزند کو



گوش زوہو افور کا پر داران مجلس طرب کو حکم دیا کہ نوشین دان یعنی پودہ شراب  
نوشین دان کہنید ہی فقرہ او سکنا نام ہو گیا اور نہ او کا دو ستر نام کسی بن قباوت تھا اکثر شہا  
نوشین دان نوشیران ہو گیا۔ بغداد کی وجہ تسمیہ کی یہ ہے کہ در اصل نام او کا باغ  
یعنی وہ باغ جس میں نوشیران درسی کیا کرتا تھا اکثر استعمال سے الف باغ کا گیا  
بغداد ہو گیا۔ گرسنہ بسکون اسے مہر و گرسنہ لفتح راے مہر و دونوں طرح صحیح ہے  
مثال دو سطر صحت بیان ال کے سعدی سے در بختی فندائ ملک گرسنہ چہ  
ملک نیمروز مثال واسطے تصحیح بیان دوم کے۔ نظامی سے گرسنہ چو باغ خایک  
بضرہ ترین لقمہ آرد شتاب اور لفظ سخن لفتح خا و ضم خا و دونوں طرح صحیح ہے مثال  
سعدی سے سخن اسرت امی خرمندین میا و سخن در میان سخن مثال دیگر ہے  
دین سخن کہیت عاشق سخن کہ عشقی نو زید با شعر من اور اس طرح پر لفظ کہن لضم کہن  
فتح ہاے مہر و دونوں طرح صحیح ہے مثال کہن مضموم کہن مکن اور است نونا کہن  
ہرچہ کن کہیت کہ گوی مکن مثال کہن مضموم سے اور است بہار از سر نو با زمین  
آئین گرا زینہ شد خاک کہن اور لفظ ہیں بسکون ہاے تہو ز فتح ہاے مہر و دونوں  
طرح پر جائز اور صحیح ہے مثال سکون سعدی سے چہ چہ ہیں خج ان کہ گم ستر کہ سیر غ و ق  
قسمت خود مثال منقوع میر خسرو سے عقل از لالہ بروی چین چون گل سوری  
ہمہ گرد و پس گشتک بمعنی چٹا بکات فارسی اول صحیح ہے اور بکات بازی غلط شہر  
ویا بچیم فارسی مشہور ہے اصل میں ہا با لفظ عربی ہے کہ جس کے معنی خسارہ ہیں جمع

نوشین دان کہنید ہی فقرہ او سکنا نام ہو گیا اور نہ او کا دو ستر نام کسی بن قباوت تھا اکثر شہا  
نوشین دان نوشیران ہو گیا۔ بغداد کی وجہ تسمیہ کی یہ ہے کہ در اصل نام او کا باغ  
یعنی وہ باغ جس میں نوشیران درسی کیا کرتا تھا اکثر استعمال سے الف باغ کا گیا  
بغداد ہو گیا۔ گرسنہ بسکون اسے مہر و گرسنہ لفتح راے مہر و دونوں طرح صحیح ہے  
مثال دو سطر صحت بیان ال کے سعدی سے در بختی فندائ ملک گرسنہ چہ  
ملک نیمروز مثال واسطے تصحیح بیان دوم کے۔ نظامی سے گرسنہ چو باغ خایک  
بضرہ ترین لقمہ آرد شتاب اور لفظ سخن لفتح خا و ضم خا و دونوں طرح صحیح ہے مثال  
سعدی سے سخن اسرت امی خرمندین میا و سخن در میان سخن مثال دیگر ہے  
دین سخن کہیت عاشق سخن کہ عشقی نو زید با شعر من اور اس طرح پر لفظ کہن لضم کہن  
فتح ہاے مہر و دونوں طرح صحیح ہے مثال کہن مضموم کہن مکن اور است نونا کہن  
ہرچہ کن کہیت کہ گوی مکن مثال کہن مضموم سے اور است بہار از سر نو با زمین  
آئین گرا زینہ شد خاک کہن اور لفظ ہیں بسکون ہاے تہو ز فتح ہاے مہر و دونوں  
طرح پر جائز اور صحیح ہے مثال سکون سعدی سے چہ چہ ہیں خج ان کہ گم ستر کہ سیر غ و ق  
قسمت خود مثال منقوع میر خسرو سے عقل از لالہ بروی چین چون گل سوری  
ہمہ گرد و پس گشتک بمعنی چٹا بکات فارسی اول صحیح ہے اور بکات بازی غلط شہر  
ویا بچیم فارسی مشہور ہے اصل میں ہا با لفظ عربی ہے کہ جس کے معنی خسارہ ہیں جمع



اگر کسی نے غنچہ بچیم نامی ہر شعر سے  
سے دلکش گرچہ در حال زور نچہ شدہ دو کرد خوشبوی چن غنچہ شدہ رشک معرب کا  
سک کبرہ میم سکون بین مہلا اور رشک نصیم میم کسہ میم دونوں طرح صحیح  
ہی کسستن نصیم کان دفع حروف ثانی صحیح ہی اور کبرہ ثانی غلط شہور ہی اسلئے کہ  
مطلق اور کاگست اور بست کے ساتھ ہم قافیہ کیا جاتا ہی اور کفطر بہرہ فرج  
مہلا سکون کے مہلا دونوں طرح صحیح ہی میر خسرو بہرہ گشتہ تنگل باغ پاک  
خس کسی از روی لاغ سعدی سے شکوفہ گاہ شکوفہ است گاہ خوشیدہ درخت گاہ  
برہنہ است گاہ پوشیدہ اور یعنی حاکم یا عادل اصل میں داود تھا ایک ال کثرت  
استمال سے گر گئی بہنوں اسکو بعض لوگ بواہوس لکھتے ہیں وہ صحیح ہی واولف  
غلط ہی۔ مہوش بواہوس درست ہی کس لئے کہ یہ مسدود ہشت کا مفعول ہی  
جسکے معنی بخود مہوش ہونیکے ہیں۔ اور فارسی میں کفطر مہم اور فرخ کے کوئی  
لفظ مشد نہ ہیں کہ باہی مگر بوقت ضرورت شعی کے لفظ مخفف کو مشد کر لیتے ہیں  
سے بدر یختان نہ پاہ کردہ عمل ہیں کہ نولاد باخارہ کردہ لفظ نظارہ و نشہ مخفف اور  
مشد دونوں طرح مستعمل ہو ہی گل از ہر طبری نظارہ کردہ قبای ہر اصل کردہ  
نظارہ کنان شہر می لشکر کی برتین انصاف سکندی بہ نور عم ز قوم حنا بہرہ  
بیشہ وین فارسی انکو مخفف کے استعمال کرتے ہیں لفظ خضر کا سکون کی اصل  
میں مروج ہی اگر اصلہ بقیہ اول اور ثانی ہی خضر مگر دونوں صورتوں کلام میں مذکور کیا جاتا ہی

اگر کسی نے غنچہ بچیم نامی ہر شعر سے  
سے دلکش گرچہ در حال زور نچہ شدہ دو کرد خوشبوی چن غنچہ شدہ رشک معرب کا  
سک کبرہ میم سکون بین مہلا اور رشک نصیم میم کسہ میم دونوں طرح صحیح  
ہی کسستن نصیم کان دفع حروف ثانی صحیح ہی اور کبرہ ثانی غلط شہور ہی اسلئے کہ  
مطلق اور کاگست اور بست کے ساتھ ہم قافیہ کیا جاتا ہی اور کفطر بہرہ فرج  
مہلا سکون کے مہلا دونوں طرح صحیح ہی میر خسرو بہرہ گشتہ تنگل باغ پاک  
خس کسی از روی لاغ سعدی سے شکوفہ گاہ شکوفہ است گاہ خوشیدہ درخت گاہ  
برہنہ است گاہ پوشیدہ اور یعنی حاکم یا عادل اصل میں داود تھا ایک ال کثرت  
استمال سے گر گئی بہنوں اسکو بعض لوگ بواہوس لکھتے ہیں وہ صحیح ہی واولف  
غلط ہی۔ مہوش بواہوس درست ہی کس لئے کہ یہ مسدود ہشت کا مفعول ہی  
جسکے معنی بخود مہوش ہونیکے ہیں۔ اور فارسی میں کفطر مہم اور فرخ کے کوئی  
لفظ مشد نہ ہیں کہ باہی مگر بوقت ضرورت شعی کے لفظ مخفف کو مشد کر لیتے ہیں  
سے بدر یختان نہ پاہ کردہ عمل ہیں کہ نولاد باخارہ کردہ لفظ نظارہ و نشہ مخفف اور  
مشد دونوں طرح مستعمل ہو ہی گل از ہر طبری نظارہ کردہ قبای ہر اصل کردہ  
نظارہ کنان شہر می لشکر کی برتین انصاف سکندی بہ نور عم ز قوم حنا بہرہ  
بیشہ وین فارسی انکو مخفف کے استعمال کرتے ہیں لفظ خضر کا سکون کی اصل  
میں مروج ہی اگر اصلہ بقیہ اول اور ثانی ہی خضر مگر دونوں صورتوں کلام میں مذکور کیا جاتا ہی

الف محدودہ کہ جو ترجمہ یا صد وغیرہ میں آہی اسکی رسم خط عربی میں ہر جہے کہ  
بعد تحریر الف کے، یعنی خط مخفی واسطے اظہار مد کے اور لکھ دیتے ہیں مگر فاسی  
یہ نہ کہتے ہیں جیسے ضعفا استقنا ادا صحرا بیدالیکین حالت اضافت اور نہ  
میں وہ ہمزہ مکسور پھر آجاتا ہی۔ جیسے ضعفا نہ فقر ارشہر صحرا فراخ وغیرہ اور بھی یہ ہمزہ  
یا تختانی کے ساتھ تبدیل معجانی ہی جیسے ضیاے مغربی وصفائے شہر  
جس طرح کہ عربی میں نواع مصل آتے ہیں سطر حے فاسی میں بھی آتے ہیں  
جیسے شب تب مال مال یعنی ریزہ ریزہ اور تار مار یعنی پشان سے ہی بسانیز ہا  
جباران مال مال از دعای غمخواران جو کلمہ کہ جنکے مخالف یا یا تختانی یا یا  
ہمزہ ہوتی ہی وہ بوقت اضافہ ہونے یا نسبتی کے واسطے بدل جاتی ہی جیسے  
سے مرقضوی اور دہلی سے ہلوی اور کچھ سے کجوی اور بھی ہا ہمزہ کو دہلی کو دیتے  
ہیں جیسے کہ سے کی بنگالہ سے بنگالی اور کبھی اوسے ہمزہ کو کاف فارسی  
بدل دیتے ہیں جیسے خانہ سے خانگی پردہ سے پردگی اور کبھی یا نسبت  
کے اول ان زیادہ کر دیتے ہیں جیسے حقانی ربانی اور کبھی یا سے  
کلمہ کو بوقت نسبت نہ اسی معجمہ اور الف سے بدل کر لیتے ہیں جیسے ہی  
رازی اور کبھی صرف یا سے نسبت کے قبل نہ زیادہ کر دیتے ہیں جیسے ہی

میں سے کچھ سے کجوی اور بھی ہا ہمزہ کو دہلی کو دیتے